پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی
پیاری باتیں
میر محمد اسحاق

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

پانچسو مشہور و معتبر احادیث کا مجموعہ

دوسرا نام

پیارے رسول کی پیاری باتیں

مؤلفہ

علامہ میر سید محمد اسحاق صاحب قبلہ فاضل

پبلشر
انجمن ترقی اسلام سکندرآباد دکن

فہرست

(رفیق مشین پریس مچھلی کمان کوچہ نسیم حیدر آباد دکن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اہل وطن سے خطاب

اے اہل وطن! تم پر سلامتی بھیجنے کے بعد میں درد دل سے گزارش کرتا ہوں کہ آج سے تیرہ سو برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ ملک عرب کے دارالخلافہ مکہ میں وہاں کے سب سے معزز خاندان میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمدؐ رکھا گیا (میرے ماں باپ اس پر قربان ہوں۔ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) وہ چالیس سال تک ایک نیک نام و نیک بخت شہری کی زندگی بسر کرتا رہا اس کے چال چلن کے متعلق دوست دشمن سب مداح تھے۔ اور قوم کی نظر میں وہ امانت و دیانت میں یگانہ روزگار سمجھا جاتا تھا۔ مگر اس کی ساری قوم بت پرستی، کواکب پرستی، قتل وغارت، زنا، ظلم و تعدی شراب نوشی جوئے بازی وغیرہ وغیرہ۔ تمام قبیح و مذموم کاموں میں مبتلا تھی وہ ساری عمر اپنی قوم کی اس حالت پر کڑھتا رہا۔ اور جوں جوں اس کی عمر زیادہ ہوتی گئی۔ اس کی دردمندی بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ جب وہ چالیس برس کے قریب پہنچا اور اس سے قوم کی حالت دیکھی نہ گئی۔ تو وہ غاروں' پہاڑوں کی کھوؤں اور جنگلوں میں ان دیکھے خدا کو پکارنے کے لئے شہر سے غائب رہنے لگا اور ایک روز حراء نام ایک غار میں خدا کا جبرئیل فرشتہ اس کے پاس آیا۔ کہ خدا کا نام لے کر خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ اور ساری دنیا کو توحید اور نیکی کی طرف کھینچ لاؤ۔ وہ فوراً" واپس قوم کے پاس آیا۔ اور ان کو خدا کا یہ پیغام سنایا۔ مگر قوم نے ہنسی کی اور ٹھٹھا کیا۔ اسے مارا زخمی کیا۔ جو لوگ اس پر ایمان لائے۔ ان کو دکھ دیئے، گالیاں دیں' برا بھلا کہا' مارا پیٹا اور جن جن کو قتل کر سکے کر دیا مگر اس کا اور اس کے ساتھیوں کا راستی سے قدم نہ ڈگمگایا۔ اور وہ دردمندی سے لوگوں کو سیدھے راستہ کی طرف بلاتا رہا۔ اور جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا مشن ہے۔ تو اس نے کہا۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنی میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ جس قدر بھی نیک

عادات، پاک خصائل اور پسندیدہ اخلاق ہیں ان کو دنیا میں قائم کروں۔ یہ تھا اس شخص کا مشن اور یہی کام اس نے ساری عمر کیا۔ یہی وہ مکہ والوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور یہی تعلیم اس نے مدینہ والوں کے سامنے پیش کی۔ جب کہ تیرہ سال متواتر تکلیفیں دینے کے بعد اس کی قوم نے اس کو اس کے پیارے وطن سے نکال باہر کیا۔ اور پھر جب خدا کے فضل سے مدینہ سے دس ہزار پاک دل صاحب اخلاق جان نثار قدوسیوں کے جمگھٹے میں فاتحانہ حیثیت سے مکہ میں داخل ہوا۔ تب بھی اس نے وہاں کے خونخوار، ظالم قاتل بھیڑیوں کو لا تثریب علیکم کہہ کر کہ جاؤ۔ میں تم کو معاف کرتا ہوں اور جن جرائم کا تم سے ارتکاب ہوا ہے۔ انہیں یک قلم فراموش کرتا ہوں۔

حسن اخلاق ہی کا ایک بے نظیر معاملہ تھا۔ جو اس پاک باز انسان نے دکھایا۔ پس مجھ بد اخلاق شخص کے لئے ضروری ہوا کہ میں اس کے اخلاق اور اس کی اخلاقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کروں۔ تاکہ اس بے نظیر شخص کے اخلاق پڑھ کر اپنی بد اخلاقیوں پر نادم ہوتا ہوا ان کو چھوڑنے کی کوشش کروں اور تاکہ آپ اے میرے وطنی بھائیو! اردو زبان میں اس کے اخلاق اور اخلاقی تعلیم سے واقف ہو کر معلوم کر سکیں۔ کہ وہ پاک شخص جسے آج ایک دنیا بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کر رہی ہے کیسا صاحب اخلاق پاک دل اور ہمہ تن پاکیزگی تھا۔ اللھم صل علی محمد اللھم بارک علی محمد۔

بالآخر میں تجھ سے اے میرے خدا التجا کرتا ہوں۔ کہ **محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم** کے اخلاق کا پرتو مجھ پر ڈال۔ اور توفیق دے کہ میں اپنی روش اور اپنا طریق عمل وہی بنالوں جو تیرے سب سے بڑے محبوب کا تھا۔ اور مجھے آپ کا روحانی وارث بنا جس طرح ہیچ میرز کو ایک جسمانی نسبت دی ہے۔

گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ
ذرہ آفتاب تابانیم

خاکسار سید محمد اسحاق مولف کتاب ہذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
کے فرمائے ہوئے
اخلاق فاضلہ کے متعلق بہترین اسباق

(1)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر تو تمہارے دلوں پر ہے۔ (مسلم)

(2)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں سے تین شخص سفر کو گئے اور راستہ میں رات کو ایک غار میں ٹھہرے۔ اس غار کے منہ کو ایک بڑے پتھر نے ڈھلک کر بند کر دیا اس پر انہوں نے آپس میں کہا کہ اس پتھر سے تب ہی نجات ہو سکتی ہے کہ ہم سب باری باری اللہ تعالیٰ سے اپنی کی ہوئی کسی نیکی کا حوالہ دے کر دعا کریں ان میں سے ایک شخص نے یوں دعا شروع کی۔ کہ اے اللہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں اپنے بال بچوں کو ان سے پہلے کھانا نہ کھلاتا تھا ایک روز بکریاں چراتے چراتے میں دور نکل گیا اور جب واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں جانوروں کا دودھ دوہ کر لے گیا تو ان کو سوتا پایا۔ اور میں نے ناپسند کیا کہ اپنے بال بچوں کو ان سے پہلے کچھ کھلاؤں پلاؤں اور ان کو جگانا بھی ناپسند کیا پس میں پیالہ ہاتھوں میں لے ان کے جاگنے کے انتظار میں ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور بچے بھوک کے مارے

میرے قدموں میں چلاتے تھے پھر وہ جاگے تو وہ دودھ پیا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری یہ مصیبت دور فرما اس پر پتھر تھوڑا سا سرک گیا مگر وہ غار سے نکل نہ سکتے تھے دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی مجھے وہ سب سے پیاری تھی میں نے اس سے ہم بستری چاہی۔ مگر اس نے نہ مانا اس کے بعد قحط کا سال آیا وہ مجھ سے مدد مانگنے آئی میں نے ایک سو بیس اشرفی اس شرط پہ اس کو دیں کہ وہ مجھے ہم بستری کرنے دے اس نے مان لیا پھر جب اس سے ہم بستر ہونے لگا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناجائز طور پر نہ توڑ میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا اور روپیہ بھی معاف کر دیا اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے حصول کے لئے کیا تھا تو یہ مصیبت دور فرما اس پر وہ پتھر تھوڑا سا اور ڈھلک گیا مگر وہ نکل نہ سکتے تھے تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں نے کچھ مزدور کام پر لگائے پھر ان کو مزدوری دے دی سوائے ایک شخص کے کہ وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا میں نے اس کے پیسوں کو نفع پر لگایا یہاں تک کہ بہت مال و مویشی اکٹھے ہو گئے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ آیا اور اپنی مزدوری مانگی میں نے کہا کہ جو کچھ اونٹ گائیں اور بکریاں اور غلہ تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری میں ہیں۔ اس نے کہا دیکھو مجھ سے ٹھٹھا مت کرو میں نے کہا کہ میں ٹھٹھا نہیں کرتا، سچ مچ یہ سب تیرے ہیں۔ اس پر وہ سب مال و مویشی وغیرہ لے کر چلا گیا اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے حصول کی خاطر کیا تھا تو تو یہ مصیبت ہم سے دور فرما اس پر وہ پتھر بالکل ڈھلک گیا اور وہ تینوں شخص باہر نکل کر اپنے راستہ پر ہو لئے۔ (بخاری)

(3)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں ایک ایک دن میں ستر ستر مرتبہ سے بھی زیادہ۔ (مسلم)

(4)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرے اس کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ کسی مسافر کو لق و دق جنگل میں سواری گم ہو جانے کے بعد سواری مل جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

(5)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ نزع کی حالت سے پہلے ضرور قبول فرماتا ہے۔

(ترمذی)

(6)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کو ایک وادی سونے کی مل جائے تو پھر بھی وہ خواہش کرے گا کہ ایک کی بجائے دو وادیاں ملتیں۔ اور آدمی کے حرص کے منہ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی سوائے اللہ کے نیک بندوں کے۔ (بخاری)

(7)

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے چند اشخاص نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنی ضروریات مانگنی شروع کیں۔ آپ دیتے گئے یہاں تک کہ جو کچھ حضرتؐ کے پاس تھا سب کچھ خرچ ہو گیا تو فرمایا یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میرے پاس کچھ ہو اور میں تم کو نہ دوں مگر یاد رکھو کہ جو شخص سوال سے بچنا چاہے اللہ اس کو بچائے گا۔ اور جو لوگوں سے بے پروائی اختیار کرنا چاہے اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا۔ اور جو فقرو

فاقہ پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا۔ اور قناعت سے زیادہ وسیع خزانہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ (بخاری)

(8)

صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے تمام کام عجیب ہوتے ہیں اور یہ امر مومن ہی کو حاصل ہے کہ اگر اس کو آرام پہنچے تو شکر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں خیر ہی خیر ہے اور اگر مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے اور اس کا نتیجہ بھی بھلا ہی بھلا ہے۔ (مسلم)

(9)

اسامہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپؐ کی طرف ایک آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ میرا بیٹا نزع کی حالت میں ہے آپؐ ہمارے گھر میں تشریف لاویں آپؐ نے اس آدمی کو کہا کہ جاؤ لڑکی کو میرا سلام کہو۔ اور کہنا کہ جو اللہ نے دیا اور جو اللہ نے لیا وہ سب اللہ ہی کا مال ہے اور اللہ کے علم میں سب کی موت کا وقت مقرر ہے لڑکی کو چاہئے کہ صبر کرے اور صبر کو ثواب سمجھے اس پر پھر حضرتؐ کی صاحبزادی نے آدمی بھیجا کہ خدا کے واسطے حضورؐ ضرور تشریف لاویں۔ حضرتؐ کھڑے ہو گئے اور آپؐ کے ہمراہ سعد بن عبادہ اور چند دوسرے صحابی تھے جب وہاں پہنچے تو بچہ آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپؐ نے اپنی گود میں لے لیا۔ اور بچہ نزع کی حالت میں تھا یہ دیکھ کر حضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو سعدؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ رونا کیسا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی انہیں پر رحم کرتا ہے۔ جو بندوں کے حق میں رحیم ہوتے ہیں۔ (بخاری)

(10)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت

کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا اے عورت خدا سے ڈر اور صبر کر اس نے کہا کہ یہاں سے ہٹ جا تجھے میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی، اس عورت نے حضرتؐ کو پہچانا نہ تھا کسی نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ تو وہ آپؐ کے گھر میں آئی اور کہا کہ میں نے آپؐ کو پہچانا نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ صبر کا ثواب تو اسی وقت ہوتا ہے جب کہ صدمہ تازہ تازہ ہو۔ (بخاری)

(11)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مصیبت اور تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے خبردار کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اگر بہت ہی تنگ ہو تو یوں کہہ سکتا ہے کہ اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے جب کہ وفات میرے لئے بہتر ہو۔ (بخاری)

(12)

خبابؓ کہتے ہیں کہ مکی زندگی میں مشرکین کی طرف سے ہم مسلمانوں کو جب حد سے زیادہ تکلیفیں پہنچنی شروع ہوئیں تو ہم نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی۔ اور عرض کیا کہ حضورؐ خدا سے نصرت طلب فرماویں۔ اور دعا کریں آپؐ نے ہماری گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں کے نیک لوگوں کو تو دشمن زمین میں گاڑ کر سر پر آرہ چلا کر دو ٹکڑے تک کر دیا کرتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے گوشت اور پوست جدا کر دیا کرتے تھے مگر وہ لوگ سچے دین کو نہ چھوڑتے تھے اور خدا کی قسم یہ دین اسلام بھی عرب میں پھیل جائے گا۔ اور سب روکیں دور ہو جائیں گی یہاں تک کہ اکیلا سوار صنعاء مقام سے

حضر موت تک سفر کرے گا کہ خدا کے سوا کسی کا اس کو خوف نہ ہوگا۔ لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔ (بخاری)

(13)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہادر وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑے بلکہ اصل بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری)

(14)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا بہت غصہ نہ ہوا کر، اس نے کہا اور کچھ نصیحت کیجئے آپؐ نے پھر فرمایا غصہ مت ہوا کر، اس نے پھر سوال کیا، آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔ (بخاری)

(15)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے جو تمہارے حقوق تم کو نہ دیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایسے وقت ہم کیا کریں - آپؐ نے فرمایا تم وہ حقوق جو تمہارے حاکموں کے تم پر ہوں ادا کرنا، اور جو تمہارے حقوق ان کے ذمہ ہیں اور وہ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا اور بغاوت نہ کرنا۔ (ریاض الصالحین)

(16)

عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑائی میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے آپؐ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو لڑائی بھڑائی کی کبھی آرزو نہ کرو۔ بلکہ اللہ سے ہمیشہ خیروعافیت ہی طلب کرتے رہو۔ ہاں جب مجبوراً تم کو لڑنا

پڑے تو صبر و ثابت قدمی سے لڑو۔ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر آپؐ نے فرمایا اے اللہ اے قرآن مجید کے نازل کرنے والے اے بادلوں کے چلانے والے اے فوجوں کی فوجوں کے بھگانے والے ان ہمارے دشمنوں کو بھگا دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔ (بخاری)

(17)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے سے بہت سے نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے۔ اور نیک اعمال بجا لانے سے جنت ملے گی اور جو آدمی سچ بولنے کی عادت ڈالے تو اللہ کے ہاں وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے اور بدیوں کے ارتکاب سے آدمی دوزخ میں جاتا ہے اور جو جھوٹ بولنے کی عادت ڈالے تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا نام کذاب یعنی بڑا دروغ گو پڑ جاتا ہے۔ (بخاری)

(18)

حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دے وہ بات جس کے متعلق شک بھی ہو کہ یہ کام گناہ ہو گا۔ اور اختیار کرو وہ کام کہ جس کے برا ہونے کا شک تک نہ ہو۔ (ترمذی)

(19)

ابوسفیانؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے روم کے بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمدؐ صاحب کی کیا تعلیم ہے تو میں نے کہا کہ ان کی تعلیم یہ ہے کہ لوگو صرف اللہ کو پوجو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور تمام وہ بری باتیں چھوڑ دو جو تمہارے بڑے کرتے تھے اور نمازیں پڑھو، سچ بولو غرباء کو صدقہ و خیرات دو، اور پاکدامنی

اختیار کرو، اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ (بخاری)

(20)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو۔ جہاں کہیں رہو۔ اور اگر کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو۔ تو اس کے کفارہ کے لئے خصوصیت سے نیک کام کرو۔ جس سے وہ بدی مٹ جائے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی)

(21)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھا تو آپؐ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں دیکھ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ۔ وہ تجھے یاد رکھے گا، اگر اللہ کو یاد رکھے گا تو تو اس کو ہمیشہ اپنا مددگار پاوے گا، پس دیکھ جب سوال کر، تو اللہ سے سوال کر، اور جب نصرت طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر، اور یقین رکھ کہ اگر ساری دنیا تجھے نفع پہنچانے پر کمر باندھے وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو، اور ساری دنیا اتفاق کرے کہ تجھے نقصان پہنچائیں، وہ کبھی تجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے اور آرام و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر تاکہ سختی کے دنوں میں وہ تجھے یاد رکھے اور جان لے کہ جو مصیبت اللہ تجھے پہنچانی چاہے وہ کسی طرح دور نہیں ہو سکتی اور جو مصیبت تجھ سے اللہ دور کرنا چاہے وہ کسی طرح تجھے پہنچ نہیں سکتی اور یقین رکھ، اللہ کی مدد انسان کے صبر کرنے پر موقوف ہے اور ہر گھبراہٹ کے بعد کشائش اور ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔ (ترمذی و دیگر احادیث)

(22)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اس کی غیرت یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کا بندہ اس کی حرام کئے ہوئے کاموں کو کرے۔ (بخاری)

(23)

ابوالعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا رہے اور مرنے کے بعد کی زندگی کے لئے ابھی سے تیاری کرے اور نکما وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی آرزوؤں کی پیروی کرے۔ اور پھر بخشے جانے کی امید رکھے۔ (ترمذی)

(24)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کے اسلام کی یہ بھی ایک خوبی ہے کہ آدمی تمام فضول اور بے ضرورت باتوں سے محترز رہے۔ (ترمذی)

(25)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور غیر اللہ سے استغنا طلب کرتا ہوں۔ (مسلم)

(26)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا۔ اور تجھ پر بھروسہ کیا۔ اور تیرے حضور ہی میں جھکتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں دشمنوں کا مقابلہ کر سکتا ہوں، اے اللہ کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں، میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں کہ کہیں میں سیدھے راستہ سے نہ بھٹک جاؤں۔ تو ہی ایسا

زندہ ہے کہ جس پر موت نہیں' باقی سب جن وانس پر موت آتی ہے۔
(مسلم)

(27)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' کہ جب دشمنوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو انہوں نے کہا' اللہ ہی مجھے کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ (بخاری)

(28)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر کے ہمراہ بخد کے علاقہ سے واپس آرہے تھے کہ راستہ میں دوپہر بسر کرنے کے لئے ایک ایسی وادی میں ڈیرہ لگایا۔ جہاں بہت سے کانٹے دار درخت تھے حضرتؐ خود ایک کیکر کے درخت کے نیچے اترے اور لشکر کے لوگ مختلف درختوں کے سایہ میں پہنچنے کے لئے ادھر ادھر متفرق ہو گئے۔ حضرتؐ نے اپنی تلوار اسی کیکر سے لٹکا دی۔ پھر لشکر کے سب سپاہی سو گئے۔ کہ اچانک حضرتؐ نے ہم کو بلایا' ہم گئے تو دیکھا کہ ایک گاؤں کا آدمی آپؐ کے پاس ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ اس شخص نے مجھ پر تلوار کھینچی اور کہا کہ میرے ہاتھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے میں نے کہا کہ اللہ' اس پر اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور میں نے اٹھالی اور کہا کہ تجھے کون بچا سکتا ہے تو اس نے معافی مانگی اور کہا کہ مجھ سے درگزر فرمایئے اس پر حضرتؐ نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور کوئی سزا نہ دی وہ جب اپنی قوم میں واپس گیا تو کہنے لگا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے بہتر انسان ہے۔ (بخاری)

(29)

براءؓ بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے مجھے فرمایا کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر سونے لگے۔ تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ اور یہ دعا مانگ اللهم باسمک اموت واحیی اللهم اسلمت نفسی الیک و وجهت وجهی الیک و فوضت امری الیک والجئات ظهری الیک رغبته ورهبته الیک لاملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت (ترجمہ) اے اللہ تیرے نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں اے اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنی توجہ تمام تر تیری طرف کرتا ہوں اور اپنے تمام معاملات تجھے سونپتا ہوں اور میں تجھے اپنا سہارا پکڑتا ہوں' میں تیرے انعامات کا امیدوار ہوں' تیرے غضب سے ڈرتا ہوں تیرے عذاب سے نہ کوئی پناہ کی جگہ ہے نہ بچکر جانے کی جگہ ہے۔ مگر تیرے حضور ہی اے اللہ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ (بخاری)

(30)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے مکہ کے کافروں کے پاؤں دیکھے جب کہ میں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرتے ہوئے غار حرا میں چھپے ہوئے تھے اور وہ عین سروں پر کھڑے تھے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کو دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا ان اللہ معنا یعنی کچھ فکر نہ کر' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (بخاری)

(31)

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یوں دعا مانگتے۔ بسم الله توکلت علی الله لاحول ولا قوة الا بالله اللهم انی اعوذ بک ان اضل اواضل اواظلم اواظلم اواجهل او یجهل علی یعنی میں اللہ ہی کا نام لے کر جاتا ہوں اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں' اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں' یا کوئی مجھے راہ راست

سے ہٹا دے، یا میں خود لغزش کھاؤں یا مجھے کوئی لغزش میں مبتلا کرے، یا میں ظلم
کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے کوئی
جہالت سے پیش آوے۔ (ترمذی)

(32)

عقبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیچھے ایک روز عصر کی نماز پڑھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو جلدی سے
لوگوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے گھر تشریف لے گئے لوگ آپؐ کے جلدی کرنے سے
گھبرا گئے۔ پھر آپؐ باہر آئے تو معلوم کیا کہ لوگ آپؐ کے جلدی کرنے سے حیران
ہیں آپؐ نے فرمایا کہ میں اس لئے جلدی سے گیا کہ مجھے یاد آیا کہ صدقہ خیرات کا
کچھ سونا ہمارے گھر پڑا ہے اور ابھی تقسیم نہیں ہوا۔ پس مجھے ناپسند ہوا کہ کہیں
ہمارے گھر میں یہ سونا بغیر غرباء کو دیئے ایک رات بھی رہے اس لئے میں جلدی سے
گیا اور غرباء کو تقسیم کرنے کا انتظام کر کے آیا ہوں۔ (بخاری)

(33)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کس خیرات کا سب سے زیادہ ثواب ہے
آپؐ نے فرمایا کہ جب تو صدقہ و خیرات کرے تو ایسی حالت ہو کہ تندرست ہو تجھے
خود بھی روپے کی ضرورت ہو ایسے صدقہ کا تو بہت ثواب ہے لیکن ایسی حالت میں
کہ تو مرنے لگا ہے اور تو کہتا ہے کہ میرے مرنے پر اتنا فلاں کو دینا۔ اور اتنا فلاں
کو، تو ایسے صدقہ کا وہ ثواب نہیں، کیونکہ اب تو نہ دے گا تب بھی مرنے کے بعد
تیرا مال وارثوں نے ہی لینا ہے تیرے پاس سے بہرحال اب اس مال نے چلا جانا
ہے۔ (بخاری)

(34)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ انسان کو جب کسی نیکی کے کرنے کا موقعہ ملے فوراً" وہ نیکی کرے کیونکہ ممکن ہے
کہ پھر یہ موقعہ نہ ملے، اب موقعہ حاصل ہے پھر ممکن ہے کہ ایسا غریب ہو کہ غربت
اس کو نیک کاموں کی توفیق نہ دے یا ایسا دولت مند ہو کہ دولتمندی کے گھمنڈ میں
نیکی سے جاتا رہے یا ایسا بیمار ہو جائے کہ نیک کام ہی سرزد نہ ہو۔ یا ایسا بوڑھا ہو
جاوے کہ نیک کام کرنے کے ہوش وحواس ہی مارے جائیں یا موت آجائے کہ جس
سے سلسلہ اعمال ہی منقطع ہو جائے یا اور کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔ مثلاً" آنے
والے دجال کا فتنہ یا کوئی اور حادثہ واقع ہو جائے جو اس کو نیک کاموں سے روک
دے۔ اس لئے اے لوگو! جب موقعہ ملے فوراً" نیکی کرو۔ (ترمذی)

(35)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا، دو نعمتیں ایسی ہیں جو قابل رشک ہیں۔ ایک تندرستی دوسرے فرصت۔
(بخاری)

(33)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف قریب ہوتا ہے تو میں
ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں
ایک گز اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی
طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری)

(37)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھلی
رات تہجد کی نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے اور
پھٹ جاتے' میں نے عرض کی' کہ یارسول اللہ آپؐ کے ذمہ تو کوئی گناہ نہیں آپ
کیوں ایسی تکلیف کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' عائشہؓ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ
بنوں۔ (بخاری)

(38)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
میت کے ساتھ تین چیزیں قبر تک جاتی ہیں' اس کا مال اس کے رشتہ دار' اور اس
کے اعمال' پھر مال اور رشتہ دار تو واپس آجاتے ہیں مگر اعمال ساتھ جاتے ہیں۔
(بخاری)

(39)

ابو صفوانؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جس کی عمر دراز ہو۔ اور اس کے اعمال نیک
ہوں۔ (ترمذی)

(40)

انسؓ سے روایت ہے کہ میرے چچا جن کا نام بھی میری طرح انسؓ تھا وہ
جنگ بدر میں شریک نہ تھے۔ اس پر انہوں نے ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ سب سے پہلی لڑائی (یعنی جنگ بدر) جو آپؐ
مشرکوں سے لڑے۔ میں اس میں موجود نہ تھا' لیکن اگر اب کوئی لڑائی آپؐ کی
مشرکوں سے ہوئی۔ تو اللہ جان لے گا۔ کہ میں کیا کارنامے دکھاتا ہوں پھر جب احد

کی جنگ کا موقع آیا اور مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے تو میرے چچا انسؓ نے یوں دعا کی
کہ اے اللہ میں ان میدان سے ہٹنے والے مسلمانوں کے لئے تجھ سے معافی طلب
کرتا ہوں' اے اللہ ان مخالف مشرکوں کی ظلم و تعدی سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔
پھر یہ کہہ کر مشرکوں کی طرف بڑھے سامنے ایک صحابی سعد بن معاذؓ ملے تو میرے
چچا نے کہا کہ اے سعد بن معاذؓ آؤ' اب تو جنت حاصل کرنے کا موقع ہے۔ اور پھر
کہا کہ میرے باپ کی قسم۔ میں تو احد پہاڑی کی طرف سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا
ہوں۔ سعد بن معاذؓ نے بعد میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ
سنایا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے تو جرات نہ ہوئی میں وہ کچھ کرتا جو انسؓ نے
کیا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے ان کے بدن پر کچھ اوپر اسی زخم پائے کچھ تلوار کے
کچھ نیزہ کے اور کچھ تیروں کے' اور ہم نے ان کو میدان جنگ میں مقتول پایا۔ ایسی
حالت میں کہ دشمنوں نے ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ لئے تھے ہم تو ان کو نہ پہچان
سکے۔ ہاں ان کی ہمشیرہ نے ان کی انگلی کے ایک پورے سے سے ان کو پہچان لیا۔
(بخاری)

(41)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے میرے بندو میں نے اپنی جان پر ظلم حرام کیا ہے اور
تم پر بھی اس کو حرام کرتا ہوں۔ پس کبھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا' اے میرے
بندو تم سب کے سب گمراہ ہو' مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو
میں تم کو ہدایت دوں گا' اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جس کو میں
کھانا کھلاؤں پس مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو تم سب
کے سب ننگے ہو' مگر جس کو میں کپڑا پہناؤں۔ پس تم مجھ سے کپڑا مانگو' میں تم کو کپڑا
پہناؤں گا' اے میرے بندو تم دن رات غلطیاں کرتے رہتے ہو میں تمام غلطیاں
معاف کر سکتا ہوں پس مجھ سے معافی مانگو میں تمہاری غلطیاں معاف کر دوں گا۔
اے میرے بندو تم میں طاقت نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے نفع

پہنچانے پر قدرت رکھتے ہو' اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے جن اور تمہارے انس سب کے سب ایسے شخص کی طرح نیک ہو جائیں جو دنیا میں سب سے زیادہ نیک ہے تو اس سے میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہ ہو جائے گا۔ اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے جن اور تمہارے انس سب کے سب ایسے شخص کی طرح برے ہو جائیں جو دنیا میں سب سے زیادہ برا ہے تو اس سے میری سلطنت میں کوئی نقص نہ ہو گا' اے میرے بندو' اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمہارے جن اور تمہارے انس ایک وسیع میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر وہ مجھ سے اپنی اپنی ضروریات مانگنے لگیں اور میں ہر ایک کو اس کی درخواست کے مطابق اس کی مانگی ہوئی چیز دینے لگوں تو اس سے میری سلطنت میں کوئی کمی نہ آوے گی۔ اور اس کی مثال ایسی ہو گی جیسے سمندر میں سوئی داخل کی جائے اور پھر وہ ایک قطرہ پانی کا سمندر سے نکال لاوے لوگو میں آخرت میں تمہارے اعمال کے مطابق بدلہ دوں گا۔ پس جس کو آخرت میں آرام ملے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو سزا ملے وہ نہ ملامت کرے مگر اپنے آپ کو۔

(مسلم)

(42)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذرؓ کسی نیک کام کو بھی حقیر اور معمولی سمجھ کر نہ چھوڑنا مثلاً" یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملے۔ (مسلم)

(43)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص سفر کر رہا تھا کہ اس کو سخت پیاس لگی۔ اس کو ایک باولی ملی وہ اس میں اتر گیا۔ اور پانی پی کر باہر آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا پیاس کی شدت میں گیلی

مٹی چاٹ رہا ہے اور کتے کو پیاس کی ویسی تکلیف ہے جیسی خود اس کو پانی پینے سے پہلے تھی۔ یہ دیکھ کر وہ شخص باولی میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر منہ سے پکڑ کر ہاتھوں کے ذریعہ باولی سے چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا۔ اللہ کو اس کی یہ نیکی پسند آئی اور اس کے طفیل اللہ نے اس کے گناہ معاف کر دیئے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ سلوک کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہر ذی روح کے ساتھ سلوک کرنے پر ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

(44)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ صدقہ و خیرات دے۔ میں نے عرض کی کہ حضور کسی کے پاس صدقہ کے لئے روپیہ پیسہ نہ ہو تو کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مزدوری کرے' پھر خود بھی فائدہ اٹھائے اور غرباء کو بھی صدقے دے میں نے کہا اگر مزدوری نہ ملے' آپؐ نے فرمایا مالی امداد کسی کی نہیں کر سکتا تو کسی حاجتمند کا اس کے کام میں ہاتھ ہی بٹادے میں نے کہا کہ اگر اس کی بھی توفیق نہ ہو تو آپؐ نے فرمایا کہ منہ سے نیک نصیحت ہی کر دے۔ میں نے کہا اگر یہ بھی نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی قسم کا نفع دوسروں کو نہیں پہنچا سکتا تو کم سے کم یہ کرے کہ کسی کو اس سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے یہ بھی اس کی طرف سے صدقہ و خیرات سمجھا جائے گا۔ (بخاری)

(45)

انسؓ سے روایت ہے کہ تین شخصوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ سے حضرتؐ کی عبادت کے متعلق پوچھا جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے آپس میں کہا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے گناہ ہو کر اتنی عبادت کرتے ہیں تو ہم گناہ گاروں کو تو اس سے بہت زیادہ کرنی

چاہیے۔ اس پر ان میں سے ایک شخص نے عہد کیا کہ میں کبھی بھی رات کو نہ سوؤں گا۔ بلکہ ساری رات تہجد کی نماز ہی پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا کہ میں ساری عمر دن کو روزہ رکھوں گا' اور کبھی بھی بے روزہ نہ رہوں گا' تیسرے نے کہا کہ میں کبھی شادی نہ کروں گا' بلکہ ساری عمر بغیر بیوی کے رہوں گا' حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب اس امر کی خبر ہوئی' تو حضرتؐ نے ان کو فرمایا کہ دیکھو اللہ کی قسم تم خدا سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا میں ڈرتا ہوں' اور تم سے بڑھ کر میں متقی ہوں' لیکن میں کبھی روزہ بھی رکھتا ہوں' اور کبھی بے روزہ رہتا ہوں' اور میں رات کا ایک حصہ نماز پڑھتا ہوں تو ایک حصہ سوتا بھی ہوں' اور میں عورتوں سے شادی کرتا ہوں' پس جس شخص نے میرے طریقے سے بے رغبتی کی' اس کا مجھ سے کیا تعلق ہے؟ (بخاری)

(46)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر میں آئے' تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے۔ گھر والوں نے کہا کہ حضورؐ بی بی زینبؓ عبادت کرتے کرتے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے کھول ڈالو۔ چاہیے کہ تم نماز پڑھو جہاں تک طبیعت میں نشاط اور خوشی محسوس ہو۔ جب تھک جاؤ سو جاؤ۔

(بخاری)

(47)

ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابوالدرداءؓ اور سلمان فارسیؓ کو بھائی بھائی بنایا۔ تو ایک دن سلمانؓ ابوالدرداءؓ کے گھر گئے۔ تو ان کی بیوی کو میلے کچیلے کپڑے پہنے دیکھا انہوں نے کہا یہ حالت کیوں بنائی

ہوئی ہے۔ اس نے کہا میرا خاوند تارک الدنیا ہو گیا ہے۔ اتنے میں ابوالدرداءؓ بھی آگئے اور آکر سلمانؓ کے لئے کھانا تیار کروایا اور کہا کہ کھانا کھاؤ۔ انہوں نے کہا تم بھی میرے ساتھ کھاؤ انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں بھی نہیں کھاتا میں تب ہی کھاؤں گا' کہ تم میرے ساتھ کھاؤ گے اس پر انہوں نے سلمان کے ساتھ کھانا کھایا۔ (اور روزہ توڑ دیا کیونکہ رمضان کے دن نہ تھے بلکہ نفلی روزہ تھا) پھر جب رات آئی تو ابوالدرداءؓ نماز تہجد کے لئے اٹھے۔ پھر سلمانؓ نے کہا کہ نہیں' سونے کا وقت ہے وہ سو گئے پھر تھوڑی دیر کو اٹھے' پھر سلمانؓ نے کہا کہ نہیں سونے کا وقت ہے' پھر وہ لیٹ گئے پھر رات کا آخری حصہ ہوا۔ تو سلمانؓ نے کہا کہ اٹھو اب تہجد کا وقت ہے۔ پھر دونوں نے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھی پھر ان کو سلمانؓ نے کہا کہ اے ابوالدرداءؓ تجھ پر تیرے رب کا بھی حق ہے۔ اور تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس تو ہر حق والے کو اس کا حق دے۔ پھر وہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گئے۔ اور اس بات کا آپؐ سے ذکر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ سلمانؓ نے جو کہا سچ کہا۔

(بخاری)

(48)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کو پرے کھڑے دیکھا۔ آپؐ نے اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شخص کا نام ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ آج سارا دن دھوپ میں کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں جاوے گا نہ کسی سے بات چیت کرے گا' اور شام تک روزہ سے رہے گا' آپؐ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ بات چیت کرے' اور سایہ میں آجائے' اور کھڑا نہ رہے بیٹھ جائے' ہاں روزہ شام تک رکھے۔ (بخاری)

(49)

جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ میں بیان فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان سے بڑھ کر خیر خواہ ہوں' اگر کوئی مسلمان فوت ہو جاوے۔ اور مال چھوڑ دے' اس کے وارث اس کے رشتہ دار ہوں گے۔ مگر جو قرضہ یا غریب محتاج رشتہ دار چھوڑے تو قرضہ کی ادائیگی اور غریب رشتہ داروں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔ (مسلم)

(50)

جریرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس دن کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ مضر قبیلہ کے بہت سے غرباء پھٹے پرانے کمبل اوڑھے گلے میں تلواریں لٹکائے آئے۔ ان کے فقرو فاقہ کی حالت دیکھ کر حضرت کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپؐ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔ پھر باہر نکل کر بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا' اس نے اذان دی پھر تکبیر کہی پھر آپؐ نے نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر آپ نے خطبہ پڑھا اور خطبہ میں یہ دو آیات تلاوت فرمائیں۔

یایھا الناس اتقو ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونسا واتقو اللہ الذی تسالون بہ والا رحام ان اللہ کان علیکم رقیبا۔

یایھا الذین امنو اتقو اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقو اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون

پھر آپ نے فرمایا کہ جو توفیق ہو اور' دینار ہو' درہم ہو' گندم ہو' کھجور ہو' اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو سوائے آدھی کھجور کے تو وہی لے آوے اس خطبہ کا یہ اثر ہوا کہ ایک شخص انصار میں سے درہموں کی ایک تھیلی اتنی بڑی مقدار میں خیرات کی لایا کہ بمشکل اٹھا کر لا سکتا تھا۔ پھر تو لوگ پے درپے چیزیں لانے لگے یہاں تک کہ دو بڑے ڈھیر ہو گئے۔ ایک غلہ کا دوسرا کپڑوں کا' اس کو دیکھ کر حضرتؐ کے چہرہ کا رنگ خوشی سے چمک اٹھا پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی طریقہ ایجاد کرے تو

جو لوگ اس کو دیکھ کر اس نیک طریق کو اختیار کریں گے۔ ان سب کی نیکیوں کے برابر ثواب اس طریق جاری کرنے والے کو بھی ملے گا۔ اور جو شخص کوئی بد رسم جاری کرے گا۔ جو اس کی دیکھا دیکھی اس طریق کو اختیار کرے تو سب کی بدیوں کے برابر بدیاں اس طریق کے جاری کرنے والے کے حق میں بھی شمار کی جاویں گی۔
(مسلم)

(51)

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی شخص کو کسی نیک کام پر آگاہ کیا۔ اور پھر وہ شخص وہ نیکی کا کام بجا لایا۔ تو اس بتانے والے کو بھی کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔
(مسلم)

(52)

جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نے بیعت کی تو آپؐ نے مجھ سے یہ بھی اقرار لیا۔ کہ نماز پڑھوں گا' زکوٰۃ دوں گا' اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔ (بخاری)

(53)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ کچھ نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

(54)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے' چاہئے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے' لیکن

اگر اس کی طاقت نہ ہو' تو زبان سے ہی روک دے' اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم سے کم دل میں اس فعل کو ناپسند کرے۔ اور یہ درجہ سب سے ادنیٰ ہے۔
(مسلم)

(55)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم نے بیعت کے وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اقرار کیا کہ ہم حاکم وقت کی بات سنیں گے خواہ تنگی ہو' خواہ آسانی ہو' خواہ وہ ہم کو پسند ہو خواہ ناپسند' اور خواہ ہمارے حقوق دبائے جائیں' اور یہ کہ ہم حکومت والوں سے ان کی حکومت چھیننے کی کوشش نہ کریں گے۔ مگر یہ کہ کھلم کھلا کفر ہو' اور یہ کہ ہم حق کہنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔ (بخاری)

(56)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں مت بیٹھا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم مجبور ہیں' کیونکہ ہماری بیٹھکیں بر سرراہ ہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ پھر راستہ کا حق دینا ہو گا' لوگوں نے کہا کہ راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا' راستہ پر کوئی ایسی چیز نہ ڈالنا' جس سے کسی کو تکلیف ہو' سلام کا جواب دینا' اور اچھی بات کا حکم دینا' بری بات سے روکنا۔ (بخاری)

(57)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپؐ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا کہ تم لوگ آگ کا انگارہ ہاتھ میں پہنتے ہو' جب وہاں سے رسول مقبول صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم آگے چلے گئے۔ تو کسی نے اس شخص کو کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور بیچ کر قیمت استعمال کر لے' اس نے کہا خدا کی قسم میں وہ چیز جس کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پھینک دیا ہو کبھی بھی نہیں لے سکتا۔ (مسلم)

(58)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے دربار میں سچی بات کہنا یہ بھی ایک بڑا مجاہدہ ہے۔
(مسلم)

(59)

ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کسی کو ظلم کرتے دیکھیں پھر اس کا ہاتھ نہ روکیں تو اللہ کا عذاب ان پر بھی آوے گا۔ (ترمذی)

(60)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے' اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ پورا نہیں کرتا' اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ (مسلم)

(61)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مسلمان تو وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

(62)

عدی بن عمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ہم کسی کام پر مقرر کریں۔ پھر وہ ہم سے دھاگا بھی چھپا رکھے تو قیامت کے روز یہ بھی خیانت سمجھی جائے گی۔ (مسلم)

(63)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو لوگو میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں' اور تم لوگ جھگڑا لے کر میرے پاس آتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک شخص زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کی تقریر سن کر اس کو کسی دوسرے کا حق دلا دوں۔ تو یاد رکھو کہ وہ حق اس کے حق میں ایک آگ کا انگارہ ہے۔ (بخاری)

(64)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں یوں ہونا چاہیے۔ جس طرح عمارت کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے حق میں ہوتی ہے۔ یعنی اس کو سہارا دیتی اور قائم رکھتی ہے۔ (بخاری)

(65)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مسجدوں' بازاروں یا اژدہام کی جگہوں سے گزرے' اور اس کے پاس تیر یا کوئی اور اس قسم کی چیز ہو تو وہ اس کا پھل ہاتھ میں لے کر گزرے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کو اس کا پھل لگ جاوے۔ (بخاری)

(66)

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی کرنے کی مثال انسان کا جسم ہے کہ اگر ایک عضو بھی تکلیف میں ہو تو سارے عضو مل کر تکلیف پاتے ہیں اور سب بے خواب ہو جاتے ہیں اور بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

(67)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے حسنؓ کا بوسہ لیا۔ اور آپ کے پاس قرع بن حابس بیٹھے تھے وہ بولے کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے انکی طرف نظر کی اور کہا کہ جو دوسروں سے شفقت سے پیش نہیں آتا' اس سے کبھی شفقت نہ کی جاوے گی۔ (بخاری)

(68)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ اردگرد کے گاؤں کے رہنے والے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا کیا آپ لوگ اپنے بچوں کو پیار کیا کرتے ہیں۔ تو صحابہؓ نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ اس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے دل میں رحم و شفقت نہ ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ (بخاری)

(69)

جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں کرتا۔ (بخاری)

(70)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، تو ہلکی پڑھائے، کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار، بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور جب خود اکیلا پڑھے تو جتنی لمبی چاہے پڑھے۔ (بخاری)

(71)

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض دفعہ میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں مگر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، اس خیال سے کہ بچے کی ماں (جو نماز میں شامل ہے) کو بچے کے رونے سے تکلیف ہو گی۔

(72)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ کسی ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑے، اور جو کسی دوسرے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو کسی بھائی کی گھبراہٹ دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گھبراہٹ دور فرمائے گا، اور جو شخص کسی بھائی کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (بخاری)

(73)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو اس کی خیانت کرے نہ اس

کے آگے جھوٹ بولے، نہ اس کو بے مدد چھوڑے اور ہر مسلمان کا خون، عزت، مال، دوسرے مسلمان پر حرام ہے، لوگو تقویٰ تو دل کا کام ہے یاد رکھو کہ انسان کے لئے یہی بڑی بدی ہے کہ وہ دوسرے بھائی سے حقارت سے پیش آوے۔ (مسلم)

(74)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو آپس میں حسد نہ کیا کرو، اور آپس میں بغض نہ رکھو، اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (مسلم)

(75)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ کچھ پسند نہ کرے جو کہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری)

(76)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو کہ مظلوم، تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظلوم کی تو میں مدد کروں گا، مگر ظالم کی کس طرح مدد کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کو ظلم سے روک یہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

(77)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر یہ پانچ حق بھی ہیں۔ (1) سلام کا جواب دینا، (2) بیمار پرسی کرنا، (3) جنازہ کے ساتھ جانا، (4) دعوت قبول کرنا، (5) چھینک مارے تو یرحمک اللہ کہنا۔ (بخاری)

(78)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جب انسان صبح کرتا ہے۔ تو اس کے ہر عضو پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر جو اس دن دو شخصوں کے درمیان عدل کرتا ہے۔ تو یہ بھی صدقہ ہے تم اگر کسی کی یوں مدد کرو' کہ اس کو اس کی سواری پر سوار کر دو' اس کا مال اسباب اس کی سواری پر لاد دو' یہ بھی صدقہ ہے اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف اٹھایا جاوے صدقہ ہے راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کی جاوے یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری)

(79)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر کے دروازے کے باہر جھگڑنے والوں کی آوازیں سنیں۔ جو بہت اونچی تھیں۔ آپؐ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کو کہہ رہا ہے کہ مجھ پر کچھ نرمی کر۔ اور جو مطالبہ تو کر رہا ہے۔ اس سے کچھ کمی کر۔ مگر دوسرے نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ اس پر آپؐ باہر تشریف لے گئے' اور فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نیک کام نہ کروں گا۔ اس پر وہ صحابیؓ بول پڑا کہ یارسول اللہؐ یہ غلطی مجھ سے ہوئی ہے۔ اور اس میرے مقروض نے جو درخواست کی ہے وہ مجھے منظور ہے۔ (بخاری)

(80)

سہلؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ اس پر آپؐ نے ایک شخص سے جو آپؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا پوچھا کہ تیری اس شخص کے متعلق کیا رائے ہے۔ اس شخصؓ نے کہا یہ گزرنے والا

شخص بڑا آدمی ہے' اور اس قابل ہے کہ اگر کہیں رشتہ کی درخواست کرے تو رشتہ مل جائے۔ اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش مانی جاوے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے' پھر ایک اور شخص گزرا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اس شخص سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے' اس نے کہا کہ یہ شخص ایک غریب مسلمان ہے اور اس حیثیت کا ہے کہ اگر کہیں رشتہ کی درخواست کرے تو رشتہ نہ ملے' اور اگر کسی کی سفارش کرے سفارش نہ مانی جاوے اور اگر کوئی بات کہے تو سنی نہ جاوے' اس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' دیکھو اگر زمین کی بھرپوری کے برابر اس بڑے آدمی جیسے آدمی بھرے پڑے ہوں' تب بھی یہ ایک غریب آدمی ان سب سے بہتر ہے۔ (بخاری)

(81)

سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا متکفل جنت میں اس طرح باہم اکٹھے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرتؐ نے تشہد والی اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (بخاری)

(82)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیواؤں اور مسکینوں کی خبرگیری میں رہتا ہے اس کو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور ساری ساری رات تہجد پڑھنے والے اور ساری عمر روزہ رکھنے والے کو۔ (بخاری)

(83)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت بری دعوت وہ ہے کہ جو اس کے مستحق ہیں وہ تو نہ بلائے جائیں۔ اور جو

مستحق نہ ہوں وہ بلائے جائیں۔ (بخاری)

(84)

انسرض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو بیٹیوں کی بھی پرورش کی، میں اور وہ قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے (یاد رکھنا چاہئے کہ عرب کے لوگ بجائے پرورش کے لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے) (مسلم)

(85)

حضرت عائشہرض سے روایت ہے کہ ایک فقیر عورت مانگتی ہوئی میرے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں بھی تھیں، میرے پاس اس کو دینے کے لئے سوائے کھجور کے اس وقت اور کچھ نہ نکلا، میں نے وہی کھجور اسے دے دی۔ اس عورت نے اس کھجور کو آدھا آدھا کر کے ان دونوں لڑکیوں کو دے دیا اور خود چکھا بھی نہ، پھر وہ چلی گئی، پھر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے میں نے یہ واقعہ آپؐ کو سنایا آپؐ نے فرمایا کہ جس کو خدا لڑکیاں دے پھر وہ ان کی اچھی پرورش کرے تو وہ لڑکیاں اس کے لئے خدا کے عذاب میں روک بن جاتی ہیں۔ (بخاری)

(86)

ابو شریحرض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تو گواہ رہ کہ میں لوگوں کو بتا چکا ہوں، اور اچھی طرح ڈرا چکا ہوں کہ دو کمزور یعنی یتیم اور عورت کے حقوق کو ضائع کرنا سخت گناہ ہے۔ (بخاری)

(87)

ابو الدرداءرض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صحابہ کو فرمایا کہ میری خوشنودی چاہتے ہو تو غرباء کی خبر گیری کرو۔ پھر فرمایا کہ تم اللہ کی مدد اور اس کے رزق کے بھی مستحق ہو سکتے ہو جب کہ تم غرباء کی خبر گیری کرو۔ (ابوداؤد)

(88)

ابو ہریرہرض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو یاد رکھو کہ عورت تو پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ اور سب سے بڑی پسلی ہی سب سے زیادہ ٹیڑھی پسلی ہے۔ اگر تو عورت کو بالکل سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ ہاں ٹیڑھا رکھ کر ہی کام لے سکتے ہو، لوگو میں پھر کہتا ہوں کہ بیویوں سے ہمیشہ نیک سلوک کرنا۔ (بخاری)

(89)

عبداللہرض بن زمعہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں بہت سی باتیں بیان فرمانے کے بعد عورتوں کا ذکر کیا، اور لوگوں کو ان کے حق میں بہت سی نصیحتیں کیں۔ اور پھر فرمایا کہ دیکھو کیسی بری بات ہے کہ ایک شخص صبح کے وقت اپنی بیوی کو غصہ میں آکر اس طرح مارتا ہے۔ جس طرح لوگ نوکروں کو مارتے ہیں۔ اور پھر شام کے وقت اس سے ہم بستر ہوتا ہے۔ پھر اسی طرح اور باتوں کی نصیحت کرتے کرتے فرمایا کہ کسی کی ہوا خارج ہو جاوے تو لوگ ہنس پڑتے ہیں، مگر لوگو جو بات خود تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے وہی دوسروں سے سرزد ہو تو کیوں ہنستے ہو۔ (بخاری)

(90)

ابو ہریرہرض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرد کو نہ چاہئے کہ بیوی کا کوئی نقص دیکھ کر اس سے نفرت کرنے لگے بلکہ وہ یوں

دیکھے کہ اگر اس میں نقص ہے تو کوئی نہ کوئی خوبی بھی ہے پس اس خوبی کو مدنظر رکھے اور دل میں نفرت نہ بٹھائے۔ (مسلم)

(91)

عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے خود سنا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجتہ الوداع کا خطبہ پڑھا' اس میں اللہ تعالٰی کی تعریف و حمد بیان کی' پھر لوگوں کو بہت سی باتوں کی نصیحت کی' پھر فرمایا لوگو یاد رکھو' کہ میں تم کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کرتا ہوں' دیکھو خدا نے تمہارے ماتحت ان کو کیا' تم ان کے مالک نہیں ہو' ہاں اگر کوئی عورت بے حیائی کے کام اختیار کرے تو بے شک تم تنبیہ کر سکتے ہو' اس طرح پر کہ پہلے ان کو نصیحت کرو' اگر اثر نہ ہو تو بطور اظہار ناراضگی ان کے ساتھ ایک کمرہ میں سونا چھوڑ دو' پھر بھی نہ مانیں' تو ان کو مارو مگر ضرب خفیف پھر اگر وہ درست ہو جائیں' تو پھر کوئی تکلیف ان کو نہ پہنچاؤ' لوگو یاد رکھو تمہاری بیوی کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں' اور تمہارے ذمہ ان کے حقوق ہیں' پس تمہارا حق تو یہ ہے کہ جس کو ناپسند کرتے ہو ان سے وہ ملیں جلیں نہیں اور تمہاری اجازت کے بغیر وہ کسی کو گھر میں نہ آنے دیں' اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان سے سلوک کرو کپڑے اور کھانے میں۔ (ترمذی)

(92)

معاویہؓ بن حیدر سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی حیثیت کے مطابق اسے کھلا پلا' اور کپڑے پہنا۔ دیکھ اس کے منہ پر تھپڑ نہ مارنا' برا بھلا نہ کہنا' اس کی اصلاح کے لئے تنبیہ کرنی ہو تو اس کو گھر سے نہ نکالنا' مگر خود کچھ مدت کے لئے علیحدہ ہو جانا۔ (ابو داؤد)

(93)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان میں سب سے وہ شخص کامل ہوتا ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں' اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بیوی کے حق میں بہتر ہو۔
(ترمذی)

(94)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کا سب سامان عارضی اور فانی ہے اس عارضی اور فانی سامان میں سے بہتر سامان نیک بیوی ہے۔ (مسلم)

(95)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو تم سب کے سب کسی نہ کسی کے سرپرست ہو' اور تم سب سے پوچھا جاوے گا' اس کے متعلق جس کا وہ سرپرست تھا۔ بادشاہ سے اپنی رعایا کے متعلق بازپرس ہو گی' ہر مرد سے اس کے گھرانے کے متعلق' ہر عورت سے اس کے خاوند کے گھر اور بچوں کے متعلق' پس تم سب کے سب سرپرست ہو' اور سب سے ان کی رعایاء کے متعلق بازپرس ہو گی۔ (بخاری)

(96)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی غیر اللہ کے سجدہ کو جائز سمجھتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

(97)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ رقم جو تو خرچ کرے جہاد میں، اور وہ رقم جو تو خرچ کرے کسی قیدی کے چھڑانے میں، اور وہ رقم جو تو خرچ کرے کسی مسکین پر، اور وہ رقم جو تو اپنے بال بچوں پر خرچ کرے، ثواب تو سب کا ہے، مگر سب سے زیادہ ثواب اپنے بال بچوں پر خرچ کرنے کا ہے۔ (مسلم)

(98)

سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو رقم بھی تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے خرچ کرے اس کا ثواب تجھے ملے گا حتیٰ کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے اس کا ثواب بھی تجھے دیا جائے گا۔

(بخاری)

(99)

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بچوں پر کوئی رقم خرچ کرے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے خرچ کرے، تو اس کو وہی ثواب ہو گا جو صدقہ و خیرات کرنے والے کو ہوتا ہے۔ (بخاری)

(100)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو ضائع کردے۔

(بخاری)

(101)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے، صدقہ لینے والے سے، اور اے خرچ کرنے والے اپنے اہل و عیال پر خرچ کر اور سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات پوری کر کے دیا جاوے، اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اس کو بچنے کی توفیق عطا فرماوے گا۔ اور جو لوگوں سے بے پرواہی اختیار کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ ہونے کی توفیق دے گا۔ (بخاری)

(102)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ امام حسنؓ نے جب کہ وہ بچے تھے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً" ان کے منہ سے وہ کھجور نکال دی۔ اور کہا کہ تھو تھو پھینک دو پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ (بخاری)

(103)

ابو حفصؓ سے روایت ہے کہ میں بچہ تھا، اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر میں بیٹھا تھا، اور میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں چاروں طرف پڑتا تھا آپؐ نے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو، اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ، اور اپنے آگے سے کھاؤ، حضرتؐ کے اس فرمانے کے بعد میں نے ہمیشہ ان نصیحتوں پر عمل کیا۔ (بخاری)

(104)

عمروؓ بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور انہیں حکم دو کہ نماز پڑھا کریں، اور اگر وہ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارو اور اس عمر میں ان کو الگ سلاؤ۔ (ابوداؤد)

(105)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر جب تو سالن پکاوے، تو شوربا زیادہ رکھا کر، اور جو ہمسایہ امداد کے قابل ہو ان کے ہاں مناسب حصہ بھیج دیا کرو۔ (مسلم)

(106)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم نہیں مومن ہوتا، اللہ کی قسم نہیں مومن ہوتا، اللہ کی قسم نہیں مومن ہوتا، عرض کیا گیا یارسول اللہ کون شخص مومن نہیں ہوتا، آپؐ نے فرمایا، وہ شخص کہ اس کے ہمسائے اس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہوں۔ (بخاری)

(107)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمان عورتو! ایک ہمسائی دوسری ہمسائی سے چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے بھی دریغ نہ کرے مثلاً "پائے پکا کر ہی بھیج دے۔ (بخاری)

(108)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیلؑ مجھے ہمسایہ سے حسن سلوک کے متعلق اس قدر تاکید کرتا رہا کہ میں

نے گمان کیا شاید وہ یہ بھی کہہ دے کہ آئندہ ہمسایہ بھی وارث ہوا کرے گا۔ (بخاری)

(109)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو اپنی دیوار پر اس کے مکان کا شہتیر رکھنے سے نہ روکے۔ (بخاری)

(110)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے ہمسایہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے چاہئے کہ وہ اچھی باتیں کہے، ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری)

(111)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں پس ان میں سے کس کو تحفہ دوں (اگر تحفہ صرف ایک شخص کے دینے کے قابل ہو) آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ نزدیک ہو۔ (بخاری)

(112)

عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ دوستوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو دوستوں کے حق میں بہتر ہو، اور ہمسایوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو ہمسایوں کے حق میں بہتر ہے۔ (ترمذی)

(113)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتا' ہاں ایک صورت ہے وہ یہ کہ باپ غلام ہو کر بکتا ہوا آوے اور بیٹا اس کو خرید کر آزاد کرے۔ (مسلم)

(114)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا' اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص زیادہ مستحق ہے کہ میں اس کی صحبت میں رہوں' آپ نے فرمایا تیری ماں' اس نے کہا پھر کون فرمایا کہ تیرا باپ (بخاری)

(115)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بد قسمت ہے وہ شخص، بڑا بد قسمت ہے وہ شخص، بڑا بد قسمت ہے وہ شخص، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ہے بڑا بد قسمت، آپ نے فرمایا سب سے بڑا بد قسمت وہ شخص ہے کہ جس کی موجودگی میں اس کے ماں باپ بوڑھے ہو جاویں۔ اور پھر وہ (ان کی خدمت نہ کرکے) جنت حاصل نہ کر سکے۔ (مسلم)

(116)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں میں ان سے احسان سے پیش آتا ہوں' اور وہ مجھ سے بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ اور میں حلم سے پیش آتا ہوں، وہ مرے ساتھ جہالت یعنی اشتعال انگیزی کا

رویہ اختیار کرتے ہیں اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے' تو تو یہی کرتا رہ' ان کو ان کی کارروائیوں کا خود گناہ ہو گا' اور جب تک تو اپنے حسن سلوک پر قائم رہے گا خدا تعالیٰ کی طرف سے تیری تائید ہوگی۔ (مسلم)

(117)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشائش ہو اور اس کے مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر باقی رہے تو چاہئے کہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔ (بخاری)

(118)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا' اور آپؐ سے کسی جہاد میں شریک ہونے کے لئے اجازت مانگی' آپؐ نے اس سے پوچھا' کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں زندہ ہیں' آپ نے فرمایا جا تیرا جہاد انہیں کی خدمت ہے۔ (بخاری)

(119)

اسماءؓ سے روایت ہے کہ میری ماں میرے پاس مدینہ میں آئی' اور وہ مسلمان نہ ہوئی تھی' بلکہ مشرکہ تھی' میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ مدد کی طالب ہے اور وہ مشرک ہے کیا میں اس سے حسن سلوک کر سکتی ہوں آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں وہ تیری ماں ہے اس سے ضرور حسن سلوک کر۔ (بخاری)

(120)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ انذر عشیرتک

الا قربین

یعنی ڈرا اپنے قریبی رشتہ داروں کو' تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو پکارنا شروع کیا' پس عام طور پر بھی بلایا' اور قبیلہ کا نام لے کر خصوصیت سے بھی بلایا' اور یوں پکارنا شروع کیا' اے قبیلہ بنی کعب بن لوئی' بچاؤ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے' اے خاندان مرۃ بن کعب بچاؤ اپنے آپ کو دوزخ سے اے بنی عبد مناف بچاؤ اپنے آپ کو دوزخ سے اے بنی ہاشم بچاؤ اپنی جانوں کو آگ سے' اے میرے اور عبدالمطلب کے خاندان کے لوگو! بچاؤ اپنے آپ کو آگ سے' اے فاطمہؓ میری بیٹی بچا اپنے آپ کو آگ سے' اللہ تم کو عذاب دینا چاہے تو میں کچھ نہ کر سکوں گا ہاں میری تم سے رشتہ داری ہے' اس کے حقوق بے شک میں پورا کرنے کو تیار ہوں۔ (مسلم)

(121)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی الاعلان سنا کہ آپؐ اپنے خاندان کے چند بڑے لوگوں کے متعلق فرما رہے تھے کہ میرا ان سے قطعاً" کوئی تعلق نہیں' میری محبت تو نیک لوگوں سے ہے۔ وہ میرے رشتہ دار ہیں' ہاں رشتہ داری کے حقوق ان کے ضرور ادا کروں گا۔

(بخاری)

(122)

سلمانؓ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی غریب آدمی کو صدقہ دینا ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔ اور غریب رشتہ دار کو صدقہ دینا دوگنا ثواب رکھتا ہے۔ صدقہ کا بھی اور صلہ رحمی کا بھی

(ترمذی)

(123)

ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نہ میں آگاہ کروں تم کو بڑے بڑے گناہوں سے ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا' اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا' اور اس وقت حضرتؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے یہ کہہ کر حضرتؐ بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹ بولنا' اور جھوٹی گواہی دینا پھر آخری فقرہ کو اتنی دفعہ دہرایا' کہ ہم نے دل میں کہا کہ حضورؐ کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ کاش حضرتؐ خاموش ہو جائیں۔

(ترمذی)

(124)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ گناہ بہت بڑے ہیں۔ مثلاً" اللہ کے سوا کسی کو شریک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا' اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

(125)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ بڑے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیا کرتا ہے' آپؐ نے فرمایا' ہاں کیوں نہیں' اور وہ اس طرح کہ آدمی کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ لازماً" اس کے ماں باپ کو گالیاں دے گا۔ (بخاری)

(126)

جبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

رشتہ داری کے حقوق ادا نہ کرنے والا جنت میں نہ جاوے گا۔ (بخاری)

(127)

مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور واجب الادا حقوق کو ادا نہ کرنا اور جو اپنا حق نہ ہو وہ لوگوں سے طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ گاڑنا اور ناپسند کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے فضول گفتگو کرنا اور بہت سوال کرنا اور مال ضائع کرنا۔
(بخاری)

(128)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کی انتہائی فرماں برداری میں یہ امر بھی داخل ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔ (بخاری)

(129)

عبداللہؓ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو ایک گاؤں کا رہنے والا شخص مکہ کے راستہ میں ملا، عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو سلام کیا، اور اس کو سواری کے لئے اپنا گدھا دیا، اور اس کو اپنے سر سے پگڑی اتار کر پہنا دی، راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ گاؤں کے رہنے والے لوگ تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں، آپ نے دینے میں یہ زیادتی کیوں کی، عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ اس شخص کا باپ میرے باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔ اور میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ باپ کی انتہائی خدمت میں یہ بھی ہے

کہ آدمی اپنے باپ کی وفات کے بعد باپ کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔
(مسلم)

(130)

مالکؓ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں، کیا اب بھی میں ان کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں، آپ نے فرمایا تو رحمت مانگ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے اور بخشش طلب کر ان کی غلطیوں کی اللہ تعالیٰ سے اور جو وعدے انہوں نے لوگوں سے اپنی زندگی میں کئے ہوئے تھے وہ تو پورے کر، اور جن رشتہ داروں سے حسن سلوک ان کے ذمہ تھا وہ تو ادا کر ان کے دوستوں کی تکریم کر۔ (ابوداؤد)

(131)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بیوی پر رشک پیدا نہیں ہوا، سوائے حضرت خدیجہؓ کے، حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہ تھا، وہ میرے بیاہ سے پہلے فوت ہو چکی تھیں، مگر یہ رشک اس لئے تھا کہ حضرتؐ ان کا بہت ذکر فرماتے رہتے تھے۔ اور حضرتؐ کوئی بکری ذبح کرتے تو گوشت کا حصہ خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھی بھیجتے میں حضرتؐ سے عرض کرتی، کہ آپؐ تو اس کا اس طرح ذکر کرتے ہیں گویا خدیجہؓ کے سوا کوئی دنیا میں خوبیوں والی عورت ہی نہیں ہے۔ آپؐ فرماتے وہ بڑی خوبیوں والی تھی، اس میں یہ یہ خوبیاں تھیں، نیز خدا نے اس کے بطن سے مجھے اولاد بھی عطا فرمائی ہے۔ (بخاری)

(132)

انسؓ سے جو انصار میں سے تھے۔ روایت ہے کہ میں ایک دفعہ جریرؓ بن

عبداللہ کے ساتھ سفر میں تھا۔ وہ سفر بھر میری خدمت کرتے گئے۔ میں ان کو روکتا تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں اس لئے تیری خدمت کرتا ہوں کیونکہ تو انصار میں سے ہے۔ میں نے انصار کو دیکھا تھا کہ انہوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی خدمت کی کہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ جب کبھی انصار میں سے کوئی شخص میرے ہمراہ ہو گا میں ضرور ہی اس کی خدمت کروں گا۔ (بخاری)

(133)

عمروؓ بن شعیبؒ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہمارا اس شخص سے کیا تعلق جو ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہم میں سے بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔ (ترمذی)

(134)

میمونؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس سے ایک فقیر گزرا آپؓ نے اس کو روٹی دے دی۔ پھر ایک شخص گزرا جس کے کپڑے غریبانہ تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو بٹھا کر کھانا کھلایا، کسی نے اس تفرقہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کریں۔ (ابوداؤد)

(135)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں عزت کی کسی نوجوان نے کسی بوڑھے کی اس کے معمر ہونے کی وجہ سے مگر اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا، جوانوں کو کہ اس شخص کی عزت کریں جب کہ وہ معمر ہو۔

(ترمذی)

(136)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ برے ہم نشین اور اچھے ہم نشین کی مثال عطار اور لوہار کی مثال ہے عطار کے پاس اگر تو بیٹھا ہو گا یا تو وہ تجھے تحفہ دے گا، یا تو اس سے خوشبو دار چیز مول لے گا۔ ورنہ کم سے کم خوشبو تو تجھے پہنچے ہی گی، اور لوہار کے پاس بیٹھنے کی صورت میں تیرے کپڑے جلیں گے، ورنہ دھوئیں کی بو وغیرہ تجھے دکھ دے گی۔ (بخاری)

(137)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے کبھی اس کے مال کی خاطر کبھی اس کے خاندان کی وجہ سے کبھی اس کی خوبصورتی کے سبب، کبھی دینداری کی وجہ سے پس تجھے اللہ سمجھ دے، تو نکاح کیجیو عورت سے اس کی دینداری کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ (بخاری)

(138)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے مذہب پر اس کے دوست کا بھی اثر ہوتا ہے۔ پس آدمی کو چاہیے اچھی طرح دیکھ لیا کرے کہ کس کو دوست بنانے لگا ہے۔ (ترمذی)

(139)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں، اس نے ایمان کی حلاوت پائی، ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ انسان کو ساری دنیا سے عزیز تر ہو، دوسرے یہ کہ جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر کرے، تیسرے یہ کہ اسلام لانے کے بعد اب کفر

کی طرف لوٹ جانے کو ایسا ہی ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں پڑ جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

(بخاری)

(140)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ سات شخصوں پر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سایہ کرے گا جس دن اللہ کے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہ ملے گا۔ ایک عدل کرنے والا حاکم، دوسرے وہ شخص جو جوانی کی عمر ہی سے اللہ کی عبادت میں مشغول رہا، تیسرے وہ شخص جس کا دل ہر وقت عبادت گاہ کی طرف لگا ہوا ہے کہ کب اذان ہو اور کب میں نماز کے لئے جاؤں، چوتھے وہ دو شخص جنہوں نے آپس میں محبت کی تو اللہ کی خاطر محبت کی، جب وہ اکٹھے ہوتے ہیں تو اللہ ہی کی رضامندی کے لئے، اور جب جدا ہوتے ہیں تو اللہ ہی کی رضا جوئی کی خاطر، پانچویں وہ شخص کہ اسے کسی خوبصورت خاندانی عورت نے اپنی طرف مائل کیا۔ تو اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، چھٹے وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اس طرح خیرات کرے کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، ساتویں وہ شخص کہ جس نے اکیلے بیٹھے اللہ کو یاد کیا، تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ پڑیں۔ (بخاری)

(141)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے، جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم ہرگز ایمان نہیں لا سکتے۔ جب کہ تم آپس میں محبت نہ کرو، اور لوگو کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو ایسی بات پر کہ اگر تم وہ کرو

تو آپس میں محبت پیدا ہو گی۔ سنو وہ یہ ہے کہ آپس میں بہت سلام کیا کرو۔

(مسلم)

(142)

مقدامؓ بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی سے محبت کرے تو اس کو بھی بتا دے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ (ترمذی)

(143)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک دوسرا شخص پاس سے گزرا تو بیٹھے ہوئے شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس گزرنے والے شخص سے محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اس شخص کو بھی آگاہ کر دیا ہے اس نے کہا کہ نہیں آپؐ نے فرمایا کہ جا اس کو اطلاع کر دے۔ وہ گیا اور اسے جا کر کہا کہ میں تجھ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، اس شخص نے جواب دیا کہ اچھا اللہ تعالیٰ جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے، تجھ سے بھی محبت کرے۔ (ابوداؤد)

(144)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے زمانہ میں کچھ جنگی قیدی پکڑے آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی۔ وہ ادھر ادھر بھاگی پھرتی تھی۔ اور جب کوئی چھوٹا بچہ اس کو ملتا، تو اس کو اپنے گلے سے لگاتی اور اس کو اپنا دودھ پلاتی تھی، حضرتؐ نے فرمایا کہ تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت جو دوسروں کے بچوں کو گلے سے چمٹائے پھرتی ہے۔ اپنے بچے کو آگ میں پھینک

سکتی ہے۔ ہم نے عرض کیا ہرگز نہیں، آپؐ نے فرمایا، یہ عورت اپنے بچہ پر اتنی رحیم نہیں، جتنا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں رحیم ہے۔ (بخاری)

(145)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ بھی کھائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جب پانی کا گھونٹ پئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔
(مسلم)

(146)

عمرو بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ میں اسلام سے پہلے بھی عرب کے لوگوں کو گمراہ سمجھا کرتا تھا۔ اور بت پرستی کو برا سمجھتا تھا۔ کہ میں نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے۔ جو لوگوں کو نئی نئی باتیں سناتا ہے۔ یہ سن کر میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور مکہ میں گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ حضرتؐ لوگوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اور آپؐ کی قوم آپؐ پر زیادتیاں کر رہی ہے۔ میں مخفی طور پر حضرتؐ کے پاس پہنچا اور میں نے پوچھا کہ آپ کا کیا دعویٰ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نبیؐ ہوں، میں نے پوچھا کہ نبیؐ کون ہوتا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے میں نے کہا کہ کیا تعلیم دے کر بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دے کر بھیجا ہے، کہ لوگ رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں بت پرستی چھوڑ دیں۔ اور ایک خدا پر ایمان لاویں، میں نے کہا کہ اس وقت آپ کے ساتھ کون ہے، آپؐ نے فرمایا، ایک غلام اور ایک آزاد، ان دنوں میں آپؐ کے ساتھ صرف ابوبکرؓ اور بلالؓ تھے۔ میں نے کہا کہ میں بھی آپ کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا تو میری اور لوگوں کی حالت مشاہدہ نہیں

کرتا لیکن تو واپس اپنے وطن میں جا پھر جب تو سنے کہ میرا سلسلہ ترقی کر گیا، تو پھر میرے پاس آئیو، اس پر میں اپنے وطن چلا گیا پھر حضرت مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور میں اپنے ہی وطن میں رہا۔ مگر میں آنے جانے والوں سے ہمیشہ آپؐ کے حالات دریافت کرتا رہتا تھا، آخر کچھ لوگ مدینہ کے رہنے والے ہمارے وطن میں آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا آپؐ کی قوم نے آپؐ کو قتل کرنا چاہا تھا، مگر وہ آپ کو قتل نہ کر سکے اور آپؐ مدینہ میں آگئے اور لوگوں کا بڑی سرعت سے آپ کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ یہ سن کر میں بھی مدینہ گیا اور آپؐ سے ملا، اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے پہچانتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں تو وہی ہے جو مجھے مکہ میں ملا تھا۔ پھر میں نے کہا کہ یارسول اللہ اتنے دنوں میں جو کچھ دین کے احکام نازل ہوئے ہیں۔ ان سے مجھے مطلع فرماویں۔ اس پر آپؐ نے مجھے نماز کے مسائل سکھائے۔ (بخاری)

(147)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو بندے سے وہی سلوک کیا کرتا ہوں جس کی بندے کو امید ہوتی ہے، اور بندہ جب مجھ کو یاد کرے میں وہاں ہی اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہ گار بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ تم میں سے اس شخص کو ہوتی ہے جس کی سواری لق و دق جنگل میں گم ہو جاوے اور مایوسی کے بعد پھر وہ دستیاب ہو جاوے اور جو شخص ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے میں دو ہاتھ اس کی طرف قریب ہوتا ہوں اور اگر آگے چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔ (مسلم)

(148)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ سے بالخصوص حسن ظنی رکھنی چاہئے۔ (مسلم)

(149)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا خطبہ پڑھا کہ میں نے کبھی ایسا نہ سنا تھا۔ اس میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ لوگو اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھے معلوم ہیں تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر حضرتؐ کے صحابہؓ نے اپنے چہرے کپڑے سے ڈھانک لئے اور سب اونچی آواز میں رونے لگے۔ (بخاری)

(150)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپؐ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے' اور آپؐ کے سینہ سے رونے کی وجہ سے ایسی آواز آرہی تھی جیسا کہ ہانڈی کے جوش کھانے کی آواز۔ (ترمذی)

(151)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ اور ہم آپؐ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپؐ نے فرمایا میری وفات کے بعد جو فتوحات اور مال کی کثرت ہو گی۔ اس کے فتنوں سے تمہارے متعلق ڈرتا رہتا ہوں۔ (بخاری)

(152)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تو مزے میں میٹھی اور نظر آنے میں خوب سبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو زمین میں حکومت دینے والا ہے پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کیا کارروائیاں کرتے ہو۔ پس لوگو بچتے رہنا دنیا سے اور بچتے رہنا عورتوں سے۔ (مسلم)

(153)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ نہیں مزے کی زندگی' مگر آخرت کی زندگی۔ (بخاری)

(154)

مستوردؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا بمقابلہ آخرت کے۔ مگر جیسا کہ کوئی شخص ایک سمندر میں اپنی انگلی ڈبو کر ایک قطرہ نکال لاوے۔ (مسلم)

(155)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں سے گزر رہے تھے۔ اور لوگ آپؐ کے اردگرد تھے کہ آپؐ ایک کنکٹے مرے ہوئے بکری کے بچے کے پاس سے گزرے آپؐ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا کہ کوئی ہے جو اس کو ایک درہم کے بدلے خریدے' لوگوں نے عرض کیا کہ ہم تو اس کو مفت بھی نہیں لے سکتے۔ اب تو یہ مرا ہوا ہے۔ جب زندہ تھا تب بھی عیب دار ہونے کی وجہ سے ایک درہم کے عوض میں بھی مہنگا تھا۔ اس پر حضرتؐ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم یہ

مردار تمہاری نظروں میں اتنا حقیر نہیں جتنی حقیر یہ دنیا اللہ کی نظروں میں ہے۔
(مسلم)

(156)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا کہ سامنے سے احد پہاڑی نظر آئی، آپؐ نے فرمایا، اے ابوذرؓ میں نے عرض کیا، جی حضور یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر اس احد پہاڑی کے برابر بھی مجھے سونا مل جاوے تو میرے دل کی خواہش یہی ہے کہ میں اس کو اللہ کے بندوں میں تقسیم کر دوں کہ تین دن بھی میرے گھر میں وہ سونا نہ رہے ہاں اگر رہے بھی تو قرضہ کے ادا کرنے کے لئے۔ (بخاری)

(157)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے سے کم درجے والوں کی حالت کا مشاہدہ کیا کرو۔ اور اپنے سے بڑے مرتبے والوں کی حالت کو زیادہ مت دیکھو، اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جو انعامات تم پر اللہ کے ہیں، ان کی بے قدری نہ کر سکو گے۔ (مسلم)

(158)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ایسے شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے مال میں اور جسمانی قویٰ میں زیادہ ہے تو اسے چاہئے کہ اس شخص کو بھی دیکھے جو مال و جسم میں اس سے کم ہے۔ (بخاری)

(159)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہؓ میں سے ستر کے قریب ایسے صحابی دیکھے کہ ان میں سے کسی پر پورا لباس نہ تھا۔ کسی کے پاس تہبند تھی تو اوپر کی چادر نہ تھی اگر اوپر کی چادر تھی تو الگ تہبند نہ تھا اسی چادر کو گردن میں باندھے ہوئے تھے جو کسی کے ٹخنوں تک پہنچی ہوئی تھی اور کسی کی نصف پنڈلیوں تک اور وہ بیچارہ ننگے ہونے کے ڈر سے کپڑے کو ہاتھ سے پکڑے رہتا تھا۔ (بخاری)

(160)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے شانہ کو پکڑ کر فرمایا، کہ ہو جا دنیا میں، گویا کہ تو بے وطن ہے بلکہ تو ایسا ہو جا، گویا تو راستہ پر چلنے والا مسافر ہے۔ (بخاری)

(161)

سہیلؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آگاہ فرمائیے ایسے کام پر کہ اگر میں وہ کام کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں، آپؐ نے فرمایا دنیا سے بے رغبتی اختیار کر، تو اللہ تجھ سے محبت رکھے گا، اور لوگوں کے مال دولت کی خواہش نہ کر، لوگ بھی تجھے پسند کریں گے۔ (ابن ماجہ)

(162)

نعمانؓ بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ذکر کر رہے تھے۔ اس مالی فراخی کا جو لوگوں پر ان کے زمانہ میں تھی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی حالت میں کہ بعض دفعہ سارا سارا دن بھوک سے بیتاب رہتے۔ اور پیٹ بھرنے کے لئے ردی سے ردی کھجوریں بھی آپؐ کے پاس نہ ہوتیں۔ (مسلم)

(163)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فوت ہوئے، ان دنوں ہمارے گھر سوائے تھوڑے سے جو کے جو ہماری غلہ کی کوٹھی میں پڑے تھے۔ کوئی چیز انسان کے کھانے کے لائق نہ تھی میں اس سے گزارہ کرتی رہی، یہاں تک جب زیادہ دن گزر گئے تو میں نے ان کو نکال کر ماپا۔ جس پر وہ جلدی ہی ختم ہو گئے۔ (ترمذی)

(164)

عمروؓ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چھوڑا اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار و درہم، نہ غلام نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز سوائے آپؐ کی سفید خچر کے، جس پر آپؐ سوار ہوتے تھے۔ اور آپؐ کے ہتھیاروں اور اپنی اونٹنی کے جو آپؐ نے مسافروں کے لئے خیرات کے طور پر دے دی تھی۔ (بخاری)

(165)

خبابؓ بن ارتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ہجرت کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے جس کا ثواب اللہ نے ہم کو دینا ہے، پھر ہم میں سے بعض کو دنیا میں کوئی اجر نہ ملا ان میں سے ایک صحابی مصعبؓ بن عمیرؓ ہیں کہ احد کی جنگ میں شہید کئے گئے، اور انکے

پاس صرف ایک کمبل تھا پس ہم جب اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے۔ تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور جب پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا رہ جاتا تھا، اس پر ہم کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کا سر ڈھانک دیں۔ اور بدن پر اذخر نام گھاس ڈال دیں۔ لیکن بعض ہم میں سے ایسے بھی ہیں، جن کو دنیا کی فتوحات بھی ملیں۔ (بخاری)

(166)

سہیلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کی قدر اللہ تعالیٰ کی نظر میں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی۔ تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کسی دہریہ کو ایک گھونٹ بھی پانی کا نہ دیتا۔ (ترمذی)

(167)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دنیا اور دنیا کے سب اشغال اللہ سے غافل کرنے کا موجب ہیں، مگر ہاں جو اللہ کا ذکر کرے اور اس سے محبت رکھے، اور جو علم سکھاوے اور جو علم سیکھے (یہ امور بے شک موجب غفلت نہیں)۔ (ترمذی)

(168)

کعبؓ بن عیاض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی امر فتنہ کا موجب ہوا، میری امت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

(169)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے فرمایا، آدم کے بیٹے کا اس دنیا میں کوئی حق نہیں، سوائے ان باتوں کے یعنی ایک گھر ہو جس میں رہے، اور کپڑا جس سے اپنی شرمگاہ ڈھانکے اور معمولی سادہ سی غذا اور پانی۔ (ترمذی)

(170)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، آپؐ اس وقت سورہ الھکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے، پھر فرمایا آدمی کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال، حالانکہ اے آدمی تیرا مال کوئی بھی نہیں، ہاں وہ جو تو نے کھایا، اور فنا کر دیا یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا جو خدا کی راہ میں دیا اور اگلے جہان میں بھیج دیا۔ (مسلم)

(171)

کعبؓ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھیڑیے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں اتنا نقصان نہیں کریں گے، جتنا انسان کے دین کو مال کی حرص اور بڑائی کا خیال نقصان پہنچاتے ہیں۔ (ترمذی)

(172)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے پھر اٹھے تو آپؐ کے پہلو میں اس چٹائی کے نشان لگے ہوئے تھے ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ اجازت ہو تو آپؐ کے لئے نرم بچھونا تیار کریں، آپؐ نے فرمایا، میرا دنیا کے آرام و آسائش سے کیا واسطہ، میں نہیں ہوں دنیا میں

مگر مسافر کی طرح جو ذرا کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کے لئے ٹھہر گیا، پھر اسے چھوڑ کر چل کھڑا ہو۔ (ترمذی)

(173)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لبید شاعر کا مصرعہ کیا ہی سچا ہے الا کل شی ماخلا اللہ باطل یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں فانی ہیں۔ (بخاری)

(174)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال تک آپؐ کے خاندان پر کبھی دو دن متواتر ایسے نہیں آئے کہ انہوں نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی کھائی ہو۔ (بخاری)

(175)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ تین تین مہینہ ہم پر ایسے گزرے تھے کہ ہمارے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کسی نے کہا کہ گزارہ کس طرح ہوتا تھا۔ انہوں نے فرمایا، کبھی کھجوریں کھا لیں، اور پانی پی لیا، ہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسایہ انصاری تھے۔ وہ کبھی کبھی بکریوں کا دودھ بھیجا کرتے تھے۔ تو وہ دودھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو پلا دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

(176)

سعیدؓ مقبری سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے ان لوگوں کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت تھا۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو بھی کھانے کے لئے بلایا، ابوہریرہؓ نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے ایسے حال میں کہ آپ نے

پیٹ بھر جو کی روٹی نہیں کھائی۔ (بخاری)

(177)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے، آگے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی موجود تھے، آپؐ نے ان دونوں سے پوچھا کہ اس وقت کس غرض کے لئے تم اپنے گھروں سے باہر آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی بھوک ہی باہر لائی ہے۔ چلو یہاں سے، یہ کہہ کر تینوں چل پڑے۔ اور انصار میں سے ایک شخص کے گھر پہنچے وہ گھر پر موجود نہ تھا، اس کی بیوی نے جب آپؐ کو دیکھا تو کہا آیئے آیئے تشریف لایئے، آپؐ نے فرمایا، تمہارا خاوند کہاں گیا ہے اس نے کہا کہ کنویں سے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں انصاری بھی پہنچا اور آپؐ اور آپؐ کے دو ساتھیوں کو دیکھا تو کہنے لگا کہ الحمد اللہ پھر کہا کہ آج میرے سوا کسی کے ہاں معزز مہمان نہیں ہوں گے۔ پھر وہ ان کے پاس کھجور کی ایک ٹہنی پھلوں سے لدی ہوئی لایا، اور ان کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھاؤ۔ پھر چھری لی، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ دینے والے جانور ذبح نہ کرنا، اس نے آپؐ کے لئے ایک بکری ذبح کی پھر سب نے کھجوریں اور بکری کا گوشت کھایا اور پانی پیا پھر جب سیر ہو گئے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم سے قیامت کے روز اس انعام کے متعلق بھی سوال ہو گا۔ دیکھو۔ تم لوگ گھر سے بھوکے نکلے تھے پھر گھر جانے سے قبل یہ نعمت تم کو ملی۔ (مسلم)

(178)

عتبہؓ بن غزوانؓ نے کہ جب بصرہ کے حاکم تھے ایک خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مجھے یاد ہے وہ زمانہ جب کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ہمراہ مکہ میں صرف سات شخص مسلمان تھے میں ان میں سے ساتواں تھا اور ہم کو سوائے درخت کے پتوں کے اور کوئی غذا نہ ملتی تھی۔ یہاں تک کہ ان کے کھانے سے ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں تھیں۔ ان ہی دنوں میں کہیں سے مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کو پھاڑ کر دو حصے کر کے آپ ایک لے لیا۔ اور ایک سعدؓ بن مالک کو دے دیا۔ اور ہم دونوں نے تہبند کے طور پر ان کو استعمال کیا۔ مگر آج یہ حال ہے کہ سب لوگ کسی نہ کسی علاقہ کے حاکم ہیں۔ پھر کہا کہ میں خدا سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نفس میں کوئی بڑائی محسوس کروں۔ (مسلم)

(179)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک چادر اور ایک تہبند نکال کر ہم کو دکھائے اور کہا کہ ان دو کپڑوں میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔ (بخاری)

(180)

سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جنگوں میں جاتے تو ہمارا کھانا کیکر اور دوسرے درختوں کے پتے ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے تھے۔ (بخاری)

(181)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے یعنی اے اللہ محمدؐ کے خاندان کو بس اتنا رزق دے کہ جس سے ان کا گزارہ چل سکے۔ (بخاری)

(182)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا اور کوئی خدا

نہیں کہ ایک دفعہ میں بھوک کے مارے راستہ کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے،
اور آپ نے میرے چہرہ اور دل کی حالت معلوم کر لی، پھر آپؐ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ
میں نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا آ میرے ساتھ، میں آپؐ کے
ساتھ چل پڑا آپؐ گھر گئے، میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی اجازت ملنے پر میں
بھی اندر گیا، وہاں پر میں نے دودھ کا پیالہ پایا، آپؐ نے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ
دودھ کہاں سے آیا، گھر والوں نے کہا فلاں شخص نے حضور کو تحفہ بھیجا ہے، آپؐ
نے فرمایا، اے ابو ہریرہؓ میں نے کہا کہ حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا کہ جا
الصفہ والوں کو بلا لا اور الصفہ میں وہ مہمان رہتے تھے جن کی بیوی بچے نہ تھے اور نہ
کوئی ذریعہ معاش تھا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ عادت
مبارک تھی کہ جب کہیں سے صدقہ آتا تو آپؐ وہ صدقہ الصفہ والوں کو بھجوا دیتے
تھے اور اگر آپؐ کو کوئی تحفہ ملتا تو خود بھی استعمال کرتے اور الصفہ والوں کو بھی بھجوا
دیتے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ ایک پیالہ دودھ سے الصفہ والوں کا
کیا بنے گا۔ اس دودھ کا میں زیادہ حق دار ہوں، کہ پی کر طاقت پاؤں، مگر اللہ اور
اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا، میں ان الصفہ والوں کے پاس گیا اور
ان کو بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے اور گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے
آپ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ میں نے کہا کہ حاضر ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا
کہ یہ پیالہ لے اور ان کو دینا شروع کر میں پیالہ لے کر ایک ایک کو دینے لگا۔ ایک
شخص پیالہ لیتا اور خوب سیر ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسرے کو
دیتا۔ پھر وہ پی کر اور سیر ہو کر پیالہ واپس کر دیتا، اس طرح بالآخر وہ پیالہ میں رسول
مقبول رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لے آیا۔ اور سب لوگ سیر ہو
چکے تھے آپؐ نے وہ پیالہ لے کر اپنے ہاتھ میں رکھا۔ پھر مجھے دیکھا اور مسکرا کر
فرمایا اے ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا کہ بس

میں اور تو باقی ہیں میں نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ
اور پی میں بیٹھ گیا اور پیا۔ آپ نے فرمایا کہ اور پی میں نے اور پیا، پھر آپ نے
فرمایا، اور پی میں نے پھر اور پیا، مگر آپ بار بار یہی کہتے تھے کہ اور پی یہاں تک کہ
میں نے عرض کیا کہ حضور قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور کو سچا دین دے کر
بھیجا ہے۔ اب میں اس دودھ کی گنجائش نہیں پاتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ لا مجھے
دے۔ میں نے آپ کو وہ پیالہ دے دیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ
کر بقیہ دودھ پی لیا۔ (بخاری)

(183)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ کئی مرتبہ میں رسول مقبول صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے مکان کے درمیان بیہوش ہو کر گر
پڑتا تھا۔ آنے جانے والے لوگ یہ سمجھ کر مرگی کا دورا پڑا ہے۔ میری گردن پر پیر
رکھ لتاڑتے۔ حالانکہ مرگی وغیرہ نہیں تھی صرف بھوک کے مارے ایسا ہوتا تھا۔
(بخاری)

(184)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی وفات کے وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو (قریباً سوا دو
من) کے بدلے گروی پڑی ہوئی تھی۔ (بخاری)

(185)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
بچھونا چمڑے کا تھا۔ جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ (بخاری)

(186)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ انصار میں سے ایک شخص آیا' پھر وہ واپس جانے لگا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اے انصاری بھائی میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ اب اچھے ہیں' آپ نے فرمایا کوئی ہے جو ان کی بیمار پرسی کو چلے' اس پر آپؐ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے۔ اور ہمارے پاؤں میں نہ جوتیاں تھیں نہ موزے' اور نہ سروں پر ٹوپیاں اور نہ بدن پر کرتے تھے۔ ہم پیدل چل کر وہاں پہنچے۔ لوگ بیمار کے پاس سے ہٹ گئے۔ یہاں تک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ہمراہی بیمار کے نزدیک ہوئے۔ (مسلم)

(187)

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے اگر تو وہ مال جو تیری ضروریات سے زیادہ ہو' خدا کی راہ میں خرچ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو نہ خرچ کرے تو تیرے لئے برا ہے اور اپنی ضروریات کے لئے تجھ پر کوئی ملامت نہیں' اور جب تو خرچ کرنے لگے تو اپنے اہل وعیال سے ابتداء کر (اول خویش بعدہ' درویش) (ترمذی)

(188)

عبیداللہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص شام کرے کہ اپنے گھر میں امن سے ہو۔ بدن کے لحاظ سے تندرست ہو' اس کے پاس اس روز کا کھانا موجود ہو' تو وہ ایسا سمجھے کہ گویا ساری دنیا کی نعمتیں اس کے پاس ہیں (بخاری)

(189)

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اسلام لایا' اور اس کا رزق گزارہ کے قابل اس کے پاس موجود ہے' اور جو کچھ اس کے پاس ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پر قناعت بخشی ہے۔ (مسلم)

(190)

فضالہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھا کرتے تھے تو کئی لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے گر جایا کرتے تھے اردگرد کے دیہات کے لوگ سمجھتے کہ ان کو مرگی کا دورہ پڑا ہے جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان گرنے والوں کو فرماتے' کہ' اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے ان تکلیفوں کے عوض کیسے کیسے ثواب مقرر کئے ہیں تو تم پسند کرو کہ تمہاری یہ تکلیفیں اور مصیبتیں اور زیادہ ہو جائیں۔ (ترمذی)

(191)

مقدامؓ بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ برا کبھی نہیں بھرا حالانکہ آدمی کو چند لقمے جو اس کی پیٹھ کو قائم رکھتے ہیں کافی ہیں۔ لیکن اگر زیادہ ہی کھانا ہے تو یوں کرے کہ تیسرا حصہ کھانے کے لئے تیسرا حصہ پانی کے لئے اور تیسرا حصہ سانس کے لئے رکھے۔ (ترمذی)

(192)

ابودجانہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس

میں آپؐ کے صحابہ نے دنیا کا ذکر کیا' آپؐ نے فرمایا کہ سن رکھو' پھر سن رکھو کہ سادگی میں زندگی بسر کرنا یہ بھی ایمانداری میں داخل ہے۔ (ابوداؤد)

(193)

جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوعبیدہؓ کو ہم پر افسر بنا کر بھیجا۔ کہ ہم قریش کے ایک قافلہ کا مقابلہ کریں اور ہم کو بطور سفر خرچ کے کھجوروں کا ایک تھیلہ دیا اور کچھ مہیا نہ ہو سکا تھا۔ تو ابوعبیدہؓ ہم کو روزانہ ایک ایک کھجور دیتے تھے کسی نے پوچھا کہ پھر تم گزارہ کس طرح کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہم کھجور منہ میں ڈال کر اس کو چوستے تھے۔ جس طرح بچے چوستے ہیں پھر اوپر سے پانی پی لیا کرتے تھے۔ اور یہ امر ہم کو ایک رات اور دن کفایت کرتا تھا۔ اور ہم درختوں کے پتے جھاڑتے' پھر ان کو پانی میں بھگو دیتے ان کو کھاتے اور ہم چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچے تو دور ہم کو ایک ٹیلہ کی طرح کوئی چیز نظر آئی پاس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عنبر نام ایک مچھلی ہے ابوعبیدہؓ نے پہلے کہا' یہ تو میت ہے (یعنی کھانا جائز نہیں) مگر پھر فوراً" کہا نہیں نہیں بے شک کھاؤ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس کی راہ میں نکلے ہیں اور ہم مجبور و مضطر ہیں پس ہم اس مچھلی پر ایک ماہ ٹھہرے رہے اور ہم تین سو آدمی تھے یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے مجھے یاد ہے کہ ہم لوگ اس مچھلی کی آنکھوں کے گڑھوں سے مٹکے بھر بھر کے تیل نکالتے تھے اور بیل بیل کے برابر موٹے ٹکڑے کاٹتے تھے اور ابوعبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمی چن کر اس کی آنکھ کے خانہ میں بٹھائے۔ اور اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو بڑے سے بڑا اونٹ سوار سمیت اس کے نیچے سے گزر گیا۔ اور واپسی کے وقت ہم اس کے گوشت کے ٹکڑے اپنے ہمراہ لائے۔ جب ہم مدینہ شریف پہنچے۔ تو ہم نے اس امر کا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا' آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا تھا۔ تمہارے ساتھ کچھ گوشت باقی ہے کہ ہم بھی کھائیں۔ جس پر ہم نے حضرتؐ

کی طرف اس کا کچھ گوشت بھیجا۔ جس کو حضرتؐ نے تناول فرمایا۔ (مسلم)

(194)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ خندق کی لڑائی میں خندق کھود رہے تھے کہ کھودتے کھودتے ایک نہایت سخت پتھر نکلا۔ لوگ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضورؐ خندق میں ایک نہایت سخت پتھر درپیش ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں آتا ہوں پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کا پیٹ بندھا ہوا تھا اور ہم لوگوں نے تین دن سے کوئی چیز چکھی تک نہ تھی۔ حضرتؐ نے کدال لی۔ اور اس پتھر کو ماری تو وہ پتھر ریت کی طرح بھر بھرا ہو گیا اس کے بعد میں نے تھوڑی دیر کے لئے گھر جانے کی حضرتؐ سے اجازت مانگی۔ اور گھر جا کر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی حالت (بھوک کی وجہ سے) دیکھی ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں تھوڑے سے جو کے دانے ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کے بچہ کو ذبح کیا۔ اور اس نے جو پیسے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا دیا پھر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس حاضر ہوا اس وقت آٹا گندھا ہوا اور ہانڈی چولھے پر چڑھی ہوئی پک رہی تھی میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ حضورؐ تھوڑا سا کھانا تیار ہے آپؐ دو آدمی لے چلیں۔ آپؐ نے پوچھا کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے آپ کو ساری بات سنا دی۔ آپؐ نے فرمایا بہت ہے عمدہ ہے۔ تو جا اور اپنی بیوی کو کہنا کہ ہانڈی چولھے سے نہ اتارے اور نہ روٹیاں تنور میں پکاوے جب تک کہ میں نہ آؤں پھر آپؐ نے تمام لوگوں کو کہا کہ لوگو چلو اٹھو۔ اس پر سب مہاجر اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے میں آگے آگے اپنی بیوی کے پاس پہنچا۔ اس نے مجھے آڑے ہاتھوں لیا کہ یہ تو نے کیا کیا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو آہستہ سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا تھا حضرتؐ سب لوگوں کو لے آئے۔ میری بیوی نے آٹا نکالا۔ حضرتؐ نے اپنا مبارک لعاب دہن اس میں ملا دیا۔

اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی کی طرف گئے اور اس کو بھی لعاب دہن سے متبرک
کیا اور برکت کی دعا مانگی پھر میری بیوی کو فرمایا کہ ایک اور روٹیاں پکانے والی کو بلا
جو تیرے ساتھ مل کر روٹیاں لگاوے اور ہانڈی سے سالن نکالتے جاؤ۔ مگر ہانڈی کو
چولھے سے نہ اتارنا۔ راوی کہتا ہے کہ سب لوگ ایک ہزار کے قریب تھے اور خدا
کی قسم سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ کھانا بچ رہا۔ اور ہماری ہانڈی ابھی جوش
مار رہی تھی۔ اور آٹا تنور میں پک رہا تھا۔ (بخاری)

(195)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ دولت مندی زیادہ مال و دولت کا نام نہیں، دولت مندی تو دل کی دولت مندی
ہے۔ (بخاری)

(196)

حکیمؓ بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سوال کیا۔ آپؐ نے مجھے مال دیا، پھر مانگا، پھر دیا پھر مانگا، پھر دیا پھر آپؐ
نے فرمایا۔ کہ اے حکیم یہ مال و دولت تو نظر آنے میں سرسبز اور مزے میں میٹھے
ہیں لیکن جس شخص کو بغیر حرص کے مال و دولت ملے اس میں تو برکت ہوتی ہے اور
جس شخص کو یہ مال و دولت نفس کی حرص سے ملیں۔ اس میں برکت نہیں ہوتی،
اور ایسے شخص کی مثال اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو کھاتا جاتا ہے اور پیٹ نہیں
بھرتا، اور اے حکیم دینے والے کا ہاتھ بہتر ہے لینے والے سے، میں نے عرض کیا کہ
یارسول اللہ اس ذات پاک کی قسم کہ جس نے آپؐ کو سچا دین دے کر بھیجا۔ میں
آئندہ کسی شخص سے کچھ نہ لوں گا یہاں تک کہ دنیا چھوڑ جاؤں گا۔ اس کے بعد
حضرت ابوبکرؓ اپنے زمانہ خلافت میں حکیم کو بلاتے کہ انہیں ان کا وظیفہ دیں۔ لیکن
وہ لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ پھر حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں ان کو بلا کر

وظیفہ دینا چاہتے تھے مگر وہ انکار کرتے رہے، اس پر حضرت عمرؓ نے اعلان کیا کہ لوگو!
گواہ رہنا کہ میں اس شخص حکیم کو اس کا اپنا حصہ مال غنیمت سے دیتا ہوں مگر یہ خود
اپنی مرضی سے نہیں لیتا۔ اس طرح حکیم نے اپنی وفات تک کبھی کسی سے کچھ نہ
لیا۔ (بخاری)

(197)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص فقروفاقہ میں گرفتار ہو۔ اگر وہ اپنی ضرورت لوگوں کے سامنے پیش
کرے۔ تو اس کا فقروفاقہ دور نہ ہو گا۔ اور جو شخص اللہ کے حضور پیش کرے تو
بہت امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اپنا رزق اس کو عطا فرماوے۔ (ابوداؤد)

(198)

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو اس امر کا ذمہ دار بنے کہ وہ کبھی لوگوں سے سوال نہ کرے گا۔ میں اس کے
لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ میں کبھی کسی
انسان سے کچھ نہ مانگوں گا۔ اس پر یہ شخص کبھی بھی کسی سے کچھ نہ مانگتا تھا۔
(ابوداؤد)

(199)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص مال جمع کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ گویا لوگوں سے
آگ کا انگارہ مانگتا ہے۔ اب خواہ کم ملے یا زیادہ۔ (مسلم)

(200)

قبیصہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر ایک چٹی پڑ گئی (یعنی کسی مقدمہ میں ڈگری

ہو گئی) میں اس کی رقم کے لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے امداد لینے کے لئے حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' ہمارے پاس ٹھہرے رہو۔ جب کہیں سے زکوٰۃ کا روپیہ آوے گا تو ہم تمہیں کو دیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے قبیصہؓ سوائے تین آدمیوں کے سوال کرنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جس پر کوئی چٹی پڑ جاوے تو اس کے لئے ضروری امداد مانگنا جائز ہے۔ بعد میں نہیں۔ دوسرا وہ شخص کہ کہ جس کو ایسا حادثہ پیش آیا۔ کہ اس کا سارا مال تباہ ہو گیا اس کے لئے بھی جائز ہے کہ کاروبار جاری کرنے کے لئے ضروری پونجی مانگ کر گزارہ شروع کرے' تیسرا وہ شخص کہ فاقہ درپیش ہو' تو وہ جب اس کی قوم کے تین سمجھدار آدمی تصدیق کریں کہ واقعہ میں فاقہ درپیش ہے تو ایسے شخص کے لئے جائز ہے کہ گزارہ کے لئے ضروری معاش کا سوال کرے۔ لیکن ان صورتوں کے سوا قبیصہؓ سوال کرنا حرام ہے۔ اور جو سوال کر کے کھاوے وہ حرام کھاتا ہے۔

(مسلم)

(201)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین اسے نہ سمجھنا چاہئے کہ ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے لوگوں کے دروازوں پر پھرتا ہے۔ بلکہ اصل (یعنی قابل امداد) مسکین وہ ہے جس کے پاس واقعہ میں گزارہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو۔ نہ وہ لوگوں سے مانگے' نہ لوگوں کو اس کے فقروفاقہ کا حال معلوم ہو۔ (بخاری)

(202)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ کبھی کبھی مجھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ یارسول اللہ مجھ سے کسی زیادہ محتاج کو یہ مال عطا فرماویں۔ آپؐ فرماتے کہ نہیں لے لو سنو! جب بغیر مانگے اور بغیر خواہش

کے کوئی مال ملے تو لے لیا کرو۔ پھر خواہ کھاؤ' خواہ کسی غریب کی امداد کر دیا کرو' لیکن جس مال کی حرص اور طمع ہو اسے نہ لینا۔ (بخاری)

(203)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے اور پہاڑ پر جا کر لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور اسے بیچ کر گزارہ کرے۔ تو یہ بات بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔ پھر خواہ کوئی دے اور کوئی نہ دے۔ (بخاری)

(204)

مقدامؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص نے کوئی کھانا اپنا ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا۔ اور حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے گزارہ کرتے تھے۔ (بخاری)

(205)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ (مسلم)

(206)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں کے سوا کسی شخص کی حالت قابل رشک نہیں۔ ایک وہ شخص کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال عطا فرمایا اور اسے توفیق دی کہ وہ نیک جگہوں پر اسے خرچ کرے دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم و حکمت عطا فرمائی کہ اس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کرتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے۔ (بخاری)

(207)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی کچھ مانگا نہیں گیا کہ آپؐ نے اس کے جواب میں انکار کیا ہو۔ (بخاری)

(208)

عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ اسلام کی بہترین بات کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے۔ اور ہر شخص کو خواہ تیرا واقف ہو یا ناواقف سلام علیک کرے۔

(بخاری)

(209)

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے جو مال تیری ضرورت سے زیادہ ہو اگر وہ تو خدا کی راہ میں خرچ کر دے تو بہتر ہے۔ اور نہ خرچ کرے تو تیرے حق میں برا ہے۔ اور گزارہ کے قابل مال اپنے پاس رکھنا کوئی قابل ملامت امر نہیں۔ اور جب تو خرچ کرے تو اپنے گھر والوں سے ابتداء کر اور یاد رکھ کہ دینے والا ہاتھ بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے۔ (مسلم)

(210)

انسؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی کسی شخص نے کوئی چیز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگی۔ آپ نے اسے وہ چیز دے دی ایک دفعہ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا۔ اسے بکریوں کی ایک وادی دے دی۔ وہ اپنی قوم میں واپس جا کر کہنے لگا کہ محمدؐ تو ایسے شخص کی طرح دیتا ہے جس کو فقیری محتاجی کا ڈر ہی نہ ہو۔ راوی کہتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی شخص محض مال حاصل کرنے کے لئے مسلمان ہوتا

مگر تھوڑے دنوں ہی میں اسلام اس کو دنیا و مافیہا سے پیارا ہو جاتا۔ (مسلم)

(211)

جبیرؓ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین مقام سے واپس تشریف لا رہے تھے اردگرد کے دیہات کے گنواروں نے گھیر لیا۔ اور آپؐ سے مانگنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؐ کو دھکیل کر ایک کیکر کے درخت کے نیچے لے گئے آپؐ کی چادر کیکر میں پھنس گئی آپؐ نے فرمایا کہ میری چادر تو دو اور سنو کہ اگر اس جنگل کے برابر میرے پاس اونٹ ہوتے تو وہ بھی سب کے سب تم میں تقسیم کر دیتا اور نہ پاتے تم مجھ کو بخیل نہ جھوٹا، نہ بزدل۔

(بخاری)

(212)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے کبھی بھی مال و دولت میں کمی نہیں آتی۔ اور جو لوگوں کے قصور معاف کرے۔ تو معاف کرنا کبھی بھی موجب ذلت نہیں بلکہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ عزت ہی میں بڑھا دے گا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خاطر خاکساری اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند ہی فرمائے گا۔ (مسلم)

(213)

ابو کبشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی صدقہ دینے سے کسی کے مال میں کمی نہیں آئی اور جس شخص پر ظلم کیا جاوے پھر وہ شخص صبر اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی لوگوں میں عزت ہی بڑھاوے گا۔ اور جس شخص نے مانگنے کا دروازہ کھولا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دے گا۔ (ترمذی)

(214)

ابو کبشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و دولت کے علاوہ علم بھی عطا فرمایا پھر وہ شخص مال و دولت کے معاملہ میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے۔ اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ اور مال کے متعلق جو حقوق اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو خوب پہچانتا ہے پس ایسا شخص درجہ میں سب سے افضل ہے دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم تو عطا فرمایا ہے مگر مال و دولت نہیں، مگر وہ شخص نیت کا نہایت پاک صاف ہے اس کا ارادہ نہایت پختہ ہے کہ اگر اس کے پاس بھی مال ہو تو وہ اس پہلے شخص کی طرح نیک کاموں میں اسے خرچ کرے۔ پس اعلیٰ نیت رکھ کر یہ شخص اس پہلے شخص ہی کی طرح خدا کے نزدیک ثواب کا مستحق ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اس کے پاس مال و دولت تو ہے مگر علم سے بے بہرہ ہے وہ جہالت سے مال کے معاملہ میں لغزشیں کھاتا ہے اور خدا سے خوف نہیں کرتا اور نہ رشتے داروں کے حقوق ادا کرتا ہے اور مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق بھی نہیں پہچانتا۔ یہ شخص مرتبہ کے لحاظ سے نہایت برا ہے۔ چوتھا وہ شخص کہ نہ اس کو علم ملا ہے نہ مال مگر اس کی نیت یہ ہے کہ تیسرے شخص کی طرح مال و دولت سے برے برے کام کرے پس یہ شخص بھی نیت کی برائی کی وجہ سے اس تیسرے ہی کے برابر سمجھنا چاہئے۔ (ترمذی)

(215)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ (غرباء کو دے کر) کتنا گوشت باقی رہ گیا ہے لوگوں نے کہا صرف دست کا گوشت باقی رہ گیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یوں کہو کے دست نہیں رہا اور سارا گوشت باقی ہے۔ (ترمذی)

(216)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی پاک حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ تو سوائے پاک کمائی کے کوئی صدقہ بھی قبول نہیں کرتا، تو اللہ اس کھجور کے برابر صدقہ کو بڑھانا شروع کردیتا ہے جس طرح کہ تم میں ایک شخص اپنا بچھیرا پالتا ہے۔ یہاں تک وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (یعنی ثواب میں)

(بخاری)

(217)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنے سے ڈرتے رہو کہ قیامت کے دن ایک ظلم کئی ظلمات یعنی اندھیرے بن کر در پیش ہو گا۔ اور بچو بخل سے کہ حرص نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کردیا اسی حرص نے ان لوگوں کو آمادہ کیا کہ آپس میں خون بہائیں اور حرام کاموں کو حلال ٹھیرا دیں۔ (مسلم)

(218)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں سخت مصیبت زدہ ہوں۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کی طرف آدمی بھیجا۔ اس بیوی نے کہلا بھیجا کہ جس ذات پاک نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اس کی قسم ہے کہ میرے گھر میں پانی کے سوا کوئی چیز نہیں، پھر دوسری بیوی کی طرف آدمی بھیجا، اس نے بھی یہی جواب دیا، یہاں تک کہ تمام بیویوں نے یہی کہلا بھیجا، اس پر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ آج رات کون اس کو مہمان بناوے گا۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا، کہ میں یارسول اللہ پھر وہ

انصاری اس شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مہمان ہے اس کی بہت خاطر کرنی چاہئے۔ اس کی
بیوی نے کہا کہ گھر میں صرف بچوں کے لائق کھانا موجود ہے اس شخص نے کہا تو
بچوں کو کسی طرح بہلا اور کھانا مانگیں تو کسی طرح ان کو سلا دے اور جب مہمان
کھانا کھانے کے لئے کمرے میں آوے تو کسی بہانہ سے چراغ بجھا دیجو اور اس
طرح ظاہر کرنا کہ ہم بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہے ہیں پھر وہ سب کے سب
کھانے بیٹھ گئے اور مہمان نے تو کھانا کھایا مگر دونوں میاں بیوی خالی پیٹ سو گئے صبح
کو جب وہ انصاری رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری رات کی وہ کارروائی جو مہمان کے ساتھ تم نے کی اللہ
تعالیٰ کی نظر میں عجیب ہے۔ (بخاری)

(219)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹنی پر سوار ہو کر آرہا تھا اور لگا دائیں
بائیں دیکھنے (یعنی غربت کی وجہ سے طالب امداد ہوا) اس پر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ سواری
ہو' اسے چاہئے کہ جس کے پاس سواری نہیں اسے دے دے اور جس کے پاس
ضرورت سے زیادہ زادراہ ہے اس کے لئے مناسب ہے کہ جس شخص کے پاس
بالکل زادراہ نہیں اسے دے دے۔ اس طرح آپؐ نے مال کی تمام اقسام کا ذکر کیا
حتیٰ کہ ہم نے سمجھا۔ کہ ہم میں سے کسی کا بھی حق نہیں کہ اپنی چیز بھی جو ضرورت
سے زائد ہو اپنے پاس رکھے۔ (مسلم)

(220)

سہلؓ بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول مقبول صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر پیش کی اور عرض کیا کہ یہ چادر میں نے
اپنے ہاتھ سے آپ کے پہننے کے لئے بنی ہے۔ حضرتؐ نے وہ قبول فرمائی۔ اور
حضرتؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر اس کے بعد حضرتؐ جب گھر سے باہر تشریف
لائے تو وہ چادر آپؐ نے بطور تہبند پہنی ہوئی تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول
اللہ یہ چادر کیسی اچھی ہے مجھے دے دیجئے آپؐ نے فرمایا بہت اچھا پھر آپؐ مجلس
میں بیٹھے رہے پھر جب واپس گھر تشریف لے گئے تو وہ تہ کرکے اس شخص کو بھیج
دی لوگوں نے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا حضرتؐ نے ضرورت کی وجہ سے اس کو پہنا
تھا اور پھر تو نے آپؐ سے مانگ لی اور تو جانتا تھا کہ حضرتؐ کبھی سوال کو رد نہیں کیا
کرتے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے یہ چادر اپنے پہننے کے لئے حضرتؐ سے
نہیں مانگی میں نے اسے اس لئے مانگا تھا کہ یہ میرا کفن ہے راوی کہتا ہے کہ آخر
وہی چادر اس کا کفن ہوئی۔ (بخاری)

(221)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ اشعری قبیلہ کا رواج ہے کہ جب کسی جنگ میں ان کا زادراہ ختم ہو جاتا ہے
یا خود اپنے مقام پر ان کے اہل و عیال کا غلہ اور کھانا وغیرہ کم رہ جاتا ہے جو کچھ کسی
کے پاس ہوتا ہے اسے ایک جگہ جمع کرتے ہیں پھر برابر آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔
پس وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (بخاری)

(222)

سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس
کوئی چیز پینے کی لائی گئی۔ آپؐ نے اس سے کچھ پیا۔ اس وقت آپ کے دائیں
طرف ایک لڑکا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے آپؐ نے اس لڑکے سے پوچھا
کہ تو اجازت دے تو میں یہ ان لوگوں کو دے دوں۔ اس لڑکے نے کہا یا رسول اللہ

آپ کے تبرک کے بارے میں تو میں ایثار نہیں کر سکتا اس پر آپؐ نے وہ اس لڑکے
کو دے دیا۔ (بخاری)

(223)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ایوب نبی علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ کچھ سونے کے
ٹکڑے اوپر سے گرے۔ حضرت ایوبؑ ان کو چن کر اپنے کپڑوں میں جمع کرنے لگے
اللہ تعالٰی نے ان کو الہام کیا کہ اے ایوب کیا میں نے ان سونے کے ٹکڑوں سے
زیادہ دولت تجھ کو نہیں دی ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں ! اے اللہ
تیری عزت کی قسم مگر تیری کسی بخشش اور عطیہ سے میں کس طرح بے پرواہ اور
مستغنی ہو سکتا ہوں۔ (بخاری)

(224)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'
جس مسلمان کے پاس کچھ مال ہو' جس کے متعلق وہ وصیت کرنا چاہتا ہو پھر اس کے
لئے مناسب نہیں کہ دو راتیں بھی بغیر وصیت کرنے کے گزار دے ابن عمرؓ کہتے ہیں
کہ جب سے میں نے یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی' اس
وقت سے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری لکھی ہوئی
وصیت نہ ہو۔ (مسلم)

(225)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ لذتوں کو توڑ دینے والی یعنی موت کو بہت یاد رکھا کرو۔ (ترمذی)

(226)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب میرے گھر حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی باری ہوتی۔ تو حضرتؐ رات کے آخری حصہ
میں مسلمانوں کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور کہتے کہ اے مومن مسلمانو تم
پر سلامتی ہو' تم پر اللہ کا وعدہ پہنچ چکا اور ہم بھی خدا چاہے تو تم سے آملنے والے
ہیں۔ پھر فرماتے کہ اے اللہ اس قبرستان والوں کی مغفرت فرما۔ (مسلم)

(227)

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو
سکھاتے کہ جب ہم لوگ قبرستان میں جاویں تو کہنے والا یوں کہے السلام علیکم اہل
الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیہ
السلام علیکم یا اہل القبور کہ سلامتی ہو تم پر اے مومن مسلمانوں اور ہم بھی خدا
چاہے تو تم سے آملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالٰی سے اپنے لئے اور تمہارے لئے
سلامتی اور عافیت طلب کرتے ہیں۔ (ریاض الصالحین)

(228)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی کبھی آرزو نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ شخص نیک ہے
تو (زندہ رہنے کی صورت میں) امید ہے کہ اور زیادہ نیکیوں کی توفیق مل جاوے۔ اور
اگر برا ہے تو ممکن ہے کہ توبہ کا موقعہ میسر آجاوے۔ (بخاری)

(229)

نواسؓ بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے۔ اور تو

ناپسند کرے کہ لوگ اس پر آگاہ ہوں۔ (مسلم)

(230)

وا بصتہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو نیکی کے متعلق دریافت کرنے آیا ہے میں نے کہا جی ہاں' آپؐ نے فرمایا' اپنے دل سے فتویٰ پوچھ لیا کر۔ اور نیک کام تو وہ ہے کہ جس سے طبیعت میں اطمینان پیدا ہو۔ اور اس پر دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں کھٹکے اور جس سے سینہ میں تردد پیدا ہو اگرچہ لوگ اس کے جواز ہی کا فتویٰ دیں۔ (دارمی)

(231)

حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فقرہ حفظ کیا کہ تو وہ امر چھوڑ دے جس کے ناجائز ہونے کا شک بھی ہو۔ اور اختیار کر وہ امر کہ جس کے عدم جواز کا شک تک نہ ہو۔ (ترمذی)

(232)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو ایک مقررہ ٹیکس ان کو ادا کیا کرتا تھا جو حضرت ابوبکرؓ استعمال فرماتے تھے وہ غلام ایک روز ایک چیز لایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے وہ چیز کھالی' کھانے کے بعد اس نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کھانا کیسا تھا حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا کہ بتا یہ کھانا کیسا ہے اس نے کہا کہ مجھے ہاتھ دیکھنا تو نہیں آتا مگر میں نے ایام جاہلیت میں دھوکہ دے کر ایک شخص کا ہاتھ دیکھ کر اس کی قسمت بتائی تھی اب وہ مجھے ملا۔ اور یہ چیز مجھے دی' جو آپ نے کھائی ہے حضرت ابوبکرؓ نے سنتے ہی منہ میں ہاتھ ڈال کر پیٹ میں جو کچھ تھا سب قے کر دیا۔ (بخاری)

(233)

نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان مہاجرین کے لئے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا مگر اپنے بیٹے عبداللہ کا باوجود ان میں سے ہونے کے ساڑھے تین ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا لوگوں نے کہا کہ آپ کا لڑکا بھی تو مہاجرین میں سے ہے اس کا وظیفہ کیوں کم ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اس نے اپنے باپ کے ہمراہ ہجرت کی اس لئے وہ خود اپنے طور پر ہجرت کرنے والوں کی طرح نہیں ہے۔ (بخاری)

(234)

عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان کامل طور پر متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ وہ ان باتوں کو بھی چھوڑ دے جو ناجائز نہیں بچنے کی خاطر ان باتوں سے جو ناجائز ہیں۔ (ترمذی)

(235)

سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو پسند فرماتا ہے دل کے بے پرواہ گمنام متقی شخص کو۔ (مسلم)

(236)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے افضل کون شخص ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان و مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے۔ میں نے کہا کہ پھر کون' آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جو کسی پہاڑ کے کونہ میں الگ جا کر اپنے رب کی عبادت کرے' اس سے ڈرے اور لوگوں کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

(بخاری)

(237)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور جنگلات میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے چلا جاوے گا۔ (بخاری)

(238)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر طریق زندگی بسر کرنے کا تو یوں ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر وقت اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے اس کی پیٹھ پر اڑتا پھرتا ہے جہاں کہیں شور ہنگامہ سنتا ہے اڑ کے پہنچتا ہے اور اللہ کی راہ میں جان دینے کا شوق ہے موت بھی ہر وقت اس کی گھات میں ہے یا یوں کہ ایک آدمی ہو کہ کچھ بکریاں اس کے پاس ہیں پہاڑ کی ایک چوٹی پر یا وادیوں میں سے کسی میں جا بستا ہے نماز پڑھتا، زکوۃ دیتا، اور اپنے رب کو عبادت کرتا ہے لوگوں کو اس کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے۔ (ریاض الصالحین)

(239)

عیاضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ خاکساری اختیار کرو اور ایک دوسرے سے فخر سے پیش نہ آؤ۔ اور نہ آپس میں کسی قسم کی کوئی زیادتی کرو۔ (مسلم)

(240)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ بچوں

کے پاس سے گزرے آپؐ نے ان کو سلام کیا، راوی کہتا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی عادت مبارک تھی۔ (بخاری)

(241)

انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی حضرتؐ کا ہاتھ پکڑتی، پھر اپنی ضرورت عرض کرنے کے لئے جہاں مرضی ہوتی حضرتؐ کو لے جاتی۔ (بخاری)

(242)

اسودؓ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر میں کیا شغل ہوتا تھا آپ نے فرمایا کہ گھر میں جب تک رہتے کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے تھے جب نماز کا وقت ہوتا تو باہر تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری)

(243)

ابو رفاعہؓ سے روایت ہے کہ میں جب پہلی مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ خطبہ فرما رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مسافر ہوں۔ اسلام کے احکام دریافت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اسلام کے مسئلے نہیں جانتا، آپ نے خطبہ بند فرمایا۔ اور میرے پاس آئے لوگ آپؐ کے لئے کرسی لائے آپؐ اس پر بیٹھ گئے۔ اور جو اللہ نے آپؐ کو تعلیم دی تھی وہ مجھے تعلیم دینے لگے پھر آپ نے خطبہ شروع کیا اور اسے ختم فرمایا۔

(مسلم)

(244)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ اگر کوئی ایک پایہ پکا کر میری دعوت کرے تو بھی میں قبول کروں گا اور اگر کوئی شخص ایک پایہ میرے لئے تحفہ لائے تو بھی میں خوشی سے لے لوں گا۔

(بخاری)

(245)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا وہ چلنے میں سب سے آگے رہتی تھی اور کبھی پیچھے نہیں رہی ایک دفعہ ایک گاؤں کا رہنے والا ایک اونٹ پر سوار آیا۔ اور آپ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں کو بہت ناگوار گزرا، آپؐ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا قانون ہے کہ جو چیز بھی کسی بات میں بڑھنے لگتی ہے اللہ اس کو ہیٹا کر دیتا ہے۔ (بخاری)

(246)

عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں جانے کے لائق نہیں، اس پر کسی شخص نے عرض کیا (کیا یہ بھی تکبر ہے) کہ انسان بالطبع چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اس کی جوتی اچھی ہو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تکبر نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ خود خوبیوں اور حسن و جمال والا ہے۔ اور صفائی اور خوبیوں اور حسن و جمال ہی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر لوگوں کو حقیر سمجھنے اور حق کو قبول نہ کرنے کا نام ہے۔ (مسلم)

(247)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے محبت سے کلام فرمائے گا اور نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا ایک وہ جو بوڑھا ہو کر بھی زنا کار ہو اور

دوسرا جو بادشاہ ہو اور پھر جھوٹ بولے تیسرے جو غریب فقیر ہو اور پھر متکبر ہو۔
(مسلم)

(248)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عزت اور بڑائی تو میرا لباس ہے جو مجھ سے چھین کر خود پہننا چاہے تو میں اسے عذاب دوں گا۔ (ریاض الصالحین)

(249)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ صاحب اخلاق تھے۔ (بخاری)

(250)

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی کوئی ریشم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نہ کوئی خوشبو حضرتؐ کے بدن مبارک سے زیادہ خوشبودار کبھی سونگھی۔ اور میں نے دس سال تک حضرتؐ کی خدمت کی، آپؐ نے کبھی بھی اف تک مجھے نہیں کہا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا، یا یہ کہ فلاں کام کیوں کیا۔ (بخاری)

(251)

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ کسی کام کا ثواب نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ نہایت ناپسند کرتا ہے۔ بے حیائی کو اور فضول باتیں کرنے والوں کو۔
(ترمذی)

(252)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے دریافت کیا گیا کہ بہشت میں جانے کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا' اور آپؐ سے دوزخ میں داخل ہونے کا بڑا ذریعہ پوچھا گیا' تو آپؐ نے فرمایا زبان اور شرمگاہ۔ (ترمذی)

(253)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ تمام مومنوں میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے جو تمام مومنوں سے بڑھ کر اچھے اخلاق والا ہو۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔

(ترمذی)

(254)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر تہجد کی نماز پڑھے۔ (ابوداؤد)

(255)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں مجھے سب سے زیادہ پیارا اور میری مجلس میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو گا۔ اور تم میں قیامت کے روز مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور میری مجلس میں سب سے زیادہ دور' بیہودہ' فضول بناوٹ سے کام کرنے والے اور متکبر لوگ ہوں گے۔ (ترمذی)

(256)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عبدالقیس قبیلہ کے وفد کے سردار کو فرمایا تجھ میں دو ایسی خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری دوسرے جلد بازی نہ کرنا۔ (مسلم)

(257)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نرم ہے اور ہر امر میں نرمی ہی پسند فرماتا ہے اور نرمی کرنے والے پر انعام فرماتا ہے جو سختی کرنے یا کسی اور صورت میں نہیں کرتا۔ (ریاض الصالحین)

(258)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ جس کام میں بھی نرمی کی گئی' نرمی نے اس کو خوبصورت بنا دیا۔ اور جس کام سے بھی نرمی علیحدہ کی گئی نرمی کے نہ ہونے نے اس کام کو عیب دار کر دیا۔ (مسلم)

(259)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ دوڑے کہ اسے روکیں اور ڈانٹیں ڈپٹیں' رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے لوگوں کو فرمایا کہ اسے جانے دو' اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک بڑا ڈول ڈال کر بہا دو۔ اور فرمایا کہ تم لوگ تو دنیا میں آسانی اور نرمی پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو اور لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے مقرر نہیں کئے گئے پھر اس گنوار کو بلا کر فرمایا کہ دیکھو مسجدیں اللہ کی یاد اور ذکر کے لئے ہیں۔ ان میں پیشاب وغیرہ کرنا منع ہے۔ (بخاری)

(260)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو نرمی اختیار کرو' سختی نہ کیا کرو اور لوگوں کو خوشخبری دو اور نفرت نہ دلایا کرو۔

(بخاری)

(261)

جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی اختیار کرنے سے محروم کیا گیا وہ دراصل تمام بھلائیوں سے محروم کیا گیا۔

(مسلم)

(262)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے' آپؐ نے فرمایا' غصے مت ہوا کر' اس نے عرض کیا کوئی اور نصیحت کیجئے' آپؐ نے فرمایا' غصہ نہ کیا کر' اس نے پھر پوچھا' آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔ (بخاری)

(263)

شدادؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جاندار سے نیکی کرنا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے' پس جب تم کسی کو قتل کرو تو عمدگی سے کرو۔ (یعنی آسان سے آسان طریق سے) اور کسی جانور کو ذبح کرو تو عمدگی سے کرو' چاہئے کہ ذبح کرنے والا اپنی چھری کو تیز کرے اور جانور کو آرام پہنچادے۔

(مسلم)

(264)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا گیا تو ہمیشہ آپؐ نے آسان امر کو اختیار فرمایا سوائے اس کے کہ وہ بات گناہ ہو اگر وہ آسان بات گناہ ہوتی تو آپ تمام آدمیوں سے زیادہ اس بات سے دور بھاگنے والے تھے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اپنا ذاتی انتقام کسی سے نہیں لیا' ہاں اگر اللہ تعالیٰ کے ممانعت کردہ امور کا کوئی ارتکاب کرتا تو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر آپؐ اس سے انتقام لیتے۔ (بخاری)

(265)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں پیٹا' نہ کسی بیوی کو نہ نوکر چاکروں کو۔ (مسلم)

(266)

انسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا۔ اور آپؐ نے موٹے اور سخت کناروں کی چادر اوڑھی ہوئی تھی کہ چلتے چلتے ایک گنوار نے آپؐ کی چادر پکڑ کر زور سے کھینچی' یہاں تک کہ آپؐ کی گردن میں اس سے نشان پڑ گیا' پھر اس نے کہا اے محمدؐ مجھ کو اس مال میں سے جو تجھ کو اللہ نے دیا ہے کچھ دے آپؐ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس پڑے پھر آپؐ نے اس کو کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

(267)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ کسی نبی کا واقعہ سنایا کہ اس کو قوم نے پیٹا یہاں تک کہ اسے خون آلودہ کر دیا' وہ نبی

اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما۔ (بخاری)

(268)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک قریشی عورت نے چوری کی' قریش کو اس کے ہاتھ کاٹنے میں بڑی بدنامی معلوم ہوئی انہوں نے آپس میں کہا کہ اس بارے میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں کس کو بھیجیں پھر خود ہی کہا کہ زید کے بیٹے اسامہ کے سوا اور کسی کو جرات نہیں کہ آپؐ سے اس کے بارے میں کچھ عرض کر سکے اس پر انہوں نے اسامہ کو بھیجا اسامہ نے حضرتؐ سے عرض کیا حضرتؐ نے فرمایا' اے اسامہ تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا کے بارے میں سفارش کرتا ہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور لوگوں میں ایک خطبہ پڑھا' اور فرمایا کہ دیکھو تم سے پہلے قوموں کو اس امر نے ہلاک کیا کہ جب ان میں کوئی خاندانی آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب معمولی آدمی چوری کرتا تو اس کو مقرر کردہ سزا دیتے' اللہ کی قسم کہ اگر محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی فاطمہؓ چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (بخاری)

(269)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا کہ اے اللہ جو شخص میری امت میں سے کسی عہدے پر سرفراز ہو اور پھر وہ امت کے لوگوں کو تکلیف و مشقت میں ڈالے تو اے اللہ تو بھی اس کو تکلیف و مشقت میں ڈال اور جو ان پر رحم و نرمی اختیار کرے تو اے اللہ تو بھی اس پر رحم اور نرمی اختیار کیجیو۔ (مسلم)

(270)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں انبیاء حکومت کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ قائم ہو جاتا' میرے بعد تو اس طرح نبی نہ ہوں گے' ہاں میرے بعد میرے جانشین ہوں گے۔ اور بہت ہوں گے' صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں' آپؐ نے فرمایا کہ جس کی پہلی بیعت کرو اس کی اطاعت پورے طور پر کرو جو حقوق ان کے تمہارے ذمہ ہوں ان کو اچھی طرح ادا کرو اور جو تمہارے حقوق ہوں (اگر وہ ادا نہ کریں) تو تم اللہ تعالیٰ سے طلب کرو (بغاوت نہ کرنا) کیونکہ اللہ تعالیٰ ان حاکموں سے (مرنے کے بعد) ان کی رعایا کے حقوق کے متعلق باز پرس کرنے والا ہے۔
(بخاری)

(271)

عائذؓ سے روایت ہے کہ میں عبید اللہ بن زیاد حاکم کے پاس گیا اور اس کو کہا کہ اے بیٹے میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ تمام حاکموں میں سے برا حاکم وہ ہے جو بلاوجہ رعایا کے لوگوں کو مارتا پیٹتا رہے' پس تو بچیو کہ کہیں تو ان حاکموں میں سے نہ ہو۔ (بخاری)

(272)

ابو مریمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ آپؐ فرماتے تھے کہ جس شخص کو خدا نے لوگوں کا (چھوٹا بڑا) کام بھی سپرد کیا پھر اس نے دربان اور پہرہ مقرر کیا کہ لوگ اپنی

ضروریات اپنی محتاجیاں' اپنا فقر اس کے سامنے پیش نہ کر سکیں' اللہ تعالیٰ بھی اس شخص
کی ضروریات' محتاجیاں' اور فقیریاں پوری کرنے میں پردہ اور روک ڈال دے گا' یہ سن
کر معاویہ نے ایک شخص مقرر کیا' جو لوگوں کی ضرورتیں ان تک پہنچاتا رہے۔
(ابوداؤد)

(273)

عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا' تمہارے حاکموں میں سب سے اچھے حاکم وہ ہیں کہ تم لوگ ان سے محبت کرو اور
وہ تم سے محبت کریں' اور تم ان کے حق میں دعا کرو' اور وہ تمہارے حق میں دعا کریں'
اور تمہارے حاکموں میں سب سے برے حاکم وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو اور وہ تم
سے بغض رکھیں' اور تم ان پر لعنتیں بھیجو اور وہ تم پر بھیجیں۔ (مسلم)

(274)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا'
مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے حاکم کی بات سنے اور اس کی فرماں برداری کرے خواہ وہ
بات اس کو پسند ہو خواہ ناپسند' سوائے اس کے کہ اس کو کسی گناہ کا حکم دیا جاوے' اگر
ایسا ہو تو نہ سنے اور نہ مانے۔ (بخاری)

(275)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص حاکم وقت کی اطاعت سے دست کش ہوا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی
حالت میں ملے گا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی عذر نہ ہو گا' اور جو شخص ایسی حالت میں
فوت ہوا کہ وہ حاکم وقت سے باغی تھا تو وہ گمراہی کی موت مرا۔ (مسلم)

(276)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ
حاکم وقت کی بات سنو اور اس کی فرماں برداری کرو' اگرچہ تم پر ایک چھوٹے سر والا یعنی
حبشی غلام ہی مقرر کیا جاوے۔ (بخاری)

(277)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ
لازم ہے تجھ پر کہ تو حاکم وقت کی بات سنے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ تنگی میں
فراخی میں' پسندیدگی میں ناپسندیدگی میں' اور خواہ تیرے حقوق تلف ہی ہوتے ہیں۔
(مسلم)

(278)

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ سلمہ بن یزید نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ فرمایئے تو سہی کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر
ہوں جو اپنا حق تو ہم سے لے لیں' اور ہمارا حق ہم کو نہ دیں' آپؐ اس بارے میں ہم کو
کیا ارشاد فرماتے ہیں' آپ نے فرمایا تم پھر بھی حاکموں کی بات سننا اور ان کی فرماں
برداری کرنا' ان کا فرض ادا کرنا ان کے ذمہ ہے اور تمہارے ذمہ تمہارا فرض ادا کرنا
ہے۔ (مسلم)

(279)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا' میرے بعد تم پر حاکم تنگی کریں گے' اور کئی ناپسندیدہ باتیں تم دیکھو گے' صحابہؓ
نے عرض کیا کہ ہم میں سے جو ایسا زمانہ پاوے وہ کیا کرے' آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے

ذمہ جو حقوق ان کے ہیں ان کو ادا کرنا اور جو تمہارے حقوق ان کے ذمہ ہوں اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔ (بخاری)

(280)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے حاکم کی طرف سے کوئی برا سلوک دیکھے اسے چاہئے کہ صبر کرے کیونکہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی حاکم وقت سے انحراف کرے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (بخاری)

(281)

ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سلطنت دے، جو شخص اس کی اہانت کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

(282)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، وہ شخص اپنے بھائی کو یہ نصیحت کر رہا تھا کہ تو بہت شرم نہ کیا کر، آپؐ نے فرمایا جانے دو، شرم تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (بخاری)

(283)

عمرانؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہی اچھا ہے۔ (بخاری)

(284)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنواری جو پردہ میں بیٹھی رہتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جب آپؐ کو کوئی امر ناپسند ہوتا تو ہم لوگ آپؐ کے چہرے سے سمجھ لیتے تھے۔ (بخاری)

(285)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص خدا کے نزدیک بہت برا ہے جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے پھر صبح کو دوستوں، آشناؤں میں اس کی پردہ کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ (مسلم)

(286)

انسؓ سے روایت ہے کہ میں لڑکوں میں کھیل رہا تھا۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے سلام کیا اور مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، جس کی وجہ سے میں اپنی والدہ کے پاس دیر لگا کر پہنچا۔ میری ماں نے مجھے کہا کہ آج تو نے دیر کیوں کی، میں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کام

پر بھیجا تھا۔ اس نے کہا کہ کیا کام تھا میں نے کہا وہ پوشیدہ بات ہے، میری ماں نے کہا، ہاں بیٹا، حضرتؐ کا راز مجھے بھی نہ بتائیو۔ (مسلم)

(287)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر بحرین کے علاقہ سے مال آیا تو میں تجھے اتنا، اتنا، اتنا دوں گا، پھر حضرتؐ کی وفات ہو گئی، اور ابھی مال نہ آیا تھا، پھر جب آپؐ کے انتقال کے بعد بحرین سے مال آیا، تو حضرت ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ جس شخص سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو یا آپؐ کے ذمہ اس کا قرضہ ہو۔ وہ ہمارے پاس آئے یہ سن کر میں بھی حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا، اور کہا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں تجھے اتنا، اتنا، اتنا دوں گا، حضرت ابوبکرؓ نے دونوں ہاتھ ملا کر درہموں سے بھر کر مجھے دیئے، میں نے ان کو گنا تو پانچسو درہم تھے آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تیرے ہیں اس سے دوگنے اور بھی لے لے۔ (بخاری)

(288)

ابووایل سے روایت ہے کہ ابن مسعود صحابیؓ ہم کو ہر جمعرات کے روز وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے ان کو ایک شخص نے کہا کہ کاش کہ آپ روز وعظ سنایا کریں، انہوں نے جواب دیا کہ میں تو روزانہ وعظ کرنے کو تیار ہوں صرف اس وجہ سے کہ تم تنگ نہ پڑ جاؤ میں ناغہ سے وعظ کرتا ہوں جیسا کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے ملول ہو جانے کے ڈر سے وقفہ ڈال کر وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

(289)

معاویہؓ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی شخص نے نماز میں چھینک ماری میں نے کہا یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرماوے۔ لوگوں نے مجھے گھورا، میں نے کہا لوگو تم کو کیا ہو گیا کہ مجھے گھورتے ہو، لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے رانوں سے مارے میں سمجھا کہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں میں خاموش ہو گیا پھر جب آپؐ نماز پڑھ چکے، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے آپؐ سے پہلے اور نہ آپؐ کے بعد آپؐ جیسا عمدگی سے تعلیم دینے والا کوئی شخص دیکھا، خدا کی قسم نہ تو آپؐ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا نہ برا بھلا کہا، صرف اتنا کہا کہ دیکھو نماز میں کسی قسم کی گفتگو نہ کرنی چاہئے۔ نماز میں اللہ کی تسبیح اور تہلیل اور قرآن مجید پڑھنا چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابھی حال ہی میں مسلمان ہوا ہوں۔ ابھی ابھی جاہلیت سے نکلا ہوں، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری قوم کے لوگ نجومیوں کے پاس قسمت پوچھنے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تو ایسا نہ کیجیو، میں نے کہا ہم لوگ شگون و بدشگونی لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا، یہ محض ان کے دماغ کا وہم ہے تو ایسا نہ کیجیو۔ (مسلم)

(290)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہنستے نہیں دیکھا کہ آپؐ کا حلق نظر آنے لگے، آپؐ زیادہ سے زیادہ مسکراتے تھے۔ (مسلم)

(291)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کھڑی ہو جاوے تو تم لوگ دوڑ کر نہ آیا کرو بلکہ چل کر آیا کرو اور وقار و سکینت کو لازم پکڑو۔ جو حصہ نماز کا پالو وہ امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اور بعد میں پورا کر لو۔ (بخاری)

(292)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عرفہ سے مزدلفہ آیا' راستہ میں آنحضرتؐ نے اپنے پیچھے بڑا شور سنا کہ لوگ اپنی سواریوں کو ڈانٹتے ڈپٹتے اور زور زور سے مار کر بھگا رہے تھے آپؐ نے اپنے کوڑے کے اشارے سے روکا اور فرمایا کہ لوگو سکینت اور وقار اختیار کرو۔ اس طرح جانور دوڑانا اور شور مچانا کوئی ثواب نہیں۔ (بخاری)

(293)

ابن شحاستہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عمروؓ بن عاص صحابی کے پاس گئے اور وہ نزع کی حالت میں تھے اور بہت رو رہے تھے اور دیوار کی طرف منہ موڑا ہوا تھا ان کا بیٹا ان کو کہنے لگا' اے ابا کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلان فلان خوشخبری آپ کو نہیں دی ہوئی انہوں نے ادھر منہ کر کے کہا کہ سب سے امید والی بات تو یہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پھر فرمایا کہ مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں۔ پہلی حالت تو وہ تھی کہ ایک زمانہ میں مجھے سب سے زیادہ دشمنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی' اور مجھے انتہا درجہ کی خواہش تھی کہ کاش مجھے موقعہ مل جائے تو میں آپؐ کو قتل کر دوں اگر میں اس حالت میں ہی مرجاتا' تو لاریب دوزخ میں جاتا' پھر دوسری حالت یہ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی توفیق بخشی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اپنا ہاتھ دیجئے کہ میں آپؐ کی بیعت کروں۔ آپ نے ہاتھ پھیلایا' مگر میں نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا' آپؐ نے فرمایا کہ وہ کیا شرط ہے میں نے کہا وہ یہ شرط ہے کہ میری پچھلی تمام غلطیاں معاف ہو جائیں' آپؐ نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ جو اسلام لانے سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور ہجرت تمام ان غلطیوں کو گرا دیتی ہے جو ہجرت

سے پہلے کی ہوئی ہوں۔ اور حج تمام ان خطاؤں کو گرا دیتا ہے جو حج سے قبل ہو چکی ہیں۔ اس پر میں نے بیعت کر لی' اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے اتنی محبت ہو گئی اور آپ کی تعظیم اس قدر میرے دل میں گھر کر گئی کہ ویسی محبت اور ویسی تعظیم کسی شخص کی میرے دل میں نہ تھی۔ یہاں تک کہ آپؐ کے رعب کی وجہ سے پوری طرح آپؐ کے چہرہ پر نظر نہ ڈال سکتا تھا اور اگر کوئی مجھ سے آپؐ کا حلیہ دریافت کرے تو میں پوری طرح نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نظر بھر کر آپؐ کے رعب کی وجہ سے آپؐ کو نہ دیکھ سکا تھا۔ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو امید ہے کہ میں جنت میں جاتا' پھر تیسری حالت یہ آئی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہم لوگ مختلف عہدوں اور کاموں میں مشغول ہو گئے اور اب میں نہیں جانتا کہ میں مرجاؤں گا تو کیا سلوک مجھ سے ہو گا' دیکھو جب میں مرجاؤں تو کوئی ماتم کرنے والی عورت اور نہ آگ میرے جنازہ کے ساتھ جاوے' پھر جب تم مجھ کو دفن کر چکو اور مجھ پر مٹی ڈال چکو تو تھوڑی دیر میری قبر پر ٹھہر کر میرے حق میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگو۔
(مسلم)

(294)

مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے اور ہم چند نو عمر نوجوان تھے' ہم آپؐ کے پاس بیس روز ٹھہرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے رحیم بڑے نرم تھے بیس روز کے بعد آپؐ کو محسوس ہوا کہ ہم لوگ اپنے گھر والوں اور وطن کے مشتاق ہوئے ہیں آپؐ نے پوچھا کہ تمہارے پیچھے کون کون سے تمہارے رشتہ دار ہیں۔ ان کا حال دریافت کرتے رہے۔ ہم نے آپؐ سے حالات عرض کئے آپؐ نے فرمایا کہ اب تم اپنے وطن کو واپس جاؤ اور وہاں مقیم رہو اور اپنے گھر والوں کو دین سکھاؤ اور نماز کا حکم دو اور فلاں فلاں وقت میں نماز پڑھو' اور جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم میں سے اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ باقیوں کو نماز پڑھائے۔ (بخاری)

(295)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکہ میں جا کر عمرہ ادا کرنے کی اجازت طلب کی، آپؐ نے عطا فرمائی، اور فرمایا کہ بھائی ہم کو دعا کرتے وقت بھول نہ جانا، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرتؐ کے اس فقرہ سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا مجھے مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔ (ترمذی)

(296)

عبداللہؓ بن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ جب آدمی سفر پر جانے لگتا تو وہ اسے کہتے کہ میرے نزدیک ہو، میں تجھے رخصت کروں، جس طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو رخصت فرماتے تھے۔ پھر آپؐ کہتے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ تیرا دین اور تیری امانت اور تیرے آخری کام۔ (ترمذی)

(297)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ میں سفر پر جا رہا ہوں آپؐ مجھے سفر کے لئے (دعا کا) تحفہ بخشیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس سفر میں تقویٰ کا توشہ عنایت فرمائے۔ اس نے عرض کیا کچھ اور آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے، اس نے کہا کچھ اور زیادہ کیجئے، آپؐ نے فرمایا کہ جہاں کہیں تو ہو، اللہ تعالیٰ تیرے لئے خیر خوبی اور بھلائی کو آسان کردے۔ (ترمذی)

(298)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو دعائے استخارہ تمام کاموں کے کرتے وقت سکھایا کرتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی

شخص کوئی کاروبار شروع کرنا چاہے تو چاہئے کہ دو رکعت نماز بطور نفل کے پڑھے۔ ان میں یوں دعا مانگے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرتک واسلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا لامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ ان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ

کہ اے اللہ میں تجھ سے سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے طفیل قدرت طلب کرتا ہوں، اور تیرا بڑا فضل طلب کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قادر ہے۔ اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کاروبار میرے لئے بہتر ہے میرے دین کے لئے میری دنیا کے لئے اور میرے انجام کے لئے اور میری موجودہ حالت کے لئے تو اس کاروبار کو میرے لئے مقتدر فرما اور اس کو میرے لئے آسان کر پھر اس میں مجھے برکتیں عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کاروبار میرے حق میں برا ہے، میرے دین کے لئے، میری دنیا کے لئے، میرے انجام کے لئے اور میری موجودہ حالت کے لئے، تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور پھر جس کاروبار میں بہتری ہو۔ وہ میرے لئے مقتدر فرما اور مجھے اس پر رضا اور خوشی بخش۔ (بخاری)

(299)

ابوامامۃؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی۔ کہ جب کھانا کھانے سے فارغ ہوتے تو یوں فرماتے، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، یہ کھانا اللہ نے دیا، جو بہت ہی پاکیزہ ہے بابرکت ہے ایسا نہیں کہ ہم کو کھانے کی ضرورت نہیں، یا ہم اللہ کے عطیہ سے بے پرواہ ہیں۔ (بخاری)

(300)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی

کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپؐ کو پسند ہوتا تو تناول فرما لیتے اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ (بخاری)

(301)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے سالن طلب فرمایا، انہوں نے کہا کہ اس وقت سرکہ کے سوا اور کچھ نہیں، آپؐ نے طلب فرمایا اور کھانے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ سرکہ بھی کیا عمدہ سالن ہے سرکہ بھی کیا عمدہ سالن ہے۔ (مسلم)

(302)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو دعوت پر بلایا جاوے تو قبول کرے۔ اگر روزہ رکھا ہوا ہے تو وہاں دعا ہی کر لے اور اگر بے روزہ ہے تو کھانے میں شریک ہو۔ (مسلم)

(303)

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چار اور مخصوص سمیت دعوت کی، جب آپؐ اس کے گھر میں تشریف لے گئے تو اتفاقاً ایک اور شخص بھی ہمراہ چلا گیا، آپؐ نے گھر والے سے کہا یہ شخص ہمارے ساتھ آگیا ہے اگر تو چاہے تو یہ بھی کھانے میں شریک ہو جائے اس نے کہا بہت اچھا میری بھی یہی مرضی ہے۔ (بخاری)

(304)

وحشی بن حربؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعض صحابہؓ آپ کے پاس حاضر ہوئے عرض کیا کہ ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے آپؐ نے فرمایا کہ شاید تم الگ الگ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہو، انہوں نے کہا جی ہاں، آپؐ

نے فرمایا کہ اکٹھے مل کر اللہ کا نام لے کر کھایا کرو تو کھانے میں برکت ہو گی۔ (ابوداؤد)

(305)

عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاں ایک لکڑی کا بڑا پیالہ تھا۔ اس کو چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے اس کا نام غراء تھا، ایک دفعہ لوگ عید کی نماز پڑھ کر آئے تو وہ پیالا لایا گیا اس میں شوربہ میں روٹیاں بھگوئی ہوئی تھیں لوگ اس کے ارد گرد بیٹھ گئے جب لوگ زیادہ ہو گئے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (بجائے کھل کر بیٹھنے کے) گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے ایک گاؤں والے نے کہا کہ یہ بیٹھنے کی طرز کیسی ہے؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صاحب اخلاق بندہ بنایا ہے سرکش، متکبر نہیں بنایا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے کناروں سے کھانا شروع کرو۔ درمیانی حصہ بعد میں کھانا۔ (ابوداؤد)

(306)

وہبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا کرتا۔ (بخاری)

(307)

کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تین انگلیوں سے لقمہ لیا کرتے تھے۔ اور جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ (مسلم)

(308)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کو اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

(309)

انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی سانس میں پانی نہ پیتے تھے بلکہ پینے میں تین دفعہ سانس لیتے تھے۔ (بخاری)

(310)

ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح سارا پانی نہ پی جایا کرو۔ بلکہ دو یا تین دفعہ سانس لے کر پیا کرو اور پینے سے پہلے اللہ کا نام لو اور پی چکو تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو۔
(ترمذی)

(311)

ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ برتن میں آدمی پھونک مارے (کیونکہ پھونک سے اس میں تھوک پڑ جاوے گا)

(بخاری)

(312)

انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچی لسی لائی گئی، اس وقت آپؐ کے دائیں طرف ایک گاؤں کا آدمی بیٹھا تھا۔ اور بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے آپ نے پی کر بچا ہوا اس گاؤں والے کو دے دیا۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف دور چلنا چاہئے۔ (بخاری)

(313)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پیئے۔ (ریاض الصالحین)

(314)

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو ساقی بن کر پلا رہا ہو، اس کو چاہئے کہ خود سب سے آخر میں پیئے۔
(ترمذی)

(315)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ تو اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔ (مسلم)

(316)

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد درمیانہ تھا۔ میں نے آپؐ کو ایک دفعہ سرخ جوڑا میں بھی دیکھا، اور آپ سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ (بخاری)

(317)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا تہبند تکبر اور فخر کے طور پر چلنے میں گھسیٹے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر نظر رحمت نہ فرمائے گا، اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اگر میں ہر وقت خیال نہ رکھوں تو عموماً" میرا تہبند ڈھلکا رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر اور فخر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

(318)

جابرؓ بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی

مرضی پر چلتے ہیں جو اس کی رائے ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے اپنی اپنی رائیں چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی رائے کو مقدم کرتے ہیں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ میں آپؐ کے پاس گیا اور کہا کہ کیا آپؐ اللہ کے رسول ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ہاں خدا کا بھیجا ہوا ہوں کہ اگر تجھے تکلیف پہنچے اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری تکلیف کو دور کردے گا۔ اور جب قحط کا سال ہو اور تو اس کو پکارے تو وہ تیرے لئے اگا دے گا۔ اور جب تو کسی لق و دق بے آب و گیاہ جنگل میں ہو اور تیری سواری گم ہو جاوے پھر تو اس کے حضور دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے واپس دے گا میں نے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ کسی کو گالی مت دینا حضرتؐ کے اس فرمانے کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام، اونٹ یا بکری تک کو گالی نہیں دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کسی نیکی کو جس کے کرنے کا تجھے موقعہ ملے کبھی حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ یہی ہو کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملاقات کرے یہ بھی نیکی ہے اور اپنا تہبند آدھی پنڈلیوں تک لٹکا۔ اگر زیادہ ہی لٹکانا ہے تو ٹخنوں تک اور اس سے زیادہ لٹکانے سے بچتا رہیو، کیونکہ یہ تکبر اور فخر کا طریق ہے اور اللہ تعالیٰ کو فخرو تکبر کرنا ناپسند ہے اگر کوئی شخص گالی دے یا تیرا کوئی عیب جو وہ جانتا ہے پیش کر کے تجھے عار دلائے تو تو اس کے وہ عیب جو تو جانتا ہے کبھی اس کو یاد دلا کر اسے عار نہ دلائیو، کیونکہ اس کا وبال اس پر تیرا وبال تجھ پر پڑے گا۔ (ترمذی)

(319)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے مثلاً" پگڑی یا کرتہ یا چادر، تو اس کا نام لے کر یوں دعا مانگتے اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسلک خیرہ و خیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ماصنع لہ کہ اے اللہ تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی اور وہ بھلے اغراض جن کے لئے یہ بنایا گیا ہے طلب کرتا ہوں، اور اس کپڑے کی برائی اور وہ بری اغراض جن کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے ان سے میں تیری پناہ

میں آنا چاہتا ہوں۔ (ترمذی)

(320)

یعیشؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں اپنے پیٹ کے بل اوندھا لیٹا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے میرے پاؤں سے پکڑ کر ہلایا، اور کہا کہ یہ لیٹنے کا طرز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ میں نے نظر جو کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
(ابوداؤد)

(321)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی جگہ بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔ یا کسی جگہ لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو یہ بھی بڑے نقص کی بات ہے (یعنی اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ہر حالت میں انسان اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے) (ابوداؤد)

(322)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو مجلس میں اٹھا کر اس کی جگہ آپ نہ بیٹھے۔ بلکہ کھل کر بیٹھو اور دوسروں کو جگہ دو، حضرتؐ سے یہ حکم سن کر ابن عمرؓ کا یہ عمل تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے بھی اٹھ کر ان کو اپنی جگہ دیتا تو نہ بیٹھتے۔ (بخاری)

(323)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مجلس سے اٹھ کر جاوے پھر واپس آوے تو وہ اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا دوسروں سے زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

(324)

جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کی مجلس میں آتے تو مجلس کے سرے پر ہی بیٹھ جاتے۔ (ابوداؤد)

(325)

شعیبؓ کے باپ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دو اکٹھے بیٹھے ہوئے شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جاوے۔ (ترمذی)

(326)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی مجلس وہ ہے جس میں لوگ کھل کر بیٹھیں۔ (ابوداؤد)

(327)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں شور و شر اور ادھر ادھر کی بیہودہ اور فضول باتیں ہوئی ہوں' تو وہ اٹھنے سے پہلے خدا سے یوں دعا مانگے "کہ پاک ہے تو اے اللہ اور اپنی تمام خوبیوں سمیت ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی خدا مگر تو' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں' اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس مجلس کی فضول باتوں سے معاف کر دے گا۔ (ترمذی)

(328)

ابوبرزہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھنے لگتے تو یوں دعا مانگتے - سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک کہ پاک ہے تو اے اللہ' اور اپنی تمام خوبیوں سمیت ہے' میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں' اس پر کسی شخص نے اس کی وجہ دریافت کی' تو آپؐ نے فرمایا کہ دعا کفارہ ہے ان باتوں کا جو مجلس میں ہو جاتی ہیں۔ (ابوداؤد)

(329)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاذونادر ہی کسی مجلس سے اٹھتے کہ یہ دعا نہ پڑھتے ہوں کہ اے اللہ ہم کو اپنا اتنا جوش بخش کہ جس سے تو ہم میں اور نافرمانی میں روک بن جائے اور ہم کو ایسی فرماں برداری عطاء فرما کہ جس سے تو ہم کو جنت میں پہنچا دے اور ہم کو اتنا ایمان اور یقین بخش کہ جس کے ذریعہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں ہلکی ہو جاویں' اے اللہ جب تک ہم کو زندہ رکھے ہم کو ہمارے کانوں اور آنکھوں اور تمام قویٰ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخش اور مرتے دم تک یہ قوتیں قائم رہیں۔ اور جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو خود بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی کرے ان کے مقابلہ میں مدد فرما اور ہم پر کوئی دینی مصیبت نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا اصل مقصد اور ہمارے علم کی اصل غرض نہ بنائیو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کیجیو' جو ہم پر رحم نہ کرے۔ (ترمذی)

(330)

ابوعمارہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ان سات باتوں کا حکم دیا ہے بیمار کی بیمار پرسی کرنا' جنازہ کو دفن کرنے کے لئے ساتھ جانے کا' جو چھینک مارے اس کو یرحمک اللہ کہنے کا' یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے' کمزور کی امداد کا' مظلوم کی امداد کا' سلام کو رواج دینے کا' اور قسم پوری کرنے کا۔ (بخاری)

(331)

مقدادؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دودھ کا حصہ رکھ چھوڑتے' پھر آپؐ رات کو گھر تشریف لاتے' اور اس طرح سلام کرتے کہ جو سوتا ہو وہ جاگ نہ پڑتا اور جو جاگتا ہوتا وہ سن لیتا۔ (مسلم)

(332)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ بیٹا جب تو گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کر یہ امر تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے بابرکت ہوگا۔ (ترمذی)

(333)

اسماءؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے ہم کو سلام کیا۔ (ابوداؤد)

(334)

اسماءؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں عورتوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے سلام کیا۔
(ترمذی)

(335)

اسامہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست، اور یہود تینوں قوموں کے لوگ ملے جلے تھے پس آپؐ نے اہل مجلس کو سلام کیا۔ (بخاری)

(336)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں جاوے تو وہاں پہنچ کر سلام کرے اور جب وہاں سے واپس آنے کے لئے اٹھے تو بھی سلام کرے۔ (ترمذی)

(337)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی گھر میں داخل ہونے کے لئے تین دفعہ اجازت مانگنی چاہئے اگر تیسری دفعہ کوئی نہ بولے تو آدمی کو چاہئے کہ واپس ہو جائے۔ (بخاری)

(338)

سہیلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت طلب کرنا تو اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ کہیں غیر محرم پر نظر نہ پڑ جائے۔
(بخاری)

(339)

ربعیؓ سے روایت ہے کہ بنی عامر قبیلہ کے ایک شخص نے مجھے سنایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ میں نے اندر جانے کی ان لفظوں میں اجازت مانگی کہ میں آجاؤں، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ باہر جا کر اس شخص کو سکھا کہ اجازت کس طرح مانگتے ہیں اور اس کو کہو کہ یہ السلام علیکم کہہ کر کہے کہ کیا میں آجاؤں، راوی کہتا ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن لی اور کہا کہ السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں، حضرتؐ نے مجھے اجازت عطا فرمائی تو میں اندر گیا۔ (ابوداؤد)

(340)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چھینک لیتے تو اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو آہستہ کرتے۔ (ترمذی)

(341)

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ جب کبھی کوئی شخص ہم میں سے دوسرے سے ملے تو اس کے لئے جھکے آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر اس نے کہا، پھر کیا اس سے معانقہ کرے، آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، پھر اس نے کہا کہ کیا پھر اس کو بوسہ دے، آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، کہا گیا پھر ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے آپؐ نے کہا کہ ہاں۔
(ترمذی)

(342)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ زید بنؓ حارث مدینہ میں (کسی سفر سے واپس) آئے۔ اس وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے زید نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت جلدی سے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اس کے پاس گئے، اور اس سے معانقہ کیا، اور اس کا بوسہ لیا۔ (ترمذی)

(343)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمادے گا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا، تو نے میری بیمار پرسی نہ کی، بندہ کہے گا کہ اے اللہ تیری بیمار پرسی کیسی، تو تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی تھی۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو تو اس کے پاس مجھے پاتا، اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانے کو مانگا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا، وہ کہے گا، اے رب میں تجھے کیا کھلا سکتا ہوں، تو تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے علم نہیں، کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا، مگر تو نے اسے نہ دیا، اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ پلایا، بندہ کہے گا کہ تجھے میں کیا پلا سکتا ہوں تو آپ ساری دنیا کا رب ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی طلب کیا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اسے پانی پلاتا، تو اس

کے پاس مجھے پاتا۔ (مسلم)

(344)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ لوگو! بیماروں کی بیمار پرسی کرو، اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، قیدیوں کو چھڑایا کرو۔
(بخاری)

(345)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس کی یوں بیمار پرسی کرتے کہ اس کے بدن پر اپنا دایاں ہاتھ ملتے اور کہتے اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما کہ اے اللہ اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور فرما، اور شفا عطاء فرما، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، اے اللہ ایسی شفا بخش کہ جو ذرہ بھر بھی بیماری نہ چھوڑے۔
(بخاری)

(346)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتے، تو اس کو یوں فرماتے، کوئی فکر کی بات نہیں خدا چاہے تو تو اچھا ہو جاوے گا۔ (بخاری)

(347)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات کے وقت پانی کے پیالہ میں جو آپؐ کے پاس تھا، ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ تر کر کے اپنے منہ پر ملتے، پھر فرماتے کہ اے اللہ میری مدد فرما موت کی سختیوں میں۔
(ترمذی)

(348)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ مرض الموت میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری گود سے سہارا لگائے ہوئے تھے۔ کہ میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا کہ اے اللہ مجھے بخش، اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور آسمانی رفیق کے ساتھ مجھے جا ملا (یعنی اپنے حضور بلا لے)۔ (بخاری)

(349)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سعد بن عبادہؓ کی بیمار پرسی کو گئے، اور آپؐ کے ہمراہ کئی صحابہؓ تھے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیمار کی حالت دیکھ کر آب دیدہ ہو گئے، جب لوگوں نے حضرتؐ کو روتے دیکھا، تو وہ بھی رونے لگے، اس پر آپؐ نے فرمایا کہ لوگو سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب دیتا آنکھ کے آنسوؤں کی وجہ سے نہ دل کے غم کے سبب، لیکن اللہ تعالیٰ عذاب دیتا ہے اس عضوء کی وجہ سے یہ کہہ کر آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کیا۔ (بخاری)

(350)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے صاحبزادہ ابراہیمؓ کے پاس گئے جب کہ ابراہیمؓ نزع کی حالت میں تھے پس آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں، اس پر عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کہا یا رسول اللہ، آپؐ اللہ کے رسول ہو کر روتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ عوف کے بیٹے یہ رونا خدا کی رحمت ہے، اس کے بعد آپؐ نے آنسو بہائے اور فرمایا کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے، اور دل غم کرتا ہے، اور ہم نہیں کہتے کوئی بات مگر وہی جو خدا تعالیٰ کو پسند ہو۔ اور تیری جدائی سے اے ابراہیم ہم غمگین ہیں۔ (بخاری)

(351)

عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی مجھے یاد ہے کہ آپؐ نے اس میت کے لئے یوں دعا فرمائی، اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقیہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیر امن دارہ واھلا خیر امن اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنتہ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار کہ اے اللہ اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما، اس کو عذاب سے عافیت بخش اور اس سے درگزر فرما، اور اگلے جہان میں اس کو معزز مہمان بنا۔ اس کے داخل ہونے کی جگہ کو وسعت دے اور اس کو پانی برف اور اولوں سے نہلا دے یعنی دوزخ کی آگ بجھا دے اور اس کو غلطیوں سے ایسا صاف کر، جس طرح میل کچیل سے کپڑا صاف ہو کر سفید ہو جاتا ہے، اور اگلے جہان میں اس کو اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور اس کو اس کے یہاں کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور یہاں کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اور اس کو بہشت میں داخل فرما، اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اس کو محفوظ فرما، راوی کہتا ہے کہ حضرتؐ کی یہ دعا سن کی مجھے آرزو پیدا ہوئی کہ کاش اس کی جگہ میں مرجاتا، اور حضرتؐ میرے حق میں یہ دعا مانگتے۔ (مسلم)

(352)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کسی جنازہ کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے۔ اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احیتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ کہ اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو ہمارے مردوں کو، ہمارے چھوٹوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے اس موقعہ پر حاضر لوگوں کو اور ہمارے غیر حاضر لوگوں کو، اے اللہ جس

شخص کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ' اور جب ہم میں سے کسی کو وفات دے تو ایمان کی حالت میں وفات دے' اے اللہ ہم کو اس شخص کے اجر سے محروم نہ کیجیو' اور اس کے بعد ہم کو کسی فتنہ میں نہ ڈالیو' اور ہم کو بخش دیجیو۔
(ترمذی)

(353)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی میت پر نماز جنازہ پڑھو' تو دردِ دل سے اس کے لئے دعا مانگو۔ (ابوداؤد)

(354)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ کی نماز میں یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ تو اس مردہ کا مالک ہے تو نے ہی اس کو پیدا کیا' تو نے ہی اس کو اسلام کی رہنمائی کی تو نے ہی اس کی روح قبض فرمائی' اور تو ہی اس کی چھپی اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے ہم لوگ اس کی تیرے حضور سفارش کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کو معاف فرما۔ (ابوداؤد)

(355)

واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہم نے ایک مسلمان کا جنازہ پڑھا' جس میں آپ نے یوں دعا مانگی کہ اے اللہ فلاں بیٹا فلاں کا اب تیرے سپرد ہے' تیری پناہ میں جاتا ہے' اس کو قبر کے اور دوزخ کے عذاب سے بچا' تو وعدوں کا پورا کرنے والا خدا ہے اور تو ہی سب خوبیوں والا ہے' اے اللہ اس کو بخش دے' اس پر رحم فرما کہ تو بہت بخشنے والا' بہت رحم کرنے والا ہے۔ (ابوداؤد)

(356)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی' میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کر سکتی تو وہ ضرور صدقہ و خیرات کرتی' تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ خیرات کروں تو اس کو ثواب ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو گا۔ (بخاری)

(357)

سہیل بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے' جس کی پیٹھ پیٹ سے لگی ہوئی تھی' آپؐ نے فرمایا کہ لوگو! ان بے زبان جانوروں کے مارنے میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرو' اگر سوار ہونا ہے تو بھی جانوروں کی حالت اچھی رکھو۔ اگر کھانے والا جانور ہے تو بھی اچھی طرح رکھو۔
(ابوداؤد)

(358)

عبداللہؓ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغیچہ میں داخل ہوئے' وہاں آپؐ نے ایک اونٹ دیکھا جو بلبلایا اور اس کے آنسو نکل آئے۔ آپؐ اس کے پاس گئے' اور اس کے کوہان اور کان کے پیچھے ہاتھ پھیرا۔ جس سے وہ خاموش ہو گیا اور ٹھہر گیا' پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ کس کا اونٹ ہے اس پر انصار میں سے ایک جوان نے کہا کہ میرا اونٹ ہے' یارسول اللہ' آپؐ نے فرمایا کہ تجھے اس جانور کے بارے میں کہ جسے اللہ نے تیرے قبضہ میں دیا ہے۔ خدا کا خوف نہیں آتا' دیکھ یہ میرے پاس تیری شکایت کرتا ہے' کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے۔ اور تکلیف سے رکھتا ہے۔ (ابواؤد)

(359)

انسؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب کسی پڑاؤ پر اترتے تو ہم نماز پیچھے پڑھتے تھے۔ پہلے ہم جانوروں سے کاٹھیاں وغیرہ اتار کر ان کو آرام کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔
(ابوداؤد)

(360)

جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفروں میں قافلہ سے پیچھے رہتے تھے۔ پھر ست چلنے والوں کو آگے چلنے کی تحریک کرتے۔ اور جس کے پاس سواری نہ ہوتی ان کو اپنے ہمراہ سوار کر لیتے۔ اور ان کے حق میں دعا مانگتے جاتے۔ (ابوداؤد)

(361)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب سفر کو چلتے وقت سواری کی پیٹھ پر بیٹھتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور پھر فرماتے۔ سبحان اللذی سنحرلنا ھذا وما کنالہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسلک فی سفر ناھذا البر والتقوی ومن العمل ماترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطوعنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر و الخلیفتہ فی الاھل اللھم اعوذبک من وعشا السفر و کابتہ المنظر و سوء المنقلب فی المال ولا ھل والولد اذا رجع قالھن وزاد فیھن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون کہ پاک ہے وہ جس نے سواری کو ہمارے قابو میں کیا اور ہم اپنی طاقت سے تو اس کو قابو میں نہ کر سکتے تھے اور ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں' اے اللہ ہم مانگتے ہیں اپنے اس سفر میں لوگوں سے نیکی کرنے اور خدا سے ڈرنے کی توفیق' اور ایسے کاموں کی توفیق کہ جس سے تو راضی ہو جائے اے اللہ ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر ہلکا کر' اے اللہ تو ہی ہمارے اس سفر میں رفیق ہے اور تو ہی بجائے میرے میرے گھر والوں کا خبر گیر ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں اور مال اور گھر والوں کی طرف لوٹ کر ان کو بری حالت میں دیکھنے اور بری حالت میں ہو جانے سے' اور جب حضرتؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تو واپسی کے وقت راستہ میں یہی دعا مانگتے' اور یہ الفاظ زائد کرتے کہ ہم واپس جا رہے ہیں' خدا کے

حضور توبہ کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہوئے اپنے رب کا شکر کرتے ہوئے۔ (مسلم)

(362)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے سواری لائی گئی' جب آپؐ نے رکاب میں پاؤں رکھا' فرمایا میں اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں' پھر جب پورے طور پر اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے یہ سواری ہمارے قابو میں کی' اور ہم تو خود اس کو قابو میں نہ کر سکتے تھے۔ اور ہم تو اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پھر تین دفعہ فرمایا سبحان اللہ کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں' پھر تین دفعہ فرمایا' اللہ اکبر کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے' پھر فرمایا کہ پاک ہے تو' میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' پس مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ (ترمذی)

(363)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کے لشکر کوچ کرتے وقت جب کسی چڑھائی پر چڑھتے' تو اللہ اکبر کہتے یعنی اللہ ہی سب سے بڑا ہے' اور جب کسی نشیب کی جگہ سے اترتے تو سبحان اللہ کہتے' یعنی اللہ ہی نقصوں سے پاک ہے۔ (ترمذی)

(364)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حج یا عمرہ یا کسی جنگ سے واپس ہوتے وقت جب کسی گھاٹی یا ٹیلہ پر سے گزرتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے کہ نہیں کوئی خدا' مگر اللہ' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے حکومت ہے' اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں' اور وہ ہر بات پر قادر ہے' ہم

واپس ہو رہے ہیں' اس کے حضور توبہ کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہوئے' اس کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اللہ نے اپنے وعدے سچ کر دکھائے اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی' اور اس اکیلے نے تمام فوجوں کو بھگا دیا۔
(مسلم)

(365)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' تین دعائیں عموماً قبول ہوتی ہیں' مظلوم کی دعا' مسافروں کی دعا' اور بیٹے کے حق میں باپ کی دعا۔ (ترمذی)

(366)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کسی قوم کی طرف سے خوف ہوتا تو یوں دعا فرماتے' اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم اے اللہ ہم تجھ کو ہی اس قوم کے مقابلہ کے لئے پیش کرتے ہیں' اور ان کی شرارتوں سے تیری ہی پناہ طلب کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

(367)

خولہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب بھی کسی پڑاؤ میں اترتے تو یہ دعا مانگتے کہ میں اللہ کی کامل و مکمل صفات کی پناہ طلب کرتا ہوں تمام ان چیزوں کی تکلیف و شرارت سے جو اللہ کی مخلوق ہیں۔ (مسلم)

(368)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر تو ایک عذاب کا ٹکڑا ہے۔ آدمی کو کھانے پینے اور نیند سے روکتا ہے' پس جب کوئی شخص اپنا کام پورا کر چکے تو چاہئے کہ جلد سے جلد سفر سے واپس ہو کر اپنے گھر والوں کی

طرف جائے۔ (بخاری)

(369)

کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب سفر سے واپس آتے۔ تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری)

(370)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بغیر خاوند یا محرم رشتہ دار کے ہمراہ ہونے کے ایک دن اور رات کا سفر بھی کرے۔ (بخاری)

(371)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز کوئی مرد کسی عورت کے بغیر اس کے محرم رشتہ دار کی موجودگی کے نہ ملے۔ اور نہ کوئی عورت سفر کرے بغیر محرم رشتہ دار کے ہمراہ ہونے کے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے' اور میرا نام فلاں لڑائی میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے' آپؐ نے فرمایا کہ تو جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔ (بخاری)

(372)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھنے جاوے' تو اسے چاہئے کہ نہا کر جاوے۔
(بخاری)

(373)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

رات کو اتنی نماز پڑھتے کہ آپ کے پاؤں ورم کی وجہ سے پھٹ جاتے، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ جب کہ آپؐ کے ذمہ گناہ نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری)

(374)

عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو آپس میں سلام کو بہت رواج دو اور مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اور رات کو جب کہ لوگ سو رہے ہوں تم نمازیں بہت پڑھو، نتیجہ یہ ہو گا، کہ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (ترمذی)

(375)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے ایسے مرد پر کہ جو رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھتا ہے، اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالتا ہے، رحم کرے اللہ تعالیٰ اس عورت پر کہ رات کو نماز کے لئے اٹھتی ہے اور اپنے خاوند کو جگاتی ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالتی ہے۔ (ابوداؤد)

(376)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پانچ باتیں بھی فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں، ختنہ کرنا، پاکی کے بال لینا، ناخن تراشنے، بغل کے بال دور کرنے، مونچھیں کتروانا۔ (بخاری)

(377)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، یہ دس باتیں بھی فطرتی ہیں۔ بڑھی ہوئی مونچھیں کترنا، ڈاڑھی رکھنا، مسواک

کرنا، ناک کو پانی سے صاف کرنا، ناخن تراشنا، اعضاء اور جوڑ دھونے، بغل کے بال صاف کرنے، پاکی کے بال صاف کرنا، پانی سے استنجا کرنا، راوی کہتا ہے کہ دسویں بات مجھے بھول گئی ہے جو میرا خیال ہے کہ شاید کلی کرنا تھا۔ (مسلم)

(378)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کے علاقہ میں بھیجا، تو آپؐ نے ان کو فرمایا کہ تو اس علاقہ کے لوگوں کو سب سے پہلے اس امر کی طرف بلا کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کا رسول ہے۔ اگر وہ یہ بات مان لیں، تو ان کو آگاہ کر کہ اللہ نے ان پر ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ بھی مان لیں تو ان کو اطلاع دے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ جو ان کے دولتمندوں سے لی جاوے گی۔ اور انہیں کے فقیروں کو دی جاوے گی۔ (بخاری)

(379)

ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے ایسا کام بتائیں کہ جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ عبادت کر اللہ کی، اور نہ شریک بنا اس کے ساتھ کسی کو، اور نماز قائم کر، اور زکوٰۃ دے اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کر۔ (بخاری)

(380)

جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیعت کے وقت مجھ سے اقرار لیا کہ میں نماز پڑھوں گا، زکوٰۃ دوں گا، ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔ (بخاری)

(381)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے رسول ہیں' نماز پڑھنا' زکواۃ دینا' حج کرنا' رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری)

(382)

زیدؓ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی جہاد میں جانے والے شخص کے لئے سامان مہیا کردے اس کو جہاد میں شریک ہونے والے کے برابر ثواب ہو گا۔ اور جو شخص کسی جہاد میں جانے والے کے پیچھے اس کے گھر بار کی خبرگیری کرے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ہو گا۔ (بخاری)

(383)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر میں خدا کے راستہ میں مارا جاؤں تو کہاں ہوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں' اس نے وہ کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں' پھینک دیں' پھر لڑائی میں شریک ہو گیا۔ اور مارا گیا۔

(مسلم)

(384)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ چلے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچے' اور مشرک بھی آئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے سب میرے پیچھے رہو' پھر جب مشرک نزدیک ہو گئے' تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لوگو چلو اس جنت کی طرف کہ اس کی چوڑائی زمین و آسمان کے

برابر ہے۔ راوی کہتا ہے کہ عمیر بن حمام انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ' جنت کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے' آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اس نے کہا واہ واہ آپؐ نے فرمایا' واہ واہ کیوں کہتا ہے' اس نے عرض کیا کہ میں واہ واہ صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں بھی اس کے امیدواروں میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے پھر وہ اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکال کر کھانے لگا۔ پھر خود ہی کہا کہ کھجوریں کھانے میں بھی جو عرصہ لگے گا وہ تو بڑا لمبا ہے۔ پھر اس نے کھجوریں پھینک دیں اور لڑائی میں شریک ہو گیا یہاں تک کہ مارا گیا۔ (بخاری)

(385)

انسؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے' اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ آدمی روانہ کریں جو قرآن اور اسلام کا طریقہ ہم کو سکھا دیں۔ آپؐ نے ان کے ساتھ ستر آدمی انصار میں سے جو سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔ روانہ فرما دیئے راوی کہتا ہے کہ ان میں میرا ماموں بھی تھا جس کا نام حرام تھا۔ یہ لوگ ایسے تھے کہ قرآن پڑھتے اور رات کو ایک دوسرے کو قرآن مجید کا درس دیتے تھے۔ اور دن کے وقت مسجد کے لئے پانی لاتے' اور ایندھن چن کر لا کر بیچتے۔ اور اس سے غریبوں اور مہمانوں کے لئے کھانا مول لیتے' حضرتؐ نے جب ان ستر آدمیوں کو اس قوم میں روانہ فرمایا۔ انہوں نے جا کر ان کے سامنے دین اسلام پیش کیا۔ مگر انہوں نے ان سب کو قتل کر دیا' انہوں نے قتل ہوتے وقت دعا کی کہ اے اللہ تو ہماری طرف سے اپنے نبیؐ کو خبر پہنچا دے کہ ہم اللہ کو جا ملے ہیں۔ اور اللہ ہم سے راضی ہے۔ اور ہم اللہ سے راضی۔ راوی کہتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے ایک شخص میرے ماموں کے پیچھے سے آیا' اور اس کی پیٹھ میں نیزہ مار کر پیٹ کی طرف سے پار کر دیا تو میرا ماموں بولا کہ خانہ کعبہ کے رب کی قسم کہ میں تو مراد کو پہنچ گیا' حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس واقعہ کی اطلاع اللہ تعالیٰ سے پا کر مدینہ میں صحابہ کو سنائی کہ تمہارے بھائی قتل کر دیئے گئے ہیں' انہوں نے دعا کی ہے کہ اے اللہ ہماری

طرف سے اپنے نبیؐ کو خبر پہنچا دے کہ ہم اللہ سے جا ملے ہیں۔ اور وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔ (مسلم)

(386)

انسؓ سے روایت ہے کہ حارثہؓ بن سراقہ کی ماں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہا کہ میرا بیٹا جنگ بدر میں مارا گیا ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں۔ لیکن اگر جنت میں نہیں تو میں رو پیٹ تو اچھی طرح لوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں جنت میں ایک ہی درجہ تو نہیں۔ اس کے تو بہت ہی درجے ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس میں ہے۔ جو سب سے اعلیٰ جنت ہے۔ (بخاری)

(387)

سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے اس کی راہ میں شہید ہونے کی درخواست کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجہ میں داخل کرے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔ (مسلم)

(388)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر چیونٹی کے کاٹنے کے برابر۔ (ترمذی)

(389)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب جنگ کرتے تو یوں فرماتے اللھم انت عضدی و نصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل اے اللہ تو ہی میرے لئے قوت بازو ہے۔ اور تو ہی میرا مددگار ہے تیری ہی مدد سے میں کچھ کر سکتا ہوں۔ تیری مدد ہی سے میں حملہ کر سکتا اور لڑائی کر سکتا ہوں۔ (ترمذی)

(390)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ پر یقین کرتے ہوئی کوئی گھوڑا وقف کیا تو یاد رکھو کہ اس گھوڑے کا گھاس دانہ سے سیر ہونا' اور پانی سے سیراب ہونا' اور اس کا لید کرنا' اور اس کا پیشاب کرنا' سب کچھ اس شخص کے حق میں قیامت کے روز ثواب ہی ثواب گنا جاوے گا (یعنی وہ گھوڑا اس شخص کے لئے ہمہ تن ثواب ہو گا)۔ (بخاری)

(391)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم لوگ نہیں چلے کسی چلنے کی جگہ میں' اور نہ طے کی تم نے کوئی وادی' مگر وہ تمہارے ساتھ تھے' اور ثواب میں تمہارے شریک تھے۔ کیونکہ ان کو کسی عذر نے روکا ہوا تھا۔

(بخاری)

(392)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کے رہنے والے شخص نے آ کر عرض کی یا رسول اللہ ایک شخص جنگ کرتا ہے۔ غنیمت حاصل کرنے کے لئے' اور ایک شخص شہرت کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص اپنی بہادری کے ظاہر کرنے کے لئے' اور ایک غصہ یا حمیت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے' تو ان میں سے اللہ کے راستہ میں لڑنے والا کون ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس کے لئے جنگ کرتا ہے کہ اللہ کی بات غالب ہو اس کو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا سمجھنا چاہئے۔ (بخاری)

(393)

ابو امامۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے 'دنیا میں (سادھوؤں کی طرح) گھومنے کی' آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کا گھومنا اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ (ابوداؤد)

(394)

سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب جنگ تبوک سے واپس تشریف لائے اور لوگ آپؐ کے استقبال کو گئے تو میں بھی اور بچوں کے ہمراہ آپؐ کے استقبال کو ثنیتہ الوداع تک گیا۔ (ابوداؤد)

(395)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جہاد کرو لوگو مشرکوں سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے۔ (ابوداؤد)

(396)

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' لوگو کبھی آرزو نہ کیا کرو' دشمن سے مٹھ بھیڑ کی' مگر ہاں جب مٹھ بھیڑ ہو تو خوب صبر سے لڑو۔ (بخاری)

(397)

سعیدؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کو بچاتا ہوا مارا جائے' وہ شہید ہے' اور جو شخص اپنی جان بچاتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنا مذہب بچاتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے' اور جو شخص اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

(398)

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ' اگر ایک شخص آوے اور میرا مال لینا چاہے تو میں کیا کروں' آپؐ نے فرمایا' کہ اس کو اپنا مال نہ لینے دے' اس نے کہا کہ حضور اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو بھی مقابلہ کر سکتا ہے' اس نے کہا اگر وہ مجھے لڑائی میں قتل کر دے۔ آپؐ نے فرمایا' کہ تو شہید ہو گا اس نے کہا کہ لڑتے مرتے اس کو قتل کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جہنم میں جاوے گا۔ (مسلم)

(399)

معرورؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر صحابیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے جس قسم کا جوڑا پہنا ہوا تھا' اسی قسم کا ان کے غلام نے پہنا تھا' میں نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا' انہوں نے ذکر کیا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک غلام کو برا بھلا کہا' اور اس کو اس کی ماں کا طعنہ دیا (یعنی لونڈی زادہ کہا) اس پر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اے ابوذرؓ تو نے اس شخص کو اس کی ماں کا طعنہ دیا' معلوم ہوتا ہے کہ تجھ میں ابھی جاہلیت کی باتیں موجود ہیں۔ دیکھو وہ (یعنی غلام) تمہارے بھائی اور تمہارے خدمت گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت بنایا ہے پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو' چاہئے اس کو وہ کچھ کھلاوے جو آپ کھاتا ہے' اور اسے پہناوے جو آپ پہنتا ہے' اور دیکھو ایسا کام نہ ان سے لیا کرو جو ان سے نہ ہو سکے' اور کوئی مشکل کام ان سے کہو تو ان کی مدد بھی اس کام پر کیا کرو۔

(بخاری)

(400)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا غلام تم میں سے کسی کے پاس کھانا پکا کر لاوے تو اگر اس کو اپنے ہمراہ بٹھا کر نہیں کھلا سکتا تو چاہئے کہ ایک دو لقمے اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔ کیونکہ اس نے پکانے کی محنت کی ہے۔ (بخاری)

(401)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت نہایت عمدگی سے کرتا ہے اور اپنے آقا کا حق بجالاتا ہے۔ اور اس کی خیر خواہی اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

(بخاری)

(402)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر اپنے قرضہ کا سختی سے تقاضا کرنے لگا۔ حضرتؐ کے صحابہؓ نے اس کو پکڑنا چاہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جانے دو، اسے چھوڑ دو، کیونکہ جس کو حق لینا ہے، اس کو کہنے سننے کا حق ہے، پھر فرمایا کہ اس کو اس کے اونٹ کے بدلے (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ایک اونٹ لیا تھا) ویسا ہی اونٹ دے دو، صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ویسا اونٹ تو اس وقت ملتا نہیں ہاں اس سے بہتر اونٹ موجود ہے، آپؐ نے فرمایا، وہی دے دو، کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو قرضہ کی ادائیگی میں بھی احسان کرتا ہے۔

(بخاری)

(403)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو کہ نرمی کرتا ہے۔ جب کہ بیچے اور جب خریدے اور جب تقاضا کرے۔ (بخاری)

(404)

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی گھبراہٹوں سے نجات عطا فرماوے تو اسے چاہئے کہ وہ ڈھیل دے تنگدست کو یا بالکل درگزر کرے۔

(مسلم)

(405)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اور اپنے کارندوں کو کہا کرتا تھا کہ اگر کوئی شخص تنگدست ہو، تو اس سے درگزر کیا کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر فرماوے، جب وہ فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے درگزر فرمایا۔ (مسلم)

(406)

ابو صفوانؓ سے روایت ہے کہ میں اور مخرمہ نام شخص کچھ کپڑا ہجر مقام سے لائے۔ تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے کچھ پاجاموں کا بھاؤ کیا، میرے پاس ایک شخص تھا جو قیمت کی نقدی تولا کرتا تھا۔ (پہلے زمانے میں بجائے گننے کے سکہ وزن کر کے دیا جاتا تھا) اسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے (قیمت دے کر) کہا کہ تول اور زیادہ جھکا کر تول۔ (ابوداؤد)

(407)

سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم تیرے ذریعہ اللہ پاک ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو یہ امر تیرے لئے بہت سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری)

(408)

عبد اللہؓ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو پہنچاؤ لوگوں تک مجھ سے دین کی باتیں اگرچہ ایک ہی آیت ہو، اور دیکھو جو شخص جھوٹ بولے گا مجھ پر، اس کو چاہئے کہ اپنی جگہ دوزخ میں بنالے۔ (بخاری)

(409)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ہدایت کی طرف بلاوے اس شخص کو تمام ان لوگوں کے برابر ثواب ہو گا جو اس کی پیروی کریں گے۔

(410)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین قسم کے کاموں کے، ایک تو صدقہ جس کا فیض جاری ہو، دوسرے اس کا علم، جس سے دوسرے نفع پاویں، تیسرے نیک اولاد، جو اس کے حق میں دعا کرے۔ (مسلم)

(411)

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، جو شخص کسی راستہ میں گیا علم کی تلاش میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردے گا، اور علم کے طالب کے لئے تو فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں، اور عالم کے لئے آسمان و زمین کی مخلوقات خدا سے بخشش کی طلب گار ہے، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور خدا کے نبی درہم و دینار ورثہ میں نہیں چھوڑا کرتے، وہ لوگوں کو اپنے علم کا وارث بناتے ہیں، جس نے ان کا علم لیا، اس نے ساری خوبیاں لے لیں۔ (ترمذی)

(412)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی، پھر جس طرح سنی تھی، اسی طرح لوگوں تک پہنچادی، یاد رکھو بعض وہ لوگ ہیں جن کو میری باتیں پہنچیں گی، وہ بعض خود سننے والوں سے زیادہ سمجھنے والے ہوں گے۔ (ترمذی)

(413)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے کوئی علم کی بات دریافت کی گئی، پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا، اسے قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ابوداؤد)

(414)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ہراہم امر جو الحمد للہ یعنی خدا کی تعریف کے ساتھ شروع کیا جاوے وہ بابرکت ہوتا ہے۔

(415)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ تو اس بندہ سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھاوے تو خدا کا شکر ادا کرے اور پانی پیوے تو اس کا شکر گزار ہو۔ (مسلم)

(416)

فضالۃؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے نماز پڑھے تو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی تمجید اور اس کی حمد و ثنا کرے۔ پھر چاہئے کہ اس کے نبی کے حق میں دعائے خیر مانگے' پھر اپنے لئے جو چاہے دعا کرے۔ (ترمذی)

(417)

کعبؓ سے روایت ہے کہ ہم نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم آپؐ کے حق میں کیا دعا مانگا کریں' آپؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر' اور محمدؐ کے خاندان اور اس سے تعلق رکھنے والوں پر' جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور اس کے خاندان اور اس سے تعلق رکھنے والوں پر' اے اللہ تو تعریفوں والا بزرگیوں والا ہے' اے اللہ برکت عطا فرما محمدؐ کو اور محمدؐ کے خاندان' اور آپؐ سے تعلق رکھنے والوں پر' جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی ابراہیم اور اس کے خاندان اور

اس سے تعلق رکھنے والوں کو اے اللہ تو خوبیوں والا اور بزرگیوں والا ہے۔

(بخاری)

(418)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دو فقرے ایسے ہیں کہ زبان پر تو بالکل ہلکے ہیں' مگر ثواب اور اجر کے لحاظ سے بڑے وزنی ہیں' اور خدا کو بہت پسند ہیں' ایک یہ کہ اللہ ہی تمام نقصوں سے پاک اور وہی تمام خوبیوں والا ہے' دوسرا یہ کہ تمام نقصوں سے پاک وہی اللہ ہے' جو ساری عظمتوں اور بڑائیوں والا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ' سبحان اللہ العظیم (بخاری)

(419)

سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ایک گاؤں کا رہنے والا آیا' اور عرض کیا کہ مجھے کچھ باتیں سکھایئے' جو میں ہمیشہ کہا کروں' آپؐ نے فرمایا' کہ تو کہا کر کہ کوئی خدا نہیں مگر اللہ' وہی اکیلا خدا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ ہی بڑا اور سب سے بڑا ہے' اور ساری خوبیاں اللہ ہی میں ہیں' اور تمام نقصوں سے پاک اللہ رب العالمین کی ذات ہے' سوائے اللہ غالب اور حکمت والے کی تائید کے نہ بدی سے بچنے کی طاقت مل سکتی ہے۔ اور نہ نیکی ہی اختیار کرنے کی قوت مل سکتی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ تو خدا کا ذکر ہوا میں اپنے لئے کیا دعا کروں' آپؐ نے فرمایا کہ کہا کر اے میرے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما' اور میری رہنمائی فرما' اور مجھے رزق عنایت فرما۔ (مسلم)

(420)

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ یوں کہتے کہ اے اللہ میں تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں' اور یہ بھی کہتے کہ اے اللہ تو تمام نقصوں سے پاک اور سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی ہمیں سلامتی مل سکتی ہے' تو بڑی برکتوں والا ہے اے بزرگی اور عزت والے۔
(مسلم)

(421)

مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے۔ اللہ لا الہ الا ھو لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر کوئی خدا نہیں مگر اللہ وہی اکیلا خدا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ساری خوبیاں ہیں' اور وہ ہر بات پر قادر ہے' اے اللہ اگر تو کچھ عنایت کرنا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا' اور اگر تو روکنا چاہے تو کوئی کچھ نہیں دے سکتا اور تیرے مقابلہ میں کسی مرتبہ اور منصب والے کو اس کا مرتبہ اور منصب کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ (بخاری)

(422)

سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر فرض نماز کے پیچھے یوں دعا مانگتے کہ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ایسی عمر کو پہنچوں جو ارذل العمر ہو اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کی مصیبتوں اور قبر کے عذاب سے۔ (ریاض الصالحین)

(423)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آپؐ کے بستر سے گم پایا' میں تلاش کو نکلی۔ تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپؐ مسجد میں سجدہ میں پڑے ہیں' اور کہہ رہے ہیں کہ تو تمام نقصوں سے پاک ہے' اور اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ ہے' تیرے سوا کوئی خدا نہیں' میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں' تیری ناراضگی سے' اور تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں' تیری سزا سے اور میں تجھ سے خود تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں' میں تیری خوبیاں گن نہیں سکتا' اپنی تمام خوبیاں تو ہی بیان کر سکتا ہے۔ (مسلم)

(424)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مثال اس شخص کی جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس شخص کی جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ شخص کی مثال ہے۔ (بخاری)

(425)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بستر پر جانے لگے' تو چاہئے کہ اپنے کپڑے کے دامن سے بستر جھاڑے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کیا کچھ (کیڑا مکوڑہ) اس کے خالی بستر پر پڑا ہے۔ پھر کہے اے میرے رب تیرا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں۔ اور تیرے فضل ہی سے میں سو کر اٹھوں گا۔ اے اللہ اگر تو نے (سوتے میں) میری روح قبض کرنی ہے۔ تو اس جسم پر رحم فرمائیو' اور اگر میری روح قبض نہیں کرنی تو پھر (جاگنے کے بعد) اس کی

حفاظت کیجئیو۔ جیسا کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ (بخاری)

(426)

براءؓ بن عازبؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر جانے لگے تو پہلے وضو کر جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتا ہے، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جا، اور یوں دعا کر کہ اے اللہ میں نے اپنی جان تجھ کو سونپی، اور اپنے تمام معاملات تیرے سپرد کئے، اور میں نے تجھی کو اپنا سہارا بنایا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھی سے ڈرتے ہوئے تیری گرفت سے کوئی پناہ کی جگہ اور بھاگ کر جانے کی نہیں مگر تیری طرف، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے اتاری، اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا۔ (بخاری)

(427)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی۔ کہ جب آپؐ اپنے بستر پر جاتے، تو یوں دعا فرماتے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، اور ہماری ضرورتیں پوری کیں، اور ہم کو آرام کرنے کی جگہ دی، کئی شخص ایسے ہیں کہ جن کی نہ ضرورت پوری ہوئی نہ ان کو آرام کرنے کی جگہ ملی۔ (مسلم)

(428)

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسارہ کے نیچے رکھتے اور فرماتے اے اللہ بچائیو اپنے عذاب سے جس دن کہ تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ (ترمذی)

(429)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور محتاجی سے بچنا طلب کرتا ہوں۔ (مسلم)

(430)

طارقؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے پھر اس کو ارشاد فرماتے کہ یہ دعا مانگا کرے کہ اے اللہ مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت دے اور مجھے تمام مصیبتوں سے محفوظ فرما۔ اور مجھے رزق عنایت فرما۔ (مسلم)

(431)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدقسمت وہ شخص ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جاوے اور پھر وہ میرے حق میں دعائے خیر نہ کرے۔ (مسلم)

(432)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو میری قبر پر آرائش وغیرہ نہ کرنا، ہاں میرے حق میں دعا کیا کرنا کیونکہ تمہاری دعا جہاں سے بھی تم کرو گے، میرے حق میں مقبول ہو جاوے گی۔ (ابوداؤد)

(433)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بڑا ہی بخیل ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو، اور وہ میرے حق میں دعائے خیر نہ کرے۔ (ترمذی)

(434)

عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر یوں کہا کرتے، کہ نہیں کوئی خدا مگر اللہ وہی اکیلا خدا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے حکومت ہے، اور اس کے لئے سب تعریفیں ہیں، اور وہ ہر بات پر قادر ہے، نہ تو بدی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت ہے، سوائے اللہ کی مدد کے، اور ہم سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کی طرف سے سب نعمتیں ہیں اور اسی کا فضل ہے اور اسی کے لئے سب خوبیاں ہیں کوئی خدا نہیں مگر اللہ، ہم سب اس کے دین پر اخلاص سے قائم ہیں، اگرچہ خدا کے منکر اس امر کو ناپسند کریں۔ (مسلم)

(435)

معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا، اے معاذؓ خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے معاذؓ بلاناغہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کر کہ اے اللہ مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی، اور اپنے شکر کی، اور اس بات کی کہ میں تیری اچھی طرح عبادت کر سکوں۔ (ابوداؤد)

(436)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ بخش دے میری پہلی اور پچھلی غلطیاں، اور میری پوشیدہ اور ظاہر غلطیاں اور میری ہر قسم کی زیادتیاں اور میری وہ غلطیاں جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اے اللہ تو ہی آگے بڑھاتا (ترقی دیتا) اور پیچھے ہٹاتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ (مسلم)

(437)

عبداللہؓ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کے قواعد اور قوانین میرے اندازہ سے باہر ہیں۔ مجھے تو کوئی ایسی بات بتائیے کہ جس پر میں پنجہ مار لوں، آپؐ نے فرمایا وہ یہ کہ تر رہے ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے۔ (ترمذی)

(438)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جاوے 'یوں کہے کہ میں اللہ کا نام لے کر یہ فعل شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم (میاں' بیوی) کو شیطان سے بچا' اور جو بچہ ہم کو ملنے والا ہے اس سے شیطان کو دور رکھیو' تو ضرور اللہ تعالیٰ حمل ٹھہرنے کی صورت میں اس بچہ کو شیطانی تحریکوں سے محفوظ فرمادے گا۔ (بخاری)

(439)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہروقت دنیا میں گھومتے رہتے ہیں 'اور خدا کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں 'اور جب وہ کہیں پر لوگوں کو اللہ کی یاد میں مشغول پاتے ہیں 'تو ان کو گھیر لیتے ہیں اور خدا کا ذکر سنتے رہتے ہیں۔ پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان سے سوال کرتا ہے۔ حالانکہ خدا ان سے زیادہ جانتا ہے 'کہ فرشتو میرے بندے کیا کہتے تھے' فرشتے کہتے ہیں' کہ وہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ تمام نقصوں سے پاک ہے وہ تمام خوبیوں کا جامع ہے وہ سب سے بڑا ہے۔ وہ سب سے بزرگ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتو کیا میرے بندوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں' ہرگز نہیں 'اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا ہو' فرشتے کہتے ہیں کہ اے خدا اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پہلے سے زیادہ تیری عبادت کریں۔ اور پہلے سے زیادہ تیری بزرگی بیان کریں۔ اور پہلے سے بڑھ کر تیری خوبیوں کا اظہار کریں اور بہت زیادہ تیری تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' فرشتو میرے بندے مجھ سے کیا مانگتے وہ کہتے ہیں کہ اے خدا وہ تجھ سے بہشت مانگتے

ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے بہشت کبھی دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کبھی نہیں 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ بہشت کو دیکھ لیں' تو پہلے سے زیادہ اس کی حرص کریں اور آگے سے بڑھ کر اس کی طلب کریں' اور اس کی رغبت میں پہلے سے بڑھ جاویں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ فرشتو میرے بندے کس چیز سے پناہ مانگتے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگتے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو کیا ہو' فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو پہلے سے زیادہ اس سے بھاگیں' اور آگے سے زیادہ اس سے خوف کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فرشتو دیکھو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے ان بندوں کو بخش دیا' اس پر ایک فرشتہ فرشتوں میں سے عرض کرتا ہے کہ حضور ان لوگوں میں فلاں شخص جو بیٹھا ہوا تھا وہ ان میں سے نہ تھا۔ وہ تو اپنے کسی کام سے وہاں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماوے گا' میں نے اس کو بھی بخشا کیونکہ وہ لوگ ایسے مجلسی ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدقسمت و محروم نہیں رہتا
(مسلم)

(440)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔ (مسلم)

(441)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' لوگو اللہ کی پناہ مانگو مصیبتوں اور بدبختیوں اور بری قسمت اور دشمنوں کو ہنسی کا موقعہ

ملنے سے۔ (بخاری)

(442)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ درست رکھ میرے لئے دین کو کہ دین ہی پر تو میری ساری باتوں کا مدار ہے۔ اور درست کر میرے لئے میری دنیا کہ جس پر میرا گزارہ ہے۔ اور درست کیجیئو میری آخرت کو کہ وہاں مر کر جانا ہے۔ اور بنا میری زندگی کو میرے لئے ہر نیکی میں ترقی کا موجب اور بنائیو میری موت کو میرے لئے ہر تکلیف سے بچنے کا ذریعہ۔ (مسلم)

(443)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مجھے کام کرنے کے لئے سامان مہیا نہ ہو، یا سامان مہیا تو ہوں، مگر میں کام میں سستی کروں، اور میں پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور بہت بڑھاپے سے، اور بخل سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی مصیبتوں سے۔ (مسلم)

(444)

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی دعا سکھلا دیں جو میں نماز میں مانگا کروں، آپؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کر، اے اللہ میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا، پس تو مجھے اپنی جناب سے معافی عطا فرما، اور مجھ پر رحم کر، کہ تو بڑا بخشنے

والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (بخاری)

(445)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ بخش دے میری غلطیاں جو میں نے سچ مچ کیں اور جو ہنسی میں کیں اور جو غلطی سے کیں، اور جو جان بوجھ کر کیں، اور یہ سب میں نے واقع میں کی ہیں، اے اللہ بخش دے میری غلطیاں جو میں نے پہلے کیں، اور جو پیچھے کیں اور جو میں نے چھپ کر کیں، اور جو علی الاعلان کیں اور وہ غلطیاں بھی جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے اے اللہ تو ہی کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی خدا نہیں اور تو ہر بات پر قادر ہے۔ (بخاری)

(446)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دس آدمی کافروں کے لشکروں کا پتہ لگانے کے لئے روانہ فرمائے۔ آپؐ نے عاصم بن ثابت انصاری کو ان پر امیر مقرر کیا۔ جب وہ عفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو قریش کے بنی لحیان قبیلہ کو ان کا پتہ لگ گیا پس ان میں سے ایک سو آدمی جو تیر انداز تھے ان کے تعاقب میں روانہ ہوئے جب عاصم اور اس کے ساتھیوں کو ان کا پتہ لگا، تو وہ ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے۔ اور دشمنوں نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا، اور ان سے کہا کہ تم اتر آؤ، ہم تم کو امان کا وعدہ دیتے ہیں، عاصم بن ثابت نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ بھائیو میں تو ان وعدہ خلاف کافروں کے وعدہ پر نہیں اتر سکتا، پھر اس نے دعا مانگی، کہ اے اللہ ہماری حالت کی اپنے نبی کو خبر دے کافروں نے ان کو تیر مارنے شروع کئے، اور عاصم اور اس کے چھ ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ بقیہ تین آدمی ان سے امان کا وعدہ لے کر نیچے اتر آئے

ان تین میں خبیبؓ اور زید بن و ثنہؓ اور ایک اور شخص تھا جب کافروں کے پاس پہنچے گئے۔ تو کافر اپنی کمانوں کی تانیں (یعنی تندیاں) اتار کر ان کی مشکیں کسنے لگے۔ اس تیسرے آدمی نے کہا دیکھو یہ پہلی بد عہدی ہے اور اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ اور میرے لئے تو وہ میرے قتل ہوجانے والے ساتھی نمونہ ہیں' اور کافروں نے ان کو گھسیٹا اور زبردستی لے جانا چاہا' مگر اس نے انکار کیا اس پر انہوں نے اس کو قتل کر دیا پھر وہ کافر خبیبؓ اور زیدؓ کو لے کر چلے گئے۔ اور مکہ میں جا کر ان کو بیچ دیا۔ اور یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ خبیبؓ کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا اور خبیبؓ نے حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ پس خبیبؓ ان کے پاس قید رہے۔ اور انہوں نے ارادہ کیا' کہ اسے قتل کر دیں انہی ایام میں جب کہ وہ قید تھے۔ انہوں نے حارث کی بیٹی سے استعمال کرنے کے لئے استرا طلب کیا۔ اس عورت نے اسے استرا دیا۔ اتنے میں اس عورت کا دودھ پیتا بچہ گھٹنوں کے بل چلتا ہوا خبیبؓ کی گودی میں جا بیٹھا' اور ماں کو اس کا کوئی علم نہ تھا' جب ماں نے اپنے بچہ کو خبیبؓ کی گودی میں اور استرا خبیبؓ کے ہاتھ میں دیکھا تو وہ سخت گھبرائی خبیبؓ نے اس کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا کہ تو خیال کرتی ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا' ہم لوگ ایسا نہیں کر سکتے' وہ عورت کہتی تھی ہم نے خبیبؓ جیسا کبھی کوئی نیک قیدی نہیں دیکھا' اور ایک دفعہ میں نے اسے انگوروں کا ایک خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا' حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اور مکہ میں ان دنوں میں کوئی پھل بھی نہ تھا۔ وہ عورت بیان کیا کرتی تھی کہ وہ الٰہی رزق تھا جو اللہ نے اس کو عنایت فرمایا تھا۔ چند دنوں کے بعد وہ لوگ خبیبؓ کو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر لے گئے خبیبؓ نے ان کو کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو' انہوں نے اجازت دی' تو اس نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پڑھ کر کہا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کرو گے کہ میں قتل سے ڈرتا ہوں تو میں نماز کو لمبا کرتا۔ پھر اس نے کہا'

اے اللہ میرے قاتلوں کو گن رکھ' اور ان سب سے اس قتل کا بدلہ لیجئیو اور کسی کو چھوڑیو نہ' پھر اس نے کافروں کے اس ارادے پر کہ قتل کے وقت اس کا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف نہ ہو ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ تھا۔

کہ چونکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل ہو رہا ہوں' اور میرا مرنا خدا کی راہ میں ہے' مجھے کوئی پرواہ نہیں' کہ میرا رخ کس سمت ہو' اور چونکہ میری موت اللہ کی راہ میں ہے' اس لئے وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے اعضاء میں برکت فرمادے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا تھا تو وہ خبیبؓ کے جاری کردہ طریقہ کے مطابق قتل سے پہلے نماز پڑھ لیتا' اس کے بعد قریش نے کچھ آدمی عاصمؓ اور اس کے مقتول ساتھیوں کے اعضاء کاٹنے کے لئے روانہ کئے تاکہ معلوم کریں کہ واقع میں عاصم قتل ہوا ہے یا نہیں کیونکہ عاصم قریش میں سے بہت بڑا آدمی تھا۔ لیکن اللہ نے شہد کی مکھیوں کا ایک لشکر مقتول کے چاروں طرف متعین فرمایا' جن کی وجہ سے کافر اپنے ارادے میں ناکام رہے۔ (بخاری)

(447)

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا مسلمان سب سے افضل ہے آپؐ نے فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

(448)

سہلؓ بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ذمہ داری لے اپنی زبان اور شرمگاہ کی میں ذمہ داری لیتا ہوں اس کے لئے

جنت کی۔ (بخاری)

(449)

سفیانؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے 'کہ جسے میں مضبوط پکڑے رکھوں' آپؐ نے فرمایا' تو کہو میرا رب اللہ ہے' اور پھر اس پر تو مضبوط ہو جا' میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ' آپؐ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس بات کا خوف ہے آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ اس کا۔ (ترمذی)

(450)

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ نجات کس بات میں ہے آپؐ نے فرمایا' روک رکھ اپنی زبان' اور چاہئے کہ جگہ دے تجھ کو تیرا گھر' اور روا پنے گناہوں پر۔ (ترمذی)

(451)

معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یارسول اللہ ' خبر دیجئے مجھے ایک ایسے کام کی کہ جو داخل کرلے مجھے جنت میں اور دور کرے مجھے دوزخ سے' آپؐ نے فرمایا تو نے ایک بڑی بات پوچھی ہے' مگر جس پر اللہ آسان کردے آسان ہے۔ تو عبادت کر اللہ کی اور نہ شریک بنا اس کے ساتھ کسی کو' اور نماز پڑھ' اور زکواۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ' اور اگر جا سکتا ہے' تو خانہ کعبہ کا حج کر' پھر آپؐ نے فرمایا کیا نہ آگاہ کروں میں تجھے بھلائی کے دروازوں پر' سنو روزہ ڈھال ہے اور صدقہ بجھا دیتا ہے غلطیوں کو جس طرح بجھا دیتا ہے پانی آگ کو' اور یہی کام آدھی رات کی نماز بھی کرتی

ہے' پھر آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔ تتجافی جنوبھم عن المضاجع الایۃ۔ یعنی مسلمان تو وہ لوگ ہیں' جن کے پہلو رات کو نماز کے لئے ان کے بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں' پھر آپؐ نے فرمایا کیا نہ بتاؤں تجھے میں اس دین کا سر' اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کا کنگرا' میں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ ' آپؐ نے فرمایا کہ تمام معاملہ کا سر تو اللہ کی فرمانبرداری ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کا کنگرا جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا نہ بتاؤں میں تجھے وہ بات جس پر کہ ان تمام باتوں کا مدار ہے۔ میں نے کہا جی ہاں' یارسول اللہ ' آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر کہا' دیکھ اسے روکے رکھیو' میں نے کہا یارسول اللہ کیا جو ہم باتیں کرتے ہیں۔ ان پر بھی مواخذہ ہوگا' آپؐ نے فرمایا' رووے تجھ پر تیری ماں نہیں۔ اوندھے منہ گرائیں گی لوگوں کو دوزخ میں مگر ان کی زبان کی کارروائیاں۔

(452)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو جانتے بھی ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں' انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو ذکر کرے اپنے بھائی کا اس کی غیر حاضری میں' ایسا کہ اگر وہ اسے سنے تو اسے برا لگے' کسی نے کہا حضور اگر وہ بات سچی ہو' تو کیا تب بھی وہ غیبت ہے' آپؐ نے فرمایا اگر سچ ہو تو غیبت ہوگی۔ ورنہ جھوٹ ہو تو وہ تو بہتان ہے۔

(مسلم)

(453)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے عرض کیا کہ صفیہؓ آپ کی بی بی ٹھنگنی (پستہ قد) ہے آپؐ نے فرمایا عائشہؓ تو نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر وہ ایک بھرے ہوئے دریا میں ڈالی جائے تو سب کو کڑوا کر دے۔ (ابوداؤد)

(454)

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے سینے اور چہرے کو نوچتے تھے۔ میں نے کہا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں۔ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی بدگوئیاں کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

(455)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان حرام ہے دوسرے مسلمان پر، یعنی اس کا خون اس کی عزت اور اس کا مال۔

(مسلم)

(456)

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ڈیفنس کیا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا، اللہ بچائے گا اس کے چہرہ کو دوزخ کی آگ سے۔ (ترمذی)

(457)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ لوگو میرے سامنے ایک دوسرے کی بدگوئیاں نہ کیا کرو کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ میں گھر سے نکلوں اور تمہاری مجلسوں میں آؤں تو میرا سینہ سب کی طرف سے صاف ہو۔

(ترمذی)

(458)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو مختلف قسم کا پاؤ گے، اور جو ان میں جاہلیت کے زمانہ میں اچھے تھے وہی اسلام میں بھی اچھے ہیں جب کہ وہ اسلام کی سمجھ حاصل کرلیں، اور مسلمان ہو کر وہی شخص پختہ مسلمان ہوگا جو کہ اسلام سے دشمنی میں پختہ تھا۔ اور سب سے برا آدمی وہ پاؤ گے جو دورخی بات کرے۔ اس سے کچھ اور، اور اس سے کچھ اور۔ (بخاری)

(459)

محمدؒ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے اس کے دادا عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ ہم لوگ جب بادشاہ کی مجلس میں جاتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہم اس بات کو نفاق سمجھتے تھے۔ (بخاری)

(460)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے، جیسا کہ آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

(461)

معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کے عیبوں کی جستجو کرتے پھرو گے، تو بجائے لوگوں کی اصلاح ہونے کے لوگ اور زیادہ خراب ہوں گے۔ (ابوداؤد)

(462)

واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کیجیو کہ ممکن ہے اللہ اس پر رحم کرے اور تجھے اس مصیبت میں مبتلا کردے۔ (ترمذی)

(463)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتیں لوگوں میں جاہلیت کی باتوں میں سے ہیں، ایک کسی کو حسب نسب کا طعن دینا، دوسرے مردے پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

(464)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے، آپؐ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو آپؐ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی، آپؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ غلے والے نے کہا کہ حضور یہ بارش سے بھیگ گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر تم نے اس کو اوپر کیوں نہیں کردیا، تاکہ لوگ بھیگے ہوئے غلہ کو دیکھ سکیں پھر آپؐ نے فرمایا کیا تعلق ہے اس شخص کا ہم سے جو ہم لوگوں کو دھوکا دے۔ (مسلم)

(465)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بیوی کو خاوند کے خلاف اور نوکر کو آقا کے خلاف اکسایا اس کا ہم مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد)

(466)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

الله تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ میں خصوصیت سے قیامت کے دن ان کو سزا دوں گا۔ ایک وہ جو میرے نام کا واسطہ دے کر کسی سے معاہدہ کرے اور پھر بد عہدی کرے۔ دوسرے وہ جو کسی آزاد کو غلام بنا کر فروخت کر کے اس کی قیمت لے، تیسرے اس کو جو کسی مزدور کو مزدوری پر لگائے پھر کام تو اس سے پورا لے مگر مزدوری نہ دے۔

(بخاری)

(467)

عیاضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ خاکساری اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی اپنے آپ کو ایک دوسرے سے بڑا نہ سمجھے اور نہ کسی پر کسی قسم کا فخر کرے۔

(مسلم)

(468)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، جب تین شخص ہوں تو ان میں سے دو آپس میں سرگوشی سے باتیں نہ کریں کیونکہ تیسرے کو اس سے رنج ہو گا۔ (بخاری)

(469)

ابن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ وہ چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع کیا ہے کہ کسی جاندار کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی

کی جاوے۔ (بخاری)

(470)

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ کہ میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی، مگر میں وہ آواز نہ پہچان سکا جب وہ آواز نزدیک ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں، آپؐ نے فرمایا اے ابو مسعودؓ یہ غلام اتنا تیرے قابو میں نہیں جتنا تو خدا کے قابو میں ہے، ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا، اور میں نے کہا کہ میں آئندہ کسی غلام کو نہیں ماروں گا، اور یہ غلام خدا کے واسطے آزاد کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو دوزخ کی آگ تجھے جھلس دیتی۔ (مسلم)

(471)

ہشامؓ بن حکم کے متعلق روایت ہے کہ وہ ملک شام میں چند زمینداروں کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں بٹھائے ہوئے تھے۔ اور ان کے سروں میں تیل ڈالا گیا تھا، انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کسی نے کہا کہ ان لوگوں کو معاملہ وصول کرنے کے لئے یہ تکلیف دی جاتی ہے، تو ہشامؓ نے کہا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا تھا، آپؐ فرماتے تھے اللہ عذاب دے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔ پھر وہ اس علاقے کے حاکم کے پاس گئے اور اس سے سفارش کی، جس پر اس نے ان لوگوں کو آزاد کر دیا۔ (مسلم)

(472)

ہشامؓ بن حکم سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے کے پاس سے گزرے، کہ جس کے چہرے پر داغ دیا گیا تھا آپؐ نے فرمایا اللہ بہت ناپسند کرتا ہے، اس بات کو کہ جانور کے چہرے کو داغا جاوے۔ (مسلم)

(473)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ایک روز آپؐ قضائے حاجت کے لئے باہر گئے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک چنڈول اور اس کے دو بچے دیکھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لئے، وہ چنڈول چاروں طرف گھومنے اور پھڑپھڑانے لگی اتنے میں رسول مقبول صلعم تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا کہ کس نے اس کے بچے چھین کر اس کو تکلیف دی ہے اس کے بچے واپس کر دو، اور اسی سفر میں آپؐ نے ایک چیونٹی کے بل کو آگ لگی ہوئی دیکھی، آپؐ نے فرمایا اسے کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ حضور ہم نے، آپؐ نے فرمایا آگ سے جلانا بالکل مناسب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

(474)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دے کر کوئی چیز واپس لی اس کی مثال ایسی ہے جیسی کہ کتا قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ (بخاری)

(475)

عقبہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو غیر محرم عورتوں سے خلوت میں کبھی نہ ملا کرو، کسی انصاری نے کہا کیا دیور جیٹھ بھی نہ ملیں، آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، وہ بھی نہیں۔ (مسلم)

(476)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لوگو! برتن ڈھانک کر رکھا کرو، اور مشکیزوں کے منہ بند رکھو، شام کو دروازے بند کر دیا کرو، اور سوتے وقت آگ بجھا دیا کرو۔ (مسلم)

(477)

ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ بیعت کے وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے یہ اقرار بھی لیا تھا کہ ہم کسی میت پر نوحہ نہ کریں گی نہ اپنا منہ نوچیں گی نہ گریبان پھاڑیں گی اور نہ بال بکھیریں گی، اور نہ کسی قسم کی بددعائیں کریں گی۔ (ابوداؤد)

(478)

ابوالہیاجؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے مجھے کہا کہ میں تجھے اسی کام پر بھیجتا ہوں جس کام پر مجھے ایک دفعہ رسول مقبول صلعم نے بھیجا تھا کہ جہاں کوئی بت دیکھو اسے توڑ ڈالنا اور جہاں اونچی قبر پاؤ اسے ہموار کر دینا۔ (مسلم)

(479)

عمرؓ بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلعم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، گم شدہ اشیاء کا اعلان کرنے اور شعر خوانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

(480)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے کچا پیاز یا لسن یا کوئی اور بودار چیز کھائی، اسے چاہئے کہ ہماری مجلسوں اور مسجدوں سے جدا ہے۔

(بخاری)

(481)

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی بھائی کا مال لیا، اس نے اپنے اوپر دوزخ واجب کر لی، کسی نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو، آپؐ نے فرمایا کہ پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

(482)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی قسم سے اسباب تو فروخت ہو جاتا ہے، مگر تاجر کی کمائی میں برکت نہیں رہتی۔

(بخاری)

(483)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، جو تمہاری پناہ میں آنا چاہے اسے پناہ دو، اور جو تم سے سوال کرے اسے دو اور جو تمہاری دعوت کرے اس کو قبول کرو، اور جو تم سے نیک سلوک کرے اس کا بدلہ دو، لیکن اگر تم بدلہ کی طاقت نہیں رکھتے تو اس کے حق میں دعائے خیر کرو۔ (ابوداؤد)

(484)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی کو کسی قسم کا طعنہ دے یا لعنت بھیجے یا فحش گفتگو کرے یا اور کسی قسم کی بدکلامی کرے۔ (ترمذی)

(485)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے دوسری عورت کے حسن و جمال کا نقشہ نہ کھینچے۔ (بخاری)

(486)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کرے۔ اور خاوند اس پر ناراض ہو جاوے تو ایسی عورت پر فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ (بخاری)

(487)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ کسی عورت کے

لئے جائز نہیں کہ بغیر اپنے خاوند کی اجازت کے کسی کو گھر میں آنے کی اجازت دے۔

(بخاری)

(488)

ابو مرثدؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو قبرستان میں نماز پڑھنی چاہئے اور نہ اس پر مجاور بن کر بیٹھنا چاہئے۔ (مسلم)

(489)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے منع فرمایا کہ قبریں پختہ بنائی جاویں' اور یہ کہ ان پر مجاور بن کر بیٹھا جاوے' اور یہ کہ ان پر عمارت بنائی جاوے۔

(مسلم)

(490)

نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ اس کا باپ اسے رسول مقبول صلعم کے پاس لایا' اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ رسول مقبول صلعم نے فرمایا' کیا تو نے اپنے اور بچوں کو بھی اسی طرح غلام دیئے ہیں' اس نے کہا نہیں' آپؐ نے کہا میں اس کی اجازت نہیں دیتا' اور فرمایا' اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد پر عدل کیا کرو۔ (بخاری)

(491)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی حد سے زیادہ تعریف کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس شخص کو تم نے ہلاک کر دیا۔ (بخاری)

(492)

عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جب تم سنو کہ کسی علاقہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ تو وہاں مت جاؤ' اور اگر تم کسی وبا والی جگہ میں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔ (بخاری)

(493)

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ریشم پہننے اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا۔ (بخاری)

(494)

سعدؓ بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا' جو اپنے آپ کو اس طرف منسوب کرے جس کا وہ بیٹا نہیں' اور عمداً ایسا کرے' تو جنت اس پر حرام ہے۔ (بخاری)

(495)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی' اس زمین میں سے ایک سونے کا بھرا ہوا گھڑا نکلا' خریدار وہ گھڑا لے کر بیچنے کے والے پاس گیا' اور کہا کہ میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی یہ سونا نہیں خریدا' اس لئے یہ تیرا حق ہے' فروخت کرنے والے نے کہا' میں نے تو زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب فروخت کر دیا تھا۔ اس لئے یہ سونا تیرا ہے آخر وہ جھگڑا ایک اور شخص کے پاس لے گئے۔ اس نے ان سے پوچھا کہ کیا تم صاحب اولاد ہو' ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے اس نے کہا ان دونوں کی

آپس میں شادی کردو' اور یہ سونا ان پر خرچ کردو۔ (بخاری)

(496)

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا' کہ پہلے نبیوں کی باتوں میں سے جو لوگوں کو معلوم ہیں' عربوں کی یہ ضرب المثل بھی ہے۔ یعنی بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔ (بخاری)

(497)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ نہ تو ان سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام کرے گا' اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا' ایک جو بوڑھا ہو اور پھر بھی زنا کرے' دوسرے جو بادشاہ ہو کر جھوٹ بولے' تیسرے جو غریب ہو اور متکبر ہو۔ (مسلم)

(498)

عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ جب کوئی قاضی کوئی فیصلہ کرے یا کوئی حاکم حکم کرے اور سوچ سمجھ کر کرے' تو اگر وہ ٹھیک ہو تو اس کو دوگنا اجر ملے گا' اور اگر باوجود سوچنے سمجھنے کے غلط ہو تو کم از کم اکہرا اجر ضرور ملے گا۔ (بخاری)

(499)

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احد کی طرف تشریف لے گئے' اور احد کے مقتولوں کے حق میں دعا مانگی پھر واپس آکر منبر پر کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا لوگو میں اب اس دنیا سے تمہارے لئے بطور پیش خیمہ کے جانے والا ہوں اور میں خدا کے حضور تمہارے حق میں اچھی گواہی دوں گا' اور میں

تمہارے متعلق یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے' لیکن مجھے تمہارے متعلق دنیاداری کا خوف ہے کہیں تم دنیا کے خزانے دیکھ کر آپس میں کشمکش نہ کرو' دیکھو اگر ایسا کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے' جیسا کہ تم سے پہلے قومیں ہلاک ہوئیں۔ (بخاری)

(500)

شدادؓ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے مغفرت طلب کرنے کی تمام دعاؤں سے بڑھ کر یہ دعا ہے کہ آدمی یوں کہے۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت و اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی ابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت. یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں' اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں' میں تیری پناہ چاہتا ہوں' اپنے تمام گناہوں سے' اور میں تیرے ان انعامات کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا' پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ (بخاری)

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اپنے

زمانہ کے امام کو شناخت کریں

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:-

(۱) جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر مرا یقیناً" وہ جہالت کی موت مرا۔ (ابوداؤد ترمذی)

(۲) جس نے میری اطاعت کی اس نے یقیناً" اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً" اللہ کی نافرمانی کی، جس نے میرے امیر (امام زمان) کی اطاعت کی اس نے یقیناً" میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے یقیناً" میری نافرمانی کی۔ (مسلم)

(۳) امام تو اسی لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ تم اس کی اطاعت کرو اس لئے تم اس کے خلاف نہ کرنا۔ (بخاری مسلم)

(۴) تم سنو اور اطاعت کرو، ان پر جو فرض ہے اس کا بوجھ (ذمہ داری) ان پر ہے اور تم پر جو فرض ہے اس کا بوجھ تم پر ہے۔ (مسلم)

(۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے ولی سے دشمنی کی وہ یقیناً مجھ سے جنگ کرتا

ہے۔ (بخاری)

(۶) خوش ہو خوش ہو خوش ہو' میری امت کی مثال اس بارش کی مانند ہے' جس کی نسبت معلوم نہیں کہ اس کی ابتداء اچھی ہے یا آخر' اور وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے' جس کی ابتداء میں میں ہوں درمیان میں میرے بعد بارہ خلفاء (مجددین) آخر میں مسیح ابن مریمؑ۔

(۷) محمد بن مسلمؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے محمدؐ خدا کی قسم ہے کہ اس امت میں جس نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے طرف سے اس کے لئے ظاہرہ امام عادل نہ ہو تو اس نے صبح گمراہی میں بسر کی اور اسی حالت میں مرا تو کفر اور نفاق کی موت مرا۔ (کلیتی صفحہ ۲۸۲)

(۸) تم پر تمہارے زمانہ کے امام کی شناخت فرض ہے' سب سے زیادہ نیک بخت وہ شخص ہے جو اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے اور بیعت کرے' اور اس کو اپنی جان و مال اور اولاد کا مالک سمجھے۔ (راوی حضرت امام زین العابدین)

(۹) مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ تم اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ' خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم)

(۱۰) امام زمان کے شناخت کی یہ علامت بتلائی گئی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر منجانب اللہ معبوث ہوا ہو اور دین کو تازہ کرے جیسا کہ رسول کریمؐ فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجد دلھا دینھا یعنی یقیناً" اللہ تعالیٰ ہر

صدی کے سر پر ایک مجدد معبوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔

(ابوداؤد)

(۱۱) لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشیر وذرا عابزراع حتی لو دخلوا حجر ضب تبعتمو ھم قیل یارسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن یقیناً" اے مسلمانو! تم اپنے سے پہلی قوموں کے قدم بقدم چلو گے۔ ان کی بالشت کے برابر بالشت اور ان کے ہاتھ کے برابر ہاتھ' حتیٰ کہ اگر وہ کسی سو سمار (یعنی گوہ) کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے' (جو سخت تاریک اور گندہ ہوتا ہے) تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے' عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ کیا پہلی قوموں سے آپؐ کی مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہے؟

(۱۲) لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین واسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالو امن ھی یارسول اللہ قال ماانا علیہ واصحابی (والترمذی)

ترجمہ:- ضرور ضرور میری امت پر وہ حالات آئیں گے جو نبی اسرائیل پر آئے اسی طرح جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کی ہم شکل ہوتی ہے نیز نبی اسرائیل بہتر فرقوں میں منقسم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی' ان میں سے سب آگ میں جائیں گے' سوائے ایک فرقہ کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ

وہ کون سا فرقہ ہو گا؟ فرمایا وہی جس طریق پر کہ میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔

(۱۳) لوکان موسی و عیسی حیین لما وسعهما الا اتباعی۔ (الیواقیت والجواہر و تفسیر ابن کثیر)

ترجمہ :- اگر موسی اور عیسی (علیہما السلام) اس وقت زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(۱۴) جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ عیسی بن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے تھے۔

(الطبرانی)

(۱۵) یوشک ان یاتیی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القران الا رسمہ مساجد ھم عامرہ وھی خراب من الھدی علمائو ھم شر من تحت ادیم السما من عندھم تخرج الفتنۃ و فیھم تعود۔ (شعب الایمان)

ترجمہ :- لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف چار الفاظ باقی رہ جائیں گے' ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی' لیکن ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی' ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے' ان علماء میں سے ہی فتنہ نکلے گا اور انہیں ہی پھر لوٹ جائے گا۔

(۱۶) عن زیادؓ ابن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم شیا فقال ذلک عناد اوان ذھاب العلم قلت یارسول اللہ وکیف ینھب العلم ونحن نقر القران ونقرئہ ابنا نا ویقرئہ ابنا ناابنا ھم الی یومہ القیمۃ فقال لکلتک امک زیاد ان کنت لا راک من افقہ رجل

بالمدینہ اولیس ھذا الیھود و النصاری یقرون التورتہ والا نجیل لا یعملون بشی مما فیھما۔ (احمد)

ترجمہ :- زیادؓ ابن لبید سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک چیز کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کے وقت ہو گی' میں نے کہا یارسول اللہ! علم کس طرح جا سکتا ہے' جب کہ ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اسے اپنی اولاد کو پڑھائیں گے' اور آگے ہمارے بیٹے اسے اپنی اولاد کو تاقیامت پڑھاتے رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اے زیاد تیری ماں تجھ کو کھوئے میں تو تجھے اس شہر میں بہت سمجھدار انسان سمجھتا تھا' کیا یہ یہود عیسائی توریت انجیل نہیں پڑھتے' مگر وہ ان میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔

(۱۷) بدالا سلامہ غریبا و سیعود کمابدا فطوبی للغربا (مسلم)

ترجمہ :- اسلام غریب الوطنی کی حالت میں شروع ہوا اور پھر ایک زمانہ میں ویسا ہی ہو جائے گا' جیسا کہ شروع ہوا تھا' پس مبارک ہو (دین کی خاطر) غریب الوطنی اختیار کرنے والوں کو۔

(۱۸) لاتزال من امتی امہ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک (بخاری و مسلم)

ترجمہ :- میری امت میں سے ہمیشہ ایک نہ ایک جماعت خدا کے حکم پر قائم رہے گی ان کو بے مدد چھوڑنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کو کچھ ضرر نہیں

پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔ اور وہ اسی حالت میں (دین پر قائم) ہوں گے۔

(۱۹) انہ سیکون فی اخرھذا الامتہ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن۔ (البیہقی)

ترجمہ :۔ اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی، جنھیں ان سے پہلے گزری ہوئی قوموں کی مانند اجر ملے گا، وہ نیکی کا حکم دیں گے، اور برائی سے روکیں گے، اور دین میں فتنہ پیدا کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔

(۲۰) مثل متی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ (ترمذی)

ترجمہ :۔ میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا پہلا حصہ بابرکت ہے یا کہ آخری حصہ